. اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِاللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ﴾ (آل عمران: ٧٤) ﴿... عَسٰى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا﴾ (بنی إسرائيل: ٨٠)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر

جلد۱ جمعہ ۲۶ اگست ۱۹۹۴ء شمارہ ۳۴

۹۳ ممالک کی ۱۵۵ قوموں سے تعلق رکھنے والے چار لاکھ آٹھ ہزار دو صد چھ افراد کی عالمی بیعت میں شمولیت۔

حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی صداقت کے لئے سو سال قبل ظاہر ہونے والے چاند اور سورج گرہن کے نشانات سے متعلق حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا علم و معرفت سے معمور خطاب۔

خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے ساتھ عالمگیر جماعت کے افراد کی سچی اور کامل وابستگی اور عشق و محبت اور عالمی اخوت کے روح پرور مناظر۔

(جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۴ء کے تیسرے روز کی کاروائی کی مختصر روئداد)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۲۹ویں جلسہ سالانہ کے تیسرے اور آخری روز کے صبح کے اجلاس کی کاروائی قریباً دس بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ بعدازاں ایک نظم پڑھی گئی۔ اور اس کے بعد مکرم کریم اسعد احمد خان صاحب نے انگریزی زبان میں "اسلام کی امتیازی خوبیاں" کے موضوع پر خطاب کیا پھر مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت برطانیہ نے اردو میں "پاکستان میں احمدی مسلمان ۔ ایک مختصر جائزہ" کے عنوان پر اظہار خیال فرمایا۔ گیارہ بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی انگریز و دیگر مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے غیر احمدی و غیر مسلم احباب کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ اس کی کاروائی بھی براہ راست مردانہ و زنانہ جلسہ گاہ میں سنائی گئی۔ (اس تقریب کی مختصر روئداد آئندہ کسی وقت الفضل میں شائع کی جائے گی) ۔ اس نہایت دلچسپ مجلس کے بعد عالمی بیعت کی تقریب منعقد ہوئی جس میں دنیا بھر میں اس ایک سال کے دوران جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے چار لاکھ اٹھارہ ہزار دو صد چھ افراد نے شرکت کی۔ ان افراد کا تعلق ۹۳ ممالک کی ۱۵۵ قوموں سے ہے اور یہ لوگ بیعت کے وقت ۱۲۰ زبانوں میں بیعت کے الفاظ دہرا رہے تھے۔ جلسہ گاہ میں جہاں یہ عالمی بیعت کی تقریب منعقد ہو رہی تھی بیعت کے الفاظ ۶۰ مختلف زبانوں میں دہرائے جا رہے تھے۔ (عالمی بیعت کے متعلق ایک الگ مضمون الفضل میں شائع کیا جا رہا ہے) ۔ بیعت اور پر سوز اجتماعی دعا کے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔

جلسہ کے اختتامی اجلاس کا آغاز چار بجے سہ پہر ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور دو نظموں کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے سورۃ القیمۃ کی آیات ۷ تا ۱۱ کی تلاوت فرمائی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم جو بات بھی کہتے تھے قرآن کے مطابق اور وحی کے مطابق کہتے تھے۔ آپؐ کے کلام میں آپؐ کے نفس کا کچھ بھی دخل نہ تھا اس لئے وہ تمام عظیم پیش گوئیاں جن کا اسلام کے مستقبل سے تعلق ہے لازماً انکی بنیاد کسی نہ کسی قرآنی آیت میں موجود ہے۔ ہاں اگر نظر تلاش نہ کر سکے تو وہ نظر کا قصور ہے ورنہ ناممکن ہے کہ کلام مصطفیٰؐ ہو اور وہ کلام الٰہی سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔ جن آیات کی حضور ایدہ اللہ نے آغاز میں تلاوت کی تھی ان کے متعلق فرمایا کہ یہ وہی آیات ہیں جن کا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی ایک مشہور پیش گوئی سے تعلق ہے جو امام مہدی کی صداقت کے سلسلہ میں اس کی پہچان کے لئے آپ نے فرمائی۔

حضور انور نے بلند پایہ محدث حضرت علی بن عمر البغدادی الدار قطنی کی درج ذیل روایت پڑھ کر سنائی:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: «اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا آيَتَيْنِ لَمْ تَكُونَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُونَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ.»

(سنن دار قطنی۔ مطبوعہ قاہرہ۔ طبع ۱۹۶۶ء۔ الجزء الاول)

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

جلسہ سالانہ برطانیہ کی مصروفیات کے بعد مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کا مقبول ترین پروگرام "ملاقات" حسب سابق جاری و ساری ہے۔ ان دنوں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا معمول یہ ہے کہ سوموار اور منگل کو ہومیو پیتھی کلاس، بدھ اور جمعرات کو تعلیم القرآن کلاس، جمعہ کو متفرق علمی سوالات کے جوابات، ہفتہ کے روز انگریزی دان احمدی احباب کے سوالات کے جوابات اور اتوار کے روز اطفال و ناصرات اور "ینگ لجنہ" کی ممبرات کے سوالات کے جوابات بیان فرماتے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ کے پروگراموں کا مختصر تذکرہ حسب ذیل ہے۔

۶ اگست ۱۹۹۴ء

اس روز حضور انور نے اطفال الاحمدیہ و ناصرات الاحمدیہ سے ملاقات فرمائی اور ان سے محبت و پیار سے پرلطف گفتگو فرمائی۔ اس مجلس کے دوران حضور انور نے اس سوال کا تفصیلی جواب دیا کہ دنیا میں مختلف مذاہب کیوں ہیں؟۔ حضور انور نے بچوں کو نماز کا لفظی ترجمہ سکھانے کی تلقین فرمائی اور ہدایت فرمائی کہ بچوں کی کلاسوں میں اس بات پر سب سے زیادہ زور دیا جائے۔ دوران گفتگو حضور انور نے بیعت کرنے کے بارہ میں وضاحت فرمائی اور مبائع اور غیر مبائع الفاظ کے معانی تفصیل سے سمجھائے۔ آخر میں حضور انور نے سوال و جواب کے انداز میں کھانا کھانے کے آداب بچوں کو سکھائے۔

۷ اگست ۱۹۹۴ء

آج مختلف ممالک کے عرب احمدی احباب اور خواتین کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام تھا۔ یہ گذشتہ مجلس سوال و جواب کے تسلسل میں تھا۔ حضور انور نے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات عطا فرمائے:

۱۔ خدا تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے تو کیا وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر لے جانے پر بھی قادر ہے؟

۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جس آگ میں ڈالا گیا وہ کس نوعیت کی آگ تھی؟

۳۔ دجال سے کیا مراد ہے اور کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس دجال کو قتل کر دیا ہے؟

۴۔ "الساعۃ" سے کیا مراد ہے؟ حضرت مسیح علیہ السلام کے الساعۃ کی نشانی ہونے کا کیا مطلب ہے؟

۸ و ۹ اگست ۱۹۹۴ء

ان دو دنوں میں حضور انور نے ہومیو پیتھی طریق علاج کے سلسلہ میں دو کلاسوں کا انعقاد فرمایا اور مختلف ادویات کے خواص پر تفصیلی گفتگو فرمائی۔

۱۰ اگست ۱۹۹۴ء

آج کی مجلس میں حضور انور نے متفرق سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔ چند اہم سوالات حسب ذیل ہیں:

۱۔ شوال کے چھ نفلی روزوں کی حکمت اور افادیت۔

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چشمہ معرفت میں یہ مضمون بیان فرمایا ہے کہ خدا کی وحدانیت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اس کائنات اور زمین و آسمان پر ایک ایسا دور آئے کہ خدا کے سوا ہر چیز کالعدم ہو جائے صرف ذات باری تعالیٰ باقی رہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا جنت و دوزخ وغیرہ بھی فنا ہو جائیں گے۔ اگر ایسا ہے تو بادی النظر میں انسانی پیدائش ایک بےفائدہ چیز معلوم ہوتی ہے۔ اس اشکال کا کیا حل ہے؟

۳۔ حضرت سید احمد شہید رحمت اللہ علیہ جو انگشتری پہنا کرتے تھے اس پر "اسمہ احمد" تحریر تھا۔ اس پر تبصرہ۔

۴۔ غیر احمدی حضرات حمد اور نعت میں جو نظمیں پڑھتے ہیں کیا ہم بھی وہ پڑھ سکتے ہیں؟

۵۔ بعض جگہوں پر یہ طریق ہے کہ عورت کے فوت ہونے پر اس کے میکے والے کفن پہناتے ہیں جبکہ وہ ساری عمر سسرال میں گزارتی ہے۔ کیا ایسا کرنا درست ہے؟

۶۔ عام طور پر ہماری مجالس میں عورتوں کو مردوں سے الگ دوسرے ہال میں بٹھایا جاتا ہے اسکی کیا وجہ اور حکمت ہے۔

۷۔ جب کسی نام میں لفظ محمد آئے تو کیا وہاں بھی محمد صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کہنا چاہئے اور کیا محمد نام پر "ؐ" ڈالنا چاہئے یا نہیں؟

۸۔ نمازوں کے جمع کر کے پڑھنے کے بارہ میں تفصیلی وضاحت۔

۹۔ خلیفہ وقت کا خطبہ سننا اولین فرض میں داخل ہے یا قرآنی حکم کی رو سے نماز کا بروقت ادا کرنا؟

۱۰۔ کیا نماز تسبیح با جماعت ادا کی جا سکتی ہے؟

۱۱۔ کسی کی رکھوائی ہوئی امانت کیا بوقت ضرورت استعمال کی جا سکتی ہے؟

۱۲۔ تشریعی اور غیر تشریعی نبی میں کیا فرق ہے؟ شریعت کی جامع تعریف کیا ہے؟ اس کے ماخذ کیا ہیں؟

۱۱ و ۱۲ اگست ۱۹۹۴ء

ان دو ایام میں حضور انور نے تعلیم القرآن کلاسوں کا انعقاد فرمایا اور قرآن مجید کا لفظی ترجمہ اور مختصر تفسیر بھی بیان فرمائی۔ اب تک سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۵۴ تک کا حصہ پڑھایا جا چکا ہے۔

(ع۔ م۔ ر)

بقیہ از صفحہ اوّل

حضور نے فرمایا کیونکہ ممکن تھا کہ اور بھی بہت سے دعویدار ہوں اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس مہدی کی پہچان کے لئے ایسی علامت بیان فرمائی جو غیر معمولی طور پر امتیاز کرنے والی ہے۔ اس میں کوئی زمینی شہادتیں یا زمینی تصورات دخل انداز ہو ہی نہیں سکتے۔ ایک ایسی علامت بتائی جس کا آسمان سے تعلق ہے جس پر انسان کو کچھ بھی دسترس حاصل نہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا:

"ہمارے مہدی کے لئے دو نشان مقرر ہیں اور جب سے آسمان اور زمین پیدا ہوئے ہیں یہ نشان اس طرز پر ظاہر نہیں ہوئے۔ چاند کو ماہ رمضان میں پہلی رات کو گرہن لگے گا۔ جبکہ اسی رمضان میں سورج کو درمیانی تاریخ کو گرہن لگے گا۔ جب سے خدا تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا کئے ہیں، نشان کے طور پر اس رنگ میں ظاہر نہیں ہوئے"۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ امام الدار قطنی ؒ اتنے بلند پایہ محدث ہیں کہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی ؒ نے اپنی کتاب نخبۃ الفکر میں لکھا ہے کہ: قَالَ الدَّارُقُطْنی یَا اَھْلَ بَغْدَادَ لَا تَظُنُّوا اَنَّ اَحَدًا یَقْدِرُ اَنْ یَّکْذِبَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ وَاَنَا حَیٌّ».

کہ امام دار قطنی نے کہا اے بغداد کے رہنے والو مت گمان کرو کہ میرے جیتے جی کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف جھوٹ منسوب کر سکتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ گواہی کل عالم سے تعلق رکھتی ہے۔ اس زمانے سے تعلق رکھتی ہے جبکہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دین کے متعلق قرآن نے فرمایا کہ وہ تمام دینوں پر غالب کیا جائے گا۔ "لیظھرہ علی الدین کلہ"۔ حضور نے فرمایا یہ درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صداقت ہی کے دو عظیم نشان ہیں اور چونکہ اس زمانے میں آپؐ کی صداقت نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی خدمتوں کے ذریعہ دنیا پر بڑی شان سے ظاہر ہونا تھا اس لئے ان دو نشانات کو امام مہدی کی صداقت کے نشان کے طور پر پیش کیا گیا مگر حقیقت میں یہ پیش گوئی اپنی ذات میں پوری ہو کر اصدق الصادقین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صداقت پر گواہ ٹھہرتی ہے۔

حضور نے فرمایا اگر یہ بات درست ہے کہ یہ عالمی نشان تھا اور اگر یہ بات درست ہے کہ ادیان عالم پر غلبہ کے ساتھ ان نشانات کا کوئی تعلق ہے تو پھر یہ چھان بین کرنی چاہئے کہ کیا دیگر مذاہب میں بھی کچھ اس طرف اشارے ملتے ہیں یا نہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں حضور نے یہودی اور مسیحی کتب مقدسہ کے بعض حوالے پیش کئے۔

حضور نے فرمایا کہ عہد نامہ قدیم (بائبل مقدس) یہودیوں اور مسیحیوں کی مقدس کتاب ہے۔ یسعیاہ کی کتاب میں لکھا ہے:

"آسمان کے ستارے اور کواکب بے نور ہو جائیں گے۔ اور سورج طلوع ہوتے ہوتے تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا"۔ (یسعیاہ باب ۱۳ آیت ۱۰ و ۱۱)

پھر لکھا ہے:

"خداوند کا دن انفصال کی وادی میں آ پہنچا۔ سورج اور چاند تاریک ہو جائیں گے اور ستاروں کا چمکنا بند ہو جائے گا۔" (یوایل باب ۳ آیت ۱۴ و ۱۵)

حضور نے فرمایا کہ "خداوند کا دن انفصال کی وادی میں آ پہنچا" اس سے کیا مراد ہے۔ وہ انفصال کا دن کیا ہے؟ کیا قرآن کریم میں بھی کسی ایسے دن کا اشارہ ملتا ہے۔ اس سلسلہ میں حضور نے سورۃ المرسلات کی آیات ۹ تا ۱۹ کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اس میں بعض پیش گوئیاں ہیں اور ان میں جس "یوم الفصل" کا ذکر ہے۔ یہ وہ دور ہو گا جب "واذا الرسل اقتت" کے مصداق ایک خدا کا فرستادہ تمام انبیاء کے پیرایہ میں اور انکی نمائندگی میں ظاہر ہو گا۔

حضور نے فرمایا کہ عیسائیوں کی مقدس کتاب انجیل جسے عہد نامہ جدید کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ:

"اور فوراً ان دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا اور ستارے آسمان سے گریں گے اور آسمانوں کی قوتیں ہلائی جائیں گی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس وقت زمین پر ساری قومیں چھاتی پیٹیں گی اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گی"۔ (متی باب ۲۴ آیت ۲۹ تا ۳۱)

حضور نے فرمایا کہ عیسائی اس سے استنباط کرتے ہیں کہ ابن آدم سے مراد پرانا مسیح ہے لیکن اگر جیسا کہ وہ تصور باندھے ہوئے ہیں آسمان سے اسی شان کے ساتھ مسیح نے نازل ہونا تھا تو قوموں کے چھاتی پیٹنے کا کونسا موقعہ تھا۔ کیا خوشی میں قومیں چھاتی پیٹا کرتی ہیں۔ !۔ ہاں بے بسی اور بے اختیاری کے وقت چھاتیاں پیٹی جاتی ہیں اور عملاً یہ نظارہ لاہور میں اس طرح رونما ہوا کہ جب چاند سورج گرہن نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں گواہی دی تو ایک ٹنڈے، مولوی کے متعلق جس کا ہاتھ کٹا ہوا تھا اہل محلہ نے گواہی دی کہ وہ چھت پر چڑھا اور وہ ٹنڈے ہاتھ سے اپنی چھاتی پیٹ رہا تھا کہ اے خدا تو نے کیا کر دیا اب خلق خدا گمراہ ہو جائے گی اور اس شخص مرزا غلام احمد کو سچا مان لے گی۔ پس چھاتی پیٹنا مایوسی اور بے بسی سے تعلق رکھتا ہے یا گہرے غم سے تعلق رکھتا ہے۔ حضور نے فرمایا معلوم ہوتا ہے وہ نشان ایسا کھلا اور واضح ہو گا کہ آسمان سے بادلوں میں مسیح کو اترتا دیکھیں گے لیکن پھر بھی بدبخت لوگ تکذیب کریں گے۔ جیسا کہ قرآن کریم نے سورۃ القیمہ میں یوم الفصل کے ذکر کے ساتھ مکذبین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس روز مکذبین کے لئے ہلاکت ہوگی۔

حضور نے فرمایا کہ جہاں تک ستاروں کے آسمان سے گرنے کا تعلق ہے یہ نشان بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں پورا ہوا چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف آئینہ کمالات اسلام میں اس کا ذکر کیا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

"۲۸۔ نومبر ۱۸۸۵ء کی رات کو یعنی اس رات کو جو ۲۸ر نومبر ۱۸۸۵ء کے دن سے پہلے آتی ہے اس قدر شہب کا تماشا آسمان پر تھا جو میں نے اپنی تمام عمر میں اس کی نظیر کبھی نہیں دیکھی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ تماشا جو ۲۸ر نومبر ۱۸۸۵ء کی رات کو ایسا وسیع طور پر ہوا جو یورپ اور امریکہ اور ایشیا کے عام اخباروں میں بڑی حیرت کے ساتھ چھپ گیا۔

خداوند کریم جانتا ہے کہ سب سے زیادہ غور سے اس تماشا کے دیکھنے والا اور پھر اس سے حظ اور لذت اٹھانے والا میں ہی تھا میری آنکھیں بہت دیر تک اس تماشا کے دیکھنے کی طرف لگی رہیں۔ جس کو میں صرف الہامی بشارتوں کی وجہ سے بڑے سرور کے ساتھ دیکھتا رہا۔ کیونکہ میرے دل میں الہاماً ڈالا گیا تھا کہ یہ تیرے لئے نشان ظاہر ہو رہے ہیں"۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵)

حضور نے فرمایا کہ ہندو مذہب میں بھی ایسے ہی نشانات کا ذکر ملتا ہے۔ چونکہ ہندوستان میں امام مہدی علیہ السلام نے ظاہر ہونا تھا اس لئے لازم تھا کہ اس ملک کے بزرگوں کو بھی اس واقعہ کی خبر دی جاتی۔

چنانچہ بھجن مہاتما سورداس جی میں ذکر ہے:

چندر سوریہ کو راہو گر سے مرتیو بہت پڑے
کلکی بھگوان تبھے پرکٹ ہوں داس سدھار کرے
ایک سہسر نو سو سے اوپر ایسا یوگ پڑے
سہسر ورش تک ست یگ بیتے دھرم کی بیل بڑھے

یعنی چاند اور سوریہ (سورج) کو راہو پکڑ کر کھا لے گا (یعنی چاند اور سورج کو کامل گرہن ہو گا) اس دور میں موتا موتی بہت ہوگی۔ اس وقت کلکی اوتار شری کرشن جی مبعوث ہو کر لوگوں کی اصلاح کر رہے ہوں گے۔

ایسا یوگ (اجتماع اجرام فلکی و گرہن) ایک ہزار نو سو سال بکرمی گذر جانے کے بعد واقع ہو گا۔

اس میں بتایا گیا تھا کہ ۱۹۰۰ بکرمی (جو ۱۸۴۰ء بنتا ہے) کے بعد یہ واقعات ہوں گے اور ان نشانات کے ظہور کے وقت شری کرشن جی مبعوث ہو کر لوگوں کی اصلاح کر رہے ہوں گے۔ حضور نے فرمایا چنانچہ جیسا خبر دی گئی تھی اس کے مطابق ہی ظہور میں آیا۔

حضور نے فرمایا کہ اہل اسلام میں بھی اس پیش گوئی کا چرچا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"اس مہدی کی تائید میں اس نے ایسا آسمانی نشان پیش کیا ہے جس کے تیرہ سو برس سے اہل اسلام منتظر تھے"۔ (تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۷ ص ۱۴۲)

پھر آپ فرماتے ہیں:

"کیا تمہیں معلوم نہیں کہ علماء سلف اس نشان کے منتظر تھے اور اس حجت کا انتظار کر رہے تھے اور صدی بعد صدی اور پشت بعد پشت انتظار کر رہے تھے۔ پس اگر اس کو کسی قرن میں پاتے تو ضرور اس کا ذکر کرتے اور فراموش نہ کرتے کیونکہ وہ اس خبر ماثور کی تعظیم کرتے تھے اور اس کے انتظار میں دن اور مہینے گنتے تھے اور عشاق کی طرح اس کا انتظار کرتے تھے اور اس نشان کو دیکھنے کی آرزو رکھتے تھے۔" (نور الحق۔ روحانی خزائن جلد ۸ ص ۲۵۴)

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ استدلال بعد میں پیدا ہونے والے ان اعتراضات کے جواب میں فرمایا ہے کہ تم کہتے ہو کہ ایسی باتیں ہوتی رہتی ہیں۔ یہ کیسے ممکن تھا کہ کسی دعویدار کے وقت میں یہ نشان ظاہر ہو کر پورا ہو جاتا اور اہل اسلام کی نظریں اس سے غافل رہتیں اور اس کا ذکر نہ ملتا۔

حضور نے فرمایا کہ اسی طرح حضرت شیخ علامہ عبدالعزیز پرہاروی ؒ نے اپنے ایک شعر میں چاند سورج گرہن کا معین سال بھی بتایا۔ صاف ثابت ہے کہ یہ الہام کے نتیجہ میں ایسا ہوا ورنہ انسان اپنی طرف سے کوئی ایسی

باقی صفحہ نمبر ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں

Earlsfield Properties

RENTING AGENTS
081 877 0762

PROPERTIES WANTEDIN ALL AREAS FOR WAITING TENANTS

NEW AND SECOND-HAND SPARES
SPECIALISTS IN JAPANESE CARS ALL MODELS

TJ AUTO SPARES

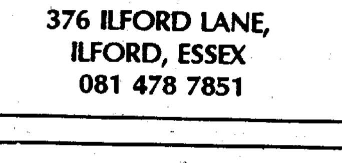

376 ILFORD LANE,
ILFORD, ESSEX
081 478 7851

پاکیزہ، دائمی اور شیریں ثمرات کی حامل،
غیر معمولی برکتوں سے معمور عظیم الشان للٰہی تحریک
عالمی بیعت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ وعدہ فرمایا ہے کہ وہ خلافت حقہ کے ذریعہ دین اسلام کو تمکنت عطا فرمائے گا۔ چنانچہ جماعت احمدیہ مسلمہ، خدا تعالیٰ کی قائم کردہ خلافت سے وابستہ مومنین کی وہ جماعت ہے جو اس الٰہی وعدہ کو ہر روز بڑی شان کے ساتھ پورا ہوتا دیکھ رہی ہے۔ یہ وہ جماعت ہے جو اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے ہوئے بڑی اولوالعزمی اور جوانمردی کے ساتھ تمام مخالفانہ حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے خدائے بزرگ و برتر کی نصرت و تائید کے سہارے شاہراہ غلبہ اسلام پر مضبوط قدموں کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر نئے دن طلوع ہونے والا سورج جماعت احمدیہ کو پہلے سے زیادہ وسعت پذیر اور مستحکم تر دیکھتا ہے۔ مخالفین کی زمین تنگ ہو رہی ہے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی زمین کو خدا تعالیٰ وسعت عطا فرما رہا ہے۔

خلفائے مسیح موعود علیہ السلام کی تمام تحریکات ہی اللہ تعالیٰ سے تائید یافتہ اور بہت ہی برکتوں کی حامل تحریکات ہیں۔ انہی عظیم الشان تحریکات میں سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دو سال قبل جاری فرمودہ ایک تحریک "عالمی بیعت" کی تحریک ہے۔ ان دو سالوں میں ہی اللہ تعالیٰ نے جس طرح اس تحریک کو برکت بخشی ہے وہ حیرت انگیز بھی ہے اور حد درجہ ایمان افروز بھی۔ اس بابرکت تحریک کے عظیم نتائج و ثمرات جہاں اس امر پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ تحریک خالصۃً الٰہی تحریک تھی وہاں اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آسمان سے توحید خالق کی ہوا بہت تیزی سے چل پڑی ہے اور نیک طبعوں پر کثرت سے فرشتوں کا نزول ہو رہا ہے اور وہ دن دور نہیں جب خدا تعالیٰ تمام سعید فطرت لوگوں کو خواہ وہ مشرق میں آباد ہیں یا مغرب میں ایک ہاتھ پر اکٹھا کر دے گا۔ آج ہمارا کام صرف یہ ہے کہ ہر طرف "جاء المسیح جاء المسیح" کی آواز بلند کرتے چلے جائیں اور یقین رکھیں کہ ۔

جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

(ذیل میں وکالت تبشیر لندن کی طرف سے موصولہ عالمی بیعت سے متعلق ایک رپورٹ ہدیہ قارئین ہے) (مدیر)

گذشتہ سال کی طرح امسال بھی جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے روز مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۹۴ء کو عالمی بیعت کا منظر سارے عالم میں سیٹلائیٹ کے ذریعہ دیکھا گیا۔ قبل اس کے کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رونق افروز ہوں مکرم ہادی علی صاحب چودھری ایڈیشنل وکیل التبشیر (لندن) نے پہلی عالمی بیعت کی رپورٹ پیش کی۔

امسال خدا کے فضل سے دنیا بھر کے ۴ لاکھ ۱۸ ہزار ۲۰۶ افراد نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ ان افراد کا تعلق ۹۳ ممالک کی ۱۵۵ قوموں سے ہے اور یہ لوگ بیعت کے وقت ۱۲۰ زبانوں میں بیعت کے الفاظ دہرا رہے تھے۔ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برطانیہ کے وقت کے مطابق ایک بجے عالمی بیعت کے لئے جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو پنڈال نعرہ ہائے تکبیر اللہ اکبر کی آوازوں سے گونج اٹھا۔

حضور انور کے سامنے دنیا کے پانچ براعظموں کی نمائندگی میں احباب تشریف فرما تھے۔ حضور انور نے ان احباب کا تعارف کروایا۔ حضور انور کے داہنے طرف سب سے پہلے فلپائن کے ایک احمدی تھے۔ فرمایا: "فلپائن ایک جزیرہ ہے براعظم نہیں ہے۔ لیکن ہم نے بحرالکاہل کے جزائر کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک جنوبی بحرالکاہل اس کے نمائندہ انڈونیشیا کے امیر ہیں۔ ایک شمالی بحرالکاہل اس کے نمائندہ فلپائن کے یہ احمدی دوست ہیں۔ ان کے ساتھ یورپ کی نمائندگی میں امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر ہیں۔ ان کے ساتھ براعظم امریکہ کی نمائندگی میں کینیڈا کے امیر جماعت مکرم نسیم مہدی صاحب ان کے ساتھ افریقہ کی نمائندگی میں امیر صاحب سیرالیون مکرم خلیل احمد صاحب مبشر۔ ان کے ساتھ آسٹریلیا فجی کی نمائندگی میں امیر صاحب انڈونیشیا اور آخر میں چودھری اللہ بخش صاحب صادق ایشیا کے دیگر علاقوں کے نمائندہ کے طور پر ہیں۔

ان پانچوں نمائندگان نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک میں اپنا ہاتھ دیا اور دو ترچھی قطاروں میں بیٹھے ہوئے احباب نے ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ جسمانی رابطہ کیا۔ اس طریق پر وہاں موجود تمام احباب نے ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور یوں گویا سب ایک ہی لڑی میں پروئے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر مختصر خطاب میں فرمایا کہ بائبل میں حضرت مسیح ناصری کا ایک کشف درج ہے کہ ان کے مرید روح القدس کی برکت سے مختلف زبانیں بولنے لگے۔ حضور نے فرمایا یہ واقعہ دراصل آج جماعت احمدیہ پر پورا اترتا ہے۔ آج جماعت احمدیہ اس واقعہ کو زندہ صورت میں پیش کر رہی ہے اور ہر سال پہلے سے بڑھ کر بڑی شان سے پیش کرتی جائے گی۔

اس خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انگریزی زبان میں بیعت کے الفاظ دہرائے۔ جن کو حضور انور کے سامنے بیٹھے ہوئے احباب نے انگریزی میں ہی دہرایا۔ پھر مختلف ممالک کے نمائندگان نے اپنی اپنی زبان میں بیعت کے الفاظ دہرائے۔ پنڈال میں موجود لوگ ۶۰ زبانوں میں یہ الفاظ دہرا رہے تھے۔ آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پرسوز اجتماعی دعا کروائی۔

ذیل میں ریکارڈ کی خاطر پہلی عالمی بیعت (منعقدہ یکم اگست ۱۹۹۳ء، مقام اسلام آباد ٹلفورڈ بر موقعہ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ) کی رپورٹ بھی درج کی جاتی ہے۔

گذشتہ سال جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کے ۲۸ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ایک ایسا نظارہ دیکھا گیا جسے جب سے زمین و آسمان بنے ہیں کبھی کسی آنکھ نے نہیں دیکھا ہوگا۔ یہ نظارہ عالمی دستی بیعت کا تھا۔ جس میں بیک وقت دنیا کے تمام براعظموں کے ممالک میں بیسیوں قوموں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کی۔

خاص الٰہی اشارہ کے تحت حضرت امیرالمومنین مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ یو۔کے ۹۳ء سے ساڑھے تین ماہ قبل جماعت ہائے احمدیہ کو یہ تحریک فرمائی کہ:

"امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر سیٹلائٹ کے ذریعہ ایک عالمی بیعت کا انعقاد ہوگا۔ جس میں مختلف ممالک میں سے کم از کم ایک ایک ہزار بیعت ہوگی لیکن بعض ممالک جہاں خدا تعالیٰ خاص نظر کرے گا وہاں سے توقع ہے کہ دس دس، بیس بیس ہزار بیعت موصول ہوگی۔ انشاء اللہ۔

یہ بیعت اس طرح ہوگی کہ مثلاً ایک ملک میں بیعت کرنے والے افراد سیٹلائیٹ ڈش کے ذریعہ بیعت میں شامل ہوں گے اور یو۔کے میں ان کے نمائندگان جن کو اس غرض کے لئے جلسہ پر مدعو کیا جائے گا ان کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ یہ ایسی انوکھی اور خدا کی نظروں میں پیاری بیعت ہوگی جو تمام روئے زمین پر حاوی ہوگی۔ یہ ایک ایسی بیعت ہوگی جو آسمان کی بلندیوں سے ہو کر زمین کی وسعتوں پر محیط ہوگی۔ یہ ضرور خدا کے حضور مقبول ہوگی۔

پس مبارک ہونگے وہ خوش بخت ممالک جہاں سے اتنی بیعتیں موصول ہوں گی کہ انہیں جلسہ سالانہ میں نمائندگی کا شرف ملے گا اور مبارک ہوں گے وہ سعید وفود جو بیعت کے لئے جلسہ پر بلائے جائیں گے اور وہ خدائی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے ہاتھ خدا کے پاک مسیحؑ کے خلیفہ کے ہاتھ میں دیں گے اور غلبہ اسلام کے لئے امام مہدی کی جماعت میں شامل ہوں گے۔ اور مبارک ہوں گے وہ وجود جو اس انفرادی نوعیت کی پہلی عالمی بیعت میں شامل ہو کر امام مہدی علیہ السلام کے معاون و مددگار بن کر دین اسلام کی سربلندی کے لئے کوشاں ہوں گے۔

پس عزم و حمد کے ساتھ دعاؤں کے دوش پر اپنی رفتار کو تیز کریں۔ اپنی کوششوں کو آنکھوں کے پانی سے سیراب کریں اور بیعتوں کی تعداد کو اتنا آگے لے جائیں کہ وہ اس مبارک موقعہ پر مقررہ معیار پر پہنچ جائے۔ آج ہی اٹھیں اور منصوبہ بندی کریں اور میدان کو سر کرنے کے لئے ہر فرد جماعت کو اس میں اتار دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب فرمائے۔"

یہ پیغام تھا جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ماہ اپریل ۹۳ء میں تمام ممالک کو بذریعہ فیکس بھجوایا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے تمام دنیا کے مبلغین اور مخلصین نے اپنے آپ کو دعوت الی اللہ کے میدان میں اتار دیا۔ اور اخلاص اور جذبہ ایمان سے پر ہو کر گھر گھر جا کر حضرت اقدس امام مہدی علیہ السلام کے پیغام کی منادی کی۔ خدا تعالیٰ نے خلیفہ وقت کی آواز میں ایک عظیم برکت ڈالی اور احمدیت کے پیغام کی قبولیت کی ایسی تائیدی ہوائیں بڑی شان کے ساتھ ساری دنیا میں چلائیں کہ سالوں کے کام دنوں میں طے ہوئے اور خدا کے فضلوں کی ایسی بارشیں برسیں کہ جن کے بیان سے دل خدا کی حمد سے معمور ہو جاتے ہیں۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے روز یعنی یکم اگست ۱۹۹۳ء کو پہلی عالمی بیعت کی تقریب منعقد ہوئی جس میں ۲ لاکھ ۴ ہزار ۳۰۸ سعید روحوں نے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ علاوہ ازیں دنیا بھر کے لاکھوں احمدیوں نے بھی خلیفہ وقت کے ہاتھ پر تجدید بیعت کی۔

تقریب کے انعقاد سے قبل سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی جملہ ہدایات سے مکرم ہادی علی صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر نے تمام احباب کو مطلع کیا اور اس پہلی عالمی بیعت کے طریق کار کی تفصیل بیان کی کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سامنے دنیا کے پانچ براعظموں کے نمائندے بیٹھیں گے اور حضور کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کے الفاظ دہرائیں گے۔ ان پانچ افراد کے پیچھے دو ترچھی لائنوں میں مخصوص افراد بیٹھیں گے۔

سنت کے مطابق یہ افراد جسمانی رابطہ قائم رکھنے کی غرض سے ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر سب حاضرین جلسہ تک پہنچیں گے۔ جہاں سے سب حاضرین ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ سے جسمانی رابطہ میں منسلک ہو کر بیعت میں شامل ہوں گے۔ نقشہ یہ تھا۔

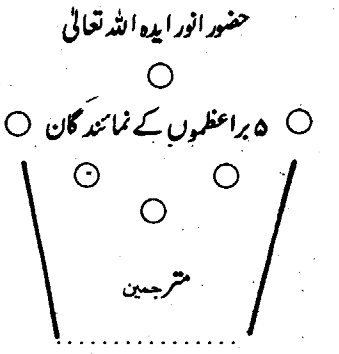

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری سے قبل احباب ہدایات کے مطابق ترتیب سے بیٹھ گئے تھے۔ تقریباً ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود امام الزمان و مہدی دوران کا استعمال شدہ سبز رنگ کا متبرک کوٹ زیب تن کئے ہوئے جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو جلسہ گاہ نعرہ تکبیر اللہ اکبر اور اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور مرزا غلام احمد کی جے کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیعت لینے سے قبل مختصر سا خطاب فرمایا جس کا متن یہ ہے:

"جب سے زمین و آسمان بنے ہیں کسی آنکھ نے یہ بات نہیں دیکھی کہ بیک وقت تمام براعظموں سے بکثرت ممالک اور قومیں مختلف زبانوں میں ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کر رہے ہوں۔ اور وہ شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کا ایک ادنیٰ غلام ہو۔ یہ وہ بات ہے جو تاریخ عالم میں پہلی مرتبہ رونما ہو رہی ہے اور آئندہ ہمیشہ یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ آپ لوگ خوش نصیب ہیں جو عالمی بیعت میں شمولیت کے لئے یہاں موجود ہیں اور وہ بھی جو ریڈیو یا ٹی۔وی کے ذریعہ سن اور دیکھ رہے ہیں اور اس طرح اس میں شمولیت کی سعادت پا رہے ہیں۔ عالمی بیعت کے متعلق مختصراً یہ بتا دوں کہ جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ تحریک ڈالی تو بیعت کرنے والوں کی تعداد دس سے بیس ہزار یا کچھ زائد تھی اور سال کا بہت تھوڑا عرصہ باقی تھا۔ اس تھوڑے سے عرصہ میں مجھے یہ فکر پیدا ہوئی کہ میں نے تو جماعت سے یہ توقع رکھی ہے کہ سال میں کم از کم ایک لاکھ بیعتیں کرائیں گے تو یہ تھوڑے سے عرصہ میں کیسے ہوگا۔ تب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ایک تحریک اتاری اور اس کا پورا نقشہ

میرے سامنے آگیا کہ تمام دنیا کی جماعتوں کو کہا جائے کہ نہ صرف عالمی بیعت میں شمولیت کے لئے تیار ہوں بلکہ ٹارگٹ بھی دے دیا جائے کہ فلاں فلاں جماعت کے لئے اتنا ٹارگٹ ہے۔ وہ ٹارگٹ بہت بڑھا کر رکھنے پڑے اور دل میں خوف تھا کہ اتنے بڑے ٹارگٹ جو ظاہری لحاظ سے بالکل غیر حقیقی ہیں۔ بعض جگہ جہاں گزشتہ دس سال میں سو بیعتیں بھی نہ ہوئی تھیں اور ٹارگٹ پانچ ہزار کا دیا گیا تھا۔ خیال تھا کہ کیسے پورا ہوگا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے دل کو تقویت دی اور سہارا دیا کہ میں نے تحریک چلائی ہے میں ذمہ دار ہوں۔ صبر کرو اور انتظار کرو۔ اس عرصہ میں ایک واقعہ یہ ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تحریر میرے سامنے آئی جس میں آپ نے فرمایا کہ اب تک اس عاجز کے ہاتھ پر چار لاکھ نفوس بیعت کر چکے ہیں۔ اور اس سے چند دن قبل خدیجہ نذیر صاحبہ جو بیعتوں کا عالمی ریکارڈ رکھتی ہیں نے بتایا کہ آپکی ہجرت کے بعد سے جب سے میں نے ریکارڈ رکھنا شروع کیا ہے۔ اب تک اڑہائی لاکھ بیعتیں ہوچکی ہیں۔ اس کوارٹر ملین پر آپ کو مبارکباد دیتی ہوں۔ تو میں نے کہا کہ اگر ڈیڑھ لاکھ اور مل جائیں تو اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ مشابہت کی سعادت حاصل ہو جائے گی کہ اس وقت تک چار لاکھ بیعتیں صرف ہجرت کے سالوں میں ہی ہوگئی ہیں۔ اس پر ٹارگٹ کو پھر تھوڑا سا اور بڑھانا پڑا۔ پھر مجھے خیال آیا کہ جب اللہ میاں سے مانگ ہی رہے ہیں تو لاکھ ڈیڑھ لاکھ پر ہی کیوں رہیں چلیں دو لاکھ ہی مانگتے ہیں۔ تو ٹارگٹ ڈیڑھ لاکھ کے دیئے اور دعائیں دو لاکھ کی شروع کر دیں۔

اب صورت حال یہ ہے کہ آج اس عاجز کے ہاتھ پر ساری دنیا میں دو لاکھ چار ہزار تین سو آٹھ افراد بیعت کریں گے۔

یہ دو لاکھ سے زائد افراد وہ ہیں جو اسلام میں پہلی مرتبہ داخل ہو رہے ہیں یا پہلی مرتبہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے دائرہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ لکھو کھہا ہیں جو پہلے سے احمدی ہیں اور آج اس تاریخی موقع پر تجدید بیعت کی سعادت پائیں گے۔ پس تقویٰ کے ساتھ اس بیعت میں شامل ہوں۔ خدا کرے کہ یہ بعد میں بہت بڑی بڑی عالمی بیعتوں پر منتج ہو۔ ہر سال یہ سلسلہ بڑھتا اور پھیلتا چلا جائے۔ یہاں تک کہ تمام دنیا اسلام کے امن کی آغوش میں آ جائے۔ اس وقت تک جو صورت حال ہے وہ یہ ہے کہ ۸۴ ممالک سے نئے بیعت کرنے والے شامل ہو رہے ہیں۔ ۱۱۵ قومیں اس میں شامل ہو رہی ہیں۔ احمدیت کے قیام کو ۱۰۴ سال گذرے ہیں۔ اس طرح فی سال ایک قوم اس چند ماہ کی کوشش کے نتیجہ میں احمدیت میں شامل ہو رہی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں جن کا تذکرہ خلاصۃً پیش کیا ہے۔"

فرمایا: "اس کے بعد ایک پیش گوئی کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو آج بڑی شان سے پوری ہو رہی ہے۔ "رسولوں کے اعمال" باب ۲ آیت ۱ تا ۱۲ میں یہ ذکر ملتا ہے کہ مسیح کے حواریوں پر روح القدس نازل ہوئی اور وہ مختلف بولیاں بولنے لگے جو اس سے پہلے ان کو نہ آتی تھیں اور وہ بولیاں لوگ سننے اور سمجھنے لگے اور تعجب کرنے لگے۔ جہاں تک میں نے تاریخ پر نظر ڈالی ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ ایسا واقعہ ہوا ہے۔ غالب گمان ہے کہ کوئی کشفی واقعہ ہے اور مسیح اول کے نہیں بلکہ مسیح ثانی کے دور میں یہ واقعہ رونما ہونا تھا۔

تاریخی شہادت پیش کرنا تو عیسائیوں کا کام ہے لیکن یہ واقعاتی شہادت جو ہم پیش کر رہے ہیں یہ تمام دنیا کے سامنے کھل کر ظاہر ہو رہی ہے۔ کوئی اس کا انکار نہیں کر سکتا کہ اگر یہ پیش گوئی تھی یا کشف تھا تو آج یہ بڑی شان کے ساتھ دنیا کے سامنے حقیقت بن کر رونما ہو رہا ہے۔"

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اس پیش گوئی میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ "وہ سب روح القدس سے بھر گئے اور کہنے لگے کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے۔" پس ہم گھبرا کر یہ تو نہیں کہیں گے کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے۔ مگر دشمن ضرور گھبرا کر یہ کہیں گے کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے۔ ہوا یہ چاہتا ہے کہ جس صدی میں ہم داخل ہوئے ہیں۔ اس صدی میں کثرت کے ساتھ اسلام کے پھیلانے کے انتظامات ازل سے مقدر تھے وہ رونما ہو رہے ہیں۔ اور ان کے پھل ہماری آنکھوں کے سامنے آگئے ہیں اور ہمارے ہاتھوں میں ہیں اور ہم انہیں چکھیں گے اور ان کی روحانی لذت سے فیض یاب ہوں گے۔

پس اس دعا میں شمولیت کے وقت بھی دعا کرتے رہیں۔ بعد میں بھی دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو بڑھاتا، پھیلاتا اور عالم اسلام پر محیط کرتا چلا جائے۔ میری خواہش ہے کہ جن احباب نے اس کوشش میں حصہ لیا ہے خدا کے فضلوں کے ساتھ دعاؤں کے ساتھ وہ یہ عہد کریں کہ ہم آئندہ سال اس سے دوگنا پھل حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ وہ یہ عہد کریں اور جن کی بیعتیں لی گئی ہیں ان کو کہیں کہ تم اس سال کے اندر روحانی نشوو نما کے جلوے دکھاؤ اور اگر زیادہ نہیں تو کم از کم تم میں سے ہر ایک دو ضرور ہو جائے۔ یہ زائد ہوگا اس کوشش سے جو خدمت کرنے والے اس سال شروع کریں گے۔"

حضور نے فرمایا "اس بات کو خوب ذہن نشین کرلیں کہ آنے والوں کی تربیت بے حد ضروری ہے۔ تربیت کے فقدان کے نتیجہ میں آئندہ بڑے بڑے فتنے پیدا ہوسکتے ہیں اور دین بگڑ سکتے ہیں اور وحدت تفرقہ میں تبدیل ہو سکتی ہے۔ ہم نے امت واحدہ کے مقصد کو حاصل کرنے کے عہد کر رکھے ہیں یعنی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو کل عالم میں پھیلانے کے نتیجہ میں ساری دنیا کو امت واحدہ بنانے کا عہد کر بیٹھے ہیں۔ پس اس عہد کو پورا کرنے کے لئے محض زبانی تبلیغ ضروری نہیں۔ نیک اعمال کے ذریعہ لوگوں کو اپنی طرف کھینچنا ضروری نہیں بلکہ زبانی تبلیغ کو تربیتی نصائح میں تبدیل کرنا اور نیک اعمال کو نیک تربیت کے لئے استعمال کرنا یہ بہت ضروری حصہ ہے جو عالمی بیعت کے بعد بغیر انتظار کے فوراً شروع ہو جانا چاہئے۔

امراء _ جہاں سے بڑی تعداد میں لوگ شامل ہوئے ہیں۔ فوری مجالس عاملہ کی میٹنگ بلائیں جو صائب الرائے، نیک لوگ ہوں ان کو بھی شامل کرلیں۔ اور ایک ٹھوس منصوبہ بنائیں جس کے نتیجہ میں یہ بہت مشکل کام آسان ہو جائے۔ اگر منصوبہ بندی صحیح کی جائے تقویٰ کے ساتھ، دعاؤں کے ساتھ، تو ہر مشکل کام سمٹ کر آسان ہو جایا کرتا ہے۔"

فرمایا "اس لئے تین ماہ ٹھوس تربیت کے لئے آپ کو اس لئے دیتا ہوں کہ ہر جگہ سے جہاں سے بیعتیں ہوئی ہیں مربی تیار کریں جو مقامی طور پر آپ سے تربیت حاصل کر کے دین کو ان میں راسخ کریں۔ اور یہ سلسلہ ہر سال اسی طرح ہوا کرے۔ اور ہر جلسہ کے بعد پہلے تین ماہ تربیتی کورسز کے لئے وقف کئے جائیں اور مربی پیدا کئے جائیں جو تربیت کا کام سنبھال لیں۔ پھر آپ لوگ اگلے مرحلہ کی تیاری شروع کریں یعنی بیعت پانے کی۔ اس سلسلہ میں منصوبہ باندھیں، نئی نئی قوموں پر نظر رکھیں۔ ملک کے وہ حصے نگاہ کے نیچے رکھیں جہاں اب تک احمدیت نفوذ نہیں پا سکی اور دیکھیں کہ کہاں کہاں خلا ہیں۔ ان خلاؤں کو بھرنے کے لئے تدبیریں کریں، لیکن سب سے اہم تدبیر، سب سے موثر تدبیر، سب سے پاکیزہ تدبیر جو نیک اور دائمی پھل عطا کرتی ہے وہ دعا کی تدبیر ہے۔ دعائیں کریں اور انکسار اور عاجزی کے ساتھ دعائیں کریں جو اس نے عطا کیا ہے یہ محض اس کا فضل ہے۔ ہماری کوشش بھی خدا کے فضل ہی کے نتیجہ میں ہے۔ یہ تدبیر جو ذہن میں آئی ہے یہ بھی اللہ کی طرف سے ہی القا ہوئی ہے۔ ہمارا کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتنا پاکیزہ نکتہ بیان کیا ہے جب فرمایا۔

سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

یہ دعا بھی اسی کی عطا ہے۔ خدا ہمیں یہ عطا کرے کہ اس دعا کے ذریعہ وہ سارے فضل عطا ہوں جو آسمان سے اترا کرتے ہیں۔ خدا ہماری توفیق بڑھائے۔ ہمارے عزم بڑھائے، ہمیں ثبات قدم عطا کرے، وفا عطا کرے، ہمیں وہ نور عطا کرے جو تقویٰ کا نور ہے۔ جس کی روشنی میں انسان کبھی بھٹک نہیں سکتا خواہ جاہل ہو یا عالم ہو، یکساں برابر ہمیشہ اس کا قدم راہ ہدایت پر پڑتا ہے اگر وہ متقی ہو۔ پس اللہ ہمیں متقی بننے کی توفیق بخشے اور متقیوں کا امام بنائے یعنی وہ تمام قومیں جو ہمارے ذریعہ اسلام میں داخل ہو رہی ہیں وہ متقی بن جائیں۔ تاکہ ہم متقیوں کے امام بنیں۔ افرادی قوت کو بڑھانا تقویٰ کے بغیر ایک فضول اور شیطانی مشغلہ ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ اس سے دنیا میں تفرقے بڑھتے ہیں وحدت پیدا نہیں ہوتی۔ پس متقی بنانے ہیں اور متقیوں کے گروہ کو بڑھانا ہے۔ پس دعائیں کریں کہ اللہ ہمیں توفیق بخشے۔ اس دنیا کو اس عہد بیعت کو تقویٰ سے بھر دیں تاکہ آنے والی نسلیں ہمیشہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ہم پر بھی درود بھیجیں کہ ہم نے آپ کے مقدس کام کو آگے بڑھایا اور خوابوں کو حقیقت بنا دیا۔"

پھر حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: "اب میں عالمی بیعت کے لئے بیٹھوں گا۔ میرے سامنے پانچ براعظموں کے نمائندے بیٹھے ہیں ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھوں گا اور بیعت لوں گا۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہاتھ دوسرے کے ہاتھ پر رکھنا ہوتا ہے۔ قرآن کریم یہ بیان نہیں کرتا۔ فرماتا ہے اے رسول جب تو بیعت لے رہا تھا تو تیرا ہاتھ نہیں تھا جو ان کے ہاتھ پر تھا بلکہ "یداللہ فوق ایدیہم" کیونکہ تو کامل طور پر خدا کا ہوچکا ہے۔ یہ خدا کا ہاتھ تھا جو ان پر تھا۔ اس میں بیعت کی ایک حکمت بھی بیان ہوئی ہے جو آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

بیعت میں بیعت لینے والا اپنا ہاتھ اوپر رکھتا ہے اور حضورؐ نے فرمایا ہے کہ فیض رساں کا ہاتھ اوپر ہوتا ہے۔ جو فیض لینے والا ہوتا ہے اس کا ہاتھ نیچے ہوتا ہے۔ فرمایا جو عطا کرتا ہے وہ یدالعلیا رکھتا ہے۔ یہی حکمت ہے جس کے نتیجہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیعت کے وقت دوسرے ہاتھوں پر ہاتھ رکھتے تھے۔ اس وقت آپکی طرف سے فیض جاری ہوتا تھا۔ میں جو فیض جاری کرنے کا ذریعہ بنوں گا یہ میرا فیض نہیں یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض ہے۔ میں تو وہ نالی بن رہا ہوں جس میں یہ روحانی پانی بہہ کر آپ تک پہنچنے والا ہے۔ اس لئے میرا یہ دعویٰ نہیں کہ میرا ہاتھ اس لئے اونچا ہے کہ میں فیض میں آپ سے اوپر ہوں۔ میں ایک عاجز اور حقیر انسان ہوں مگر جس کے ہاتھ کی نمائندگی کر رہا ہوں اس کے ہاتھ کے متعلق خدا نے فرمایا "یداللہ فوق ایدیہم" کہ یہ اللہ کا ہاتھ ہے جو ان پر ہے۔

پس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت عاجز بندوں کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ اس پہلو سے آپ اس بیعت میں شامل ہوں۔ یہ بیعت کیا ہے اس سلسلہ میں قرآن کریم کی یہ آیت سامنے رکھنی چاہتا ہوں۔

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ (التوبہ:۱۱۱)

بیعت یہ ہے کہ خدا نے مومنوں سے ان کی جانوں اور مالوں کا سودا کرلیا ہے ان کو خرید لیا ہے۔ اور خریدنے کے بعد ان سے یہ وعدہ کیا ہے کہ ہم لازماً تمہیں جنت عطا کریں گے۔ دیا تو بہت تھوڑا ہے عارضی جانیں اور عارضی مال دو روزہ زندگی کے کام آتی ہیں اور کچھ بھی قیمت نہیں رکھتیں۔ اس کے بدلے دائمی جنت کی عطا کا وعدہ ہے۔ پس بیعت کا مطلب ہے اپنے آپ کو کسی کے ہاتھ پر بیچ دینا۔ اور چونکہ اللہ کے ہاتھ پر بیچا جاتا ہے اس لئے فرمایا "یداللہ فوق ایدیہم"۔ بندے کے ہاتھ پر بیچا نہیں

باقی صفحہ نمبر ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

CAN YOU SERIOUSLY AFFORD TO TRAVEL BY AIR WITHOUT FIRST CHECKING OUR PRICES? PHONE US FOR A QUOTE

ATLAS TRAVEL

061 795 3656
493, CHEETHAM HILL ROAD, MANCHESTER, M8 7HY

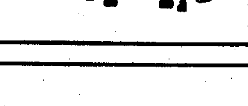

MORSONS CLOTHING
Ladies and Children Clothing
Specialists in
SCHOOL UNIFORMS
Main Showrooms:
682/4 Uxbridge Road, Hayes,
Tel 081 573 6361/7548
Kidswear Showroom:
54 The Broadway, Ruislip Road, Greenford
Ladieswear Showrooms.
34 The Broadway, Ruislip Road, Greenford
Children and Ladieswear Showrooms:
51 High Street, Wealdstone

خطبہ جمعہ

سب سے زیادہ ناموس مصطفیٰؐ میں فدا اور عاشق اور دن رات درود بھیجنے والی اور تمام دنیا میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے اعلیٰ اور برتر مقام کو ثابت کرنے اور قائم کرنے والی جماعت احمدیہ ہے۔

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بتاریخ ۲۲ جولائی ۱۹۹۴ء مطابق ۲۲ وفا ۱۳۷۳ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم. الحمد لله رب العٰلمين. الرحمٰن الرحيم. مٰلك يوم الدين. إياك نعبد وإياك نستعين. اهدنا الصراط المستقيم. صراط الذين أنعمتَ عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين.﴾

آج بھی دنیا میں مختلف مقامات پر جماعت احمدیہ کے یا ذیلی تنظیموں کے اجلاسات ہو رہے ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ ان کے ان اجلاسات کا اعلان کر دیا جائے تاکہ احباب ان کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ضلع میرپور خاص سے اطلاع ملی ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کا اجلاس جو سالانہ اجتماع ہے آج ۲۲ جولائی سے شروع ہو رہا ہے اور دو دن تک انشاء اللہ تعالیٰ جاری رہے گا۔ خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ کی تین مجالس کا سالانہ اجتماع بھی آج منعقد ہو رہا ہے۔ مجلس انصار اللہ بنگلور (بھارت) کا دوسرا سالانہ صوبائی اجتماع ۲۴ جولائی بروز اتوار منعقد ہو رہا ہے اور کل ۲۳ جولائی کو لجنہ اماء اللہ ڈھاکہ کا ایک سیمینار اور خدام الاحمدیہ سکاربرا کینیڈا کا سالانہ اجتماع منعقد ہو گا۔

گذشتہ خطبے میں میں نے ذکر کیا تھا کہ پاکستان میں گستاخی رسول کے نام پر کچھ ہنگامے ہوئے، کچھ شور پڑا، کچھ حکومت کو یوں محسوس ہوا جیسے زلزلہ طاری ہو گیا ہو۔ کچھ معافیاں مانگی گئیں، کچھ بیانات سے لوگ منحرف ہوئے۔ ایک عجیب و غریب سا ہنگامہ ہوا تھا اس کے متعلق میں ذکر کر رہا تھا کہ یہ کیوں ہو رہا ہے اور کیا ہو رہا ہے۔ اور یہ خیال تھا کہ میں انشاء اللہ آئندہ خطبے میں اس کی مذہبی حیثیت پر کھل کے روشنی ڈالوں گا کیونکہ مضمون لمبا ہے اس لئے میں نے یہ بھی کہا تھا کہ ہو سکتا ہے آئندہ دو تین خطبات تک یہ سلسلہ چلے۔ آج ابھی تمہید ہی ختم نہیں ہوئی اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ شاید ہی مذہبی حصے کی باری آئے کیونکہ اس کے علاوہ بھی ایک دو اعلانات کرنے ہیں مثلاً جلسہ جو قریب آ رہا ہے اس سے متعلق چند ہدایات ایسی تھیں جو ذکر سے رہ گئی تھیں ان کا ذکر بھی ہو گا۔ روانڈا کے متعلق ایک تحریک کرنی ہے پس ان تمام امور سے شاید اتنا وقت نہ بچے کہ مذہبی حصے کا کم سے کم ایک پہلو ہی پوری طرح بیان کیا جا سکے۔

پاکستان میں جو کچھ ہو رہا ہے درحقیقت سیاست کی قلابازیاں ہیں اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ علماء نے بھی سیاستدانوں کی دکھتی رگ پکڑی ہوئی ہے اور علماء کی دکھتی رگیں بھی سیاست کے ہاتھوں میں ہیں اس لئے جیسے کوئی مداری کسی کھلونے کے بٹن دباتا ہے اور کرتب کرتا یا کراتا ہے ویسے ہی کرتب وہاں دکھائے جا رہے ہیں جو اتنا بڑا ہنگامہ بیان کیا گیا کہ علماء نے سپریم کورٹ کا گھیراؤ کر لیا اس کی جو تصویریں وہاں سے پہنچی ہیں وہ میں آپ کو دکھاؤں کتنا بڑا علماء کا سپریم کورٹ کا گھیراؤ تھا۔ پندرہ بیس کل ہیں جن میں سے دو چار ڈاڑھی والے مولوی ہیں باقی ان کے شاگرد اور لگی لپٹی باتیں کرنے والے۔ اس کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے اور جو آنکھوں دیکھا حال لوگوں نے بیان کیا ہے اسے سن کے ہنسی آتی ہے کہ چند مولوی گھیراؤ کے نام پر سپریم کورٹ کے سامنے جا کر بیٹھ گئے اور پاکستان کا مرکزی حکومت کا وزیر خود ان کے احترام میں ان سے درخواست کرنے آیا کہ آپ سے ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہرگز کچھ نہیں ہو گا، آپ چلیں ہمارے ساتھ۔ چنانچہ تھوڑے سے نخروں کے بعد وہ انکے ساتھ روانہ ہو گئے۔ سوال یہ ہے کہ ان کا مطالبہ کیا تھا۔ ان کا مطالبہ سپریم کورٹ سے تھا اور سپریم کورٹ پر دباؤ تھا کہ اگر تم نے ہماری مرضی کے فیصلے نہ کئے تو ہم یہ گھیراؤ بند نہیں کریں گے۔ ایک وزیر یا ساری کیبنٹ کا کیا حق تھا کہ سپریم کورٹ کی طرف سے ان سے کوئی وعدہ کرتی۔ اس لئے اندر کی کہانی کھلم کھلا باہر آ گئی ہے۔ جیسے کہتے ہیں نا انگریزی میں بلی تھیلے سے باہر آ گئی تو پاکستان کی بلیاں ساری کی ساری تھیلے سے باہر دکھائی دیتی ہیں۔ عجیب و غریب واقعہ ہے چند علماء کا اکٹھے ہونا اور پھر اتنی بڑی اخباروں میں بیان بازی کہ گویا بہت ہی عظیم الشان ایک واقعہ ہو گیا ہے اور ناموس رسول کی خاطر علماء کٹ مریں گے اور ملک برداشت نہیں کرے گا کہ اس کے خلاف کوئی بات ہو اور پھر حکومت کا سر جھکانا کہ ہم کون ہوتے ہیں ناموس رسول کے خلاف کوئی بات کرنے والے۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کوئی ایسا نہیں پیدا ہوا یہاں جو ناموس رسول کے خلاف بات کرے۔ اس لئے آپ سپریم کورٹ کا گھیراؤ چھوڑ دیں اور سپریم کورٹ کے متعلق جو آپ کا دباؤ ہے وہ فکر نہ کریں ہم ذمہ دار ہیں۔ اگر سپریم کورٹ نے ایسا ویسا فیصلہ دیا تو ہم استعفیٰ دیدیں گے۔ یہ کیا تماشہ ہے، کیا کھیل ہے۔ اس کا دوسرا نام نورا کشتی بھی ہے اور پاکستان میں نورا کشتی بہت ہوتی ہے لیکن عجیب بات ہے کہ نورا کشتی کے دنگل میں تبھی لوگ دلچسپی لیتے ہیں اگر احمدیوں کو بیچ میں بٹھایا جائے اور ان کے گرد پھر نورا کشتی کے کھیل ہوں، باقی معاملات میں نورا کشتی نہیں ہوتی۔

پرانے زمانے کی بات ہے احمدیوں کے معاملے میں اتنے ہنگامے ہوئے ۷۴ء کے بعد تقریریں ہوئیں۔ ٹیلی ویژن پر پرائم منسٹر صاحب نے اعلان کئے کہ میں کوئی گولی اپنے عوام کے اوپر نہیں چلنے دوں گا جو مرضی کر لو۔ لیکن بلوچستان میں ہزار ہا بلوچیوں کو فوج کشی کے ذریعے بھون ڈالا گیا اور وہاں نورا کشتی نہیں ہوئی۔ یہ فرق ہے ایک وہ سمجھانا چاہتا ہوں۔ جہاں حکومت کو یہ اطمینان ہو کہ احمدیوں کا گوشت ان لوگوں کے سامنے پھینک دیا جائے تو حکومت کا ادنیٰ سا بھی نقصان نہیں ہو گا بلکہ ان کی وفاداریاں خریدی جا سکتی ہیں اور ان سے پھر اور بہت سے کام لئے جا سکتے ہیں وہاں حکومت ایک ذرہ بھی اس بات کی پرواہ نہیں کرتی کہ معصوم احمدیوں کو ان مولویوں کے آگے ڈالا جائے اور کیسے کیسے ان پر مظالم کروائے جائیں۔ ایک ادنیٰ سی بھی پرواہ حکومت کو نہ انصاف کی، نہ حسن سلوک کی، نہ شہریت کے حقوق کی کچھ بھی باقی نہیں رہتی اور جہاں معاملہ حکومت کا اپنا آ جائے حکومت کو خطرہ ہو کسی تحریک سے وہاں ہر قسم کی فوج کشی بھی شروع ہو جاتی ہے اور پولیس ایکشن کا بھی کوئی کنارہ باقی نہیں رہتا۔ یہاں تک کہ بھٹو صاحب کے مزار کے گرد بھی گولیاں چل جاتی ہیں۔ آخر وہاں کیوں عوام الناس کا خون قیمتی نہیں ہے۔ وہاں ان چھاتیوں پر کیوں گولیاں برسائی جاتی ہیں۔ یہ مسئلہ ہے جو آپ لوگوں کو خوب ذہن نشین کر لینا چاہئے تاکہ آئندہ جب کوئی اس قسم کی نورا کشتیاں ہوں تو معصوم احمدی بھولے پن میں مجھے یہ نہ لکھنا شروع کر دیں کہ انقلاب آ گیا۔ وہ انقلاب جو آئے گا وہ اوپر آئے گا وہ آسمان پر آئے گا اور آسمان سے اترے گا پھر کسی کی مجال نہیں کہ اس انقلاب کی راہ روک سکے۔ اس لئے کھیل تماشوں کو انقلاب نہ سمجھا کریں۔ واقعہ یہ ہے کہ سیاستدان بہت مشکلات میں ہیں اور ایک ان پر یہ تاثر ہے کہ احمدیوں کے معاملے میں اگر ہم نے کوئی بھی سختی کی تو اس بہانے فوج واپس آ جائے گی اور سیاست کی صف لپیٹی جائے گی۔ یہ ایک پرانا نظریہ چلا آ رہا ہے۔ پیپلز پارٹی کے آغاز کے وقت کی بات ہے پیپلز پارٹی ہی میں یہ ایجاد ہوا تھا کہ جب بھی احمدیوں کے خلاف تحریک کو کچلا گیا مارشل لاء لگ گیا۔ اس لئے مارشل لاء سے ملک کو بچانے یا اپنی جانیں چھڑانے کے لئے ضروری ہے کہ احمدیوں کو جن کے سامنے ڈالنا ہے وہ چیریں پھاڑیں جو مرضی کریں کوئی پرواہ نہیں ہے۔ لیکن مارشل لاء کا خطرہ مول نہیں لینا۔ اس کے برعکس جب سیاسی تحریکیں زور پکڑتی ہیں تو وہاں کیوں گولی چلتی ہے وہاں کیوں گلیوں میں خون بہائے جاتے ہیں۔ وہاں کیوں وسیع پیمانے پر قیدیں ہوتی ہیں۔ کیا ان دونوں باتوں میں تضاد ہے؟ یہ مسئلہ ہے جو میں کھولنا چاہتا ہوں۔ درحقیقت کوئی تضاد نہیں۔ اس صورت میں دو ہی ان کو احتمالات دکھائی دیتے ہیں یا تو اس تحریک کے نتیجے میں ہم ذلیل و خوار ہو کر اتریں گے اور ان

رقیبوں سے جوتیاں کھائیں گے یا مارشل لاء آئے گا نہ ہم رہیں گے نہ یہ رہیں گے۔ اس وقت مارشل لاء ایک بہت قیمتی چیز اور Wellcome چیز دکھائی دیتی ہے۔ اس وقت ان سیاستدانوں کی نظریں حقیقت میں مارشل لاء پر لگی ہوتی ہیں۔ یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ رقیب روسیاہ حکومت میں آجائے۔ وہ کہتے ہیں ان کو تو بہر حال اتارو مارو کوٹو جس طرح بھی چاہو جیلوں میں ٹھونسو، ان کی چھاتیاں بھون دو گولیوں سے، لیکن آنے نہ دو یا تو یہ مر کے ختم ہو جائیں گے اور ہم حکومت کریں گے یا اگر آیا تو مارشل لاء ہی آئے گا نا۔ ان کا بھی حق حکومت سے جاتا رہے گا ہمارا بھی جاتا رہے گا۔

پس جو اس سے پہلے مارشل لاء تھا جو ضیاء کا مارشل لاء لگا ہے اس میں احمدیوں کے معاملے کا کوئی بھی دخل نہیں تھا۔ کوئی دور کی بھی بات احمدیت کی نہیں تھی۔ اس لئے مارشل لاء سے تو ان کو نجات ممکن نہیں ہے۔ جب لگنا ہے جیسا بھی لگنا ہے وہ تو ان کا مقدر بن چکا ہے۔ جہاں سیاست میں اخلاق باقی نہ رہیں جب سیاست میں اصول نہ چلیں۔ جہاں ہر چیز، ہر حربہ ہر پارٹی کے لئے جائز ہے خواہ وہ حکومت میں ہو یا حکومت سے باہر ہو۔ جہاں ملک کے عوام الناس کے احساسات نہ ہوں۔ نہ حکومت پارٹی کو ہوں نہ اپوزیشن پارٹی کو ہوں۔ صرف حکومت کی بھوک ہو اور اس کی طلب سب کچھ کروا ڈالے۔ جہاں یہ دستور سیاست ہو وہاں سیاست نہیں چلا کرتی۔ آج نہیں تو کل ضرور ناکام ہو جاتی ہے۔ احمدیت کے معاملے کو ایک طرف کر کے دیکھ لیجئے پہلے بھی تو کر چکے ہیں۔ پھر کب آپ کو مارشل لاء سے نجات ملی تھی۔ تاریخ پاکستان کا بدترین مارشل لاء وہ تھا جو احمدیت کی وجہ سے نہیں آیا بلکہ آپ کی آپس کی لڑائیوں کی وجہ سے آیا ہے۔ ان تحریکات کے نتیجے میں آیا جو بھٹو صاحب کے خلاف مہم چل رہی تھی اور اگر اب حکومت سمجھتی ہے کہ بھٹو صاحب کی پارٹی کے خلاف اب جو تحریکات چل رہی ہیں ان میں احمدی گوشت پھینک کر ہم ان خونخواروں سے نجات حاصل کر لیں گے تو جھوٹ ہے، وہم ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو تاریخ پاکستان کا علم ہی کوئی نہیں۔ کوئی اس سے سبق حاصل نہیں کیا۔ مارشل لاء ناانصافی سے لگتا ہے۔ مارشل لاء بے حیائی کے نتیجے میں لگتا ہے۔

ان علماء نے پاکستان کے دماغ اور سوچ اور کردار کو اس حد تک ذلیل اور رسوا کر دیا ہے کہ عدالتوں میں اعلان کیا جا رہا ہے کہ ہم رسالت کا شرک برداشت نہیں کریں گے۔ خدا کا شرک ہوتا ہے تو ہوتا پھرے۔

اس وقت لگتا ہے جب فوج پہلے ہی تیار ہوتی ہے اور فوج میں بھی بہت آنکھیں ہیں جو حرص کے ساتھ حکومت کو دیکھ رہی ہوتی ہیں کہ جہاں ایسا بہانہ مل جائے کہ عوام یقین کر لیں کہ اب چارہ کوئی نہیں تھا اس کے سوا وہاں ضرور دخل دیا جائے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور جب یہ بہانہ ہاتھ آگیا جب عوام الناس میں یہ بات عام ہو گئی کہ دیکھو سیاست پھر ناکام ہو گئی ہے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت مارشل لاء سے ملک کو بچا نہیں سکے گی۔ مارشل لاء سے پہلے کے بیان بھی تو کبھی پڑھ کے دیکھیں۔ تمام فوجی افسر یہی بیان دیتے ہیں ہمیں تو کوئی دلچسپی نہیں۔ دو دن پہلے تک یہی بیان آ رہے ہوتے ہیں اس لئے بیانات کی کیا بات ہے۔ اپنے حالات درست کرو، اپنے کردار درست کرو، اصولوں پر قائم ہو تو ملک بھی بچے گا اور آپ بھی بچیں گے۔ اگر یہی ہلڑ بازی رہی جیسی کہ چل رہی ہے اور پھر ناانصافی کی حد کہ جماعت احمدیہ کو ہر دفعہ اپنے مفادات کی خاطر قربان کرنے کے لئے ظالموں کے رحم و کرم پر پھینک دیا جائے جہاں رحم و کرم نام کی کوئی چیز باقی نہیں ہے۔ اور جہاں مذہب سے تمسخر کیا جائے، مذہبی اقدار سے کھیلا جائے وہاں کب تک آخر آپ مارشل لاء سے بچیں گے۔ وہی محاورہ صادق آتا ہے کہ بکرے کی ماں آخر کب تک خیر منائے گی، کبھی تو چھری کے نیچے آئے گی۔ تو بکرے کی مائیں بنے بیٹھے ہو اور کہتے ہو کہ مارشل لاء سے گریز کرو، مارشل لاء سے بچنے کی کوشش کرو، یہ تو ممکن نہیں ہے۔ اپنی ادائیں بدلو تو پھر ضرور ہے اور ہونا یہی چاہئے اور میں تو سب سے زیادہ مارشل لاء کے خلاف اپنے خطبات میں ذکر کر چکا ہوں اور فوج کو اچھی طرح سمجھا چکا ہوں کہ دیکھو کہ یہ کوئی طریق نہیں ہے۔ ملک کی سیاست کو درست کرنے میں اثر انداز ہو۔ جب بے اصولیاں ہوتی ہیں تم چپ کر کے ایک طرف بیٹھے رہتے ہو اور کہتے ہو جی سیاست آزاد ہے۔ اور جب جانتے ہو کہ وہ بے اصولیاں حد برداشت سے باہر چلی جائیں گی اور تمام حدود پھلانگ دیں گی پھر تمہیں موقع ملے گا اور تم پوری طرح آکر ساری سیاست کی صف لپیٹ دو گے۔ یہ وفاداری نہیں ہے۔ یہ انصاف نہیں ہے۔ فوج کا کام ہے اپنا دباؤ اس وقت ڈالے جب کہ بے حیائیاں ہو رہی ہوں جیسا کہ اب ہو رہی ہیں۔ جو پاکستان میں نورا کشتی کھیلی جا رہی ہے اس کا حقیقت میں مذہب سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے۔ میں مثال کے طور پر آپ کے سامنے صورتحال رکھتا ہوں۔ علماء کے بیانات پہلے سن لیجئے یہ جو دس پندرہ علماء ہیں جنہوں نے گھیراؤ کیا ہوا تھا سپریم کورٹ کا۔ ہاں یہاں بھی ایک سوال اٹھتا ہے کہ اگر سپریم کورٹ کا گھیراؤ ہو تو کوئی با اصول حکومت کیا کرتی ہے۔ اگر سپریم کورٹ کا گھیراؤ ہو اور اس گھیراؤ کے سامنے کوئی حکومت سر تسلیم خم کر دے تو اس کا مطلب ہے کہ آخری سہارا ملک کے بچاؤ کا بھی ہاتھ سے جاتا رہا۔ کیونکہ سپریم کورٹ انصاف کی آخری ذمہ دار اور علمبردار ہے۔ اگر اس پر چھو کرے دباؤ ڈال دیں یا داڑھی والے بچے دباؤ ڈال دیں اور حکومت برداشت کر جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سپریم کورٹ کی کوئی عزت، اس کے پاس انصاف کی کوئی ضمانت باقی نہیں رہی۔ اور پھر سپریم کورٹ کے ججز کو دیکھیں کہ آرام سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ کسی عزت والے، غیرت والے ملک میں ایسے واقعات نہیں ہوا کرتے۔ انگلستان ہو یا امریکہ ہو یا یورپ کا کوئی آزاد ملک ہو یا مشرق بعید کے آزاد اور عزت دار ملک جو ہیں وہاں یہ ناممکن ہے کہ ایسا واقعہ ہو، اگر دباؤ ڈالا جائے عدالت پر اور حکومت دخل اندازی نہ کرے اور دباؤ ڈالنے والوں کو سخت سزائیں نہ دے تو تمام جج ایسی صورت میں اپنی عدالتوں سے استعفیٰ دے کے باہر چلے جائیں گے اور خطرناک قسم کا عدلیہ کا بحران پیدا ہو سکتا ہے۔ لیکن ہمارے ملک کے ججز بھی ماشاء اللہ آرام سے بیٹھے ہوئے ہیں جوں تک نہیں رینگی سر پہ کہ کیا واقعہ ہو گیا ہے۔

اور جہاں تک علماء کے بیانات کا تعلق ہے ان کو دیکھئے ذرا۔ "حکومت کو جان لینا چاہئے کہ توہین رسالت کے قوانین میں ترمیم کرنے والوں کے خلاف عوام خود تحریک چلائیں گے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ حکومت کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں کیونکہ عوام میں ابھی تک اتنی ہمت ہے کہ وہ حکمرانوں کے اس قسم کے مذموم ارادوں کو ناکام بنا دیں" (بیان مولوی اعظم طارق۔ روزنامہ جنگ لندن ۱۲ جولائی ۱۹۹۴ء)۔ سوال یہ ہے کہ وہ مذموم ارادے تھے کیا؟ معافیاں کس بات کی مانگی جا رہی ہیں۔ یہ اعلان کیوں ہو رہا ہے کہ ہاں ہاں ہم تو کبھی سوچ بھی نہیں سکتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک۔ کس نے ہتک کی تھی؟ کس نے ہتک کرنے والوں کی حمایت کی تھی؟ کوئی ایسا واقعہ تو ہوا ہو۔

بیان جس سے بعد میں کنارہ کشی اختیار کر لی گئی وہ یہ تھا کہ جو قانون ملک میں رائج ہے۔ دفعہ ۲۹۵۔ سی کے تابع اس کا غلط اطلاق ہم نہیں ہونے دیں گے۔ اور یہ جو خطاب تھا یہ عیسائی دنیا سے تھا۔ احمدیت کا کہیں اشارۃً بھی کوئی ذکر اس میں نہیں تھا۔ ایک عیسائی ملک میں جو عیسائیت میں سب سے زیادہ یورپ میں متشدد ہے یعنی آئرلینڈ وہاں یہ بیان دیا گیا تھا کہ دیکھو گھبراؤ نہیں۔ یہ ہمارے جو قوانین ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عزت کی حفاظت کے نام پر، ان کی طرف ان کا رخ ہی نہیں ہے جو بے عزتی کرنے والے لوگ ہیں۔ جو گستاخی کرتے ہیں ان سے ان قوانین کا کیا تعلق ہے۔ تمہیں کیا فکر ہے۔ جو عشق میں جان دینے والے ہیں یہ تو ان کے خلاف بنایا گیا ہے اس لئے حکومت اس بات کی ضمانت دیتی ہے کہ آئندہ کبھی کسی عیسائی کو اس قانون کے تابع نہیں پکڑا جائے گا۔ یہ الفاظ نہیں تھے مفہوم یہ تھا جو سارے یورپ نے سمجھا اور مولویوں کو یہ وہم پیدا ہوا کہ کہیں عیسائیوں کی گردن چھوڑتے چھوڑتے یہ احمدیوں کی گردنیں نہ چھوڑ دیں۔ اور صرف یہ مبحث تھا جس کے اوپر سارا شور پڑا ہے۔

جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے اور میں اب بھی آگے جا کے ثابت کروں گا سب سے زیادہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ناموس پر فدا ہونے والی جماعت احمدیہ ہے۔ سب سے زیادہ ناموس مصطفیٰ میں فدا اور عاشق اور دن رات درود بھیجنے والی اور تمام دنیا میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اعلیٰ اور برتر مقام کو ثابت کرنے اور قائم کرنے والی جماعت احمدیہ ہے۔ اس لئے جو مرضی کہتے پھریں یہ تو فرضی باتیں

SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS
MTV AHMADIYYA
SKY
TV ASIA
VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD,
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.
S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TELEPHONE 0276 20916 FAX 0276 678740
RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

کہیں کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کو توان قوانین سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں اور آگے جاکر جیسے بات کھلے گی یہ سب فرضی قصے ہیں۔ مگر مولویوں کے ہاتھ میں حکومت نے جماعت احمدیہ

> **جب خدا تعالیٰ انسانوں پر شریعت کا بوجھ لادتا ہے اور وہ اس بوجھ کو اتار پھینکتے ہیں تو پھر وہ بوجھ گدھوں پر لاد دیا جاتا ہے اور گدھے انکے سردار بنا دیئے جاتے ہیں۔ یہ صورت حال ہے جو بعینہ بدنصیب پاکستان پر صادق آ رہی ہے۔**

کی گردن تھمادی تھی یہ کہہ کر کہ مرتد کا قانون تو ہم بنا نہیں سکتے، مجبوری ہے، بین الاقوامی قوانین اجازت نہیں دیتے اس لئے اس قانون کو استعمال کرتے ہوئے جتنے احمدیوں کو چاہو متہم کر کے ان کو تختہ دار پہ چڑھادو۔ اس میں حکومت تم سے تعاون کرے گی۔ یہ سازش تھی جس کے متعلق ان کو وہم پیدا ہوا کہ کہیں حکومت اس سازش سے پھر نہ گئی ہو یعنی اپنا کردار ادا کرنے سے پھر نہ گئی ہو۔ اس پر انہوں نے شور ڈالا۔

پھر ایک بیان جاری ہوا قائمقام امیر جماعت اسلامی کی طرف سے "توہین رسالت کی سزا کے بارے میں وزیر اعظم واضح اعلان کریں کوئی بھی مسلمان اس سلسلے میں نرمی برداشت نہیں کر سکتا۔ (حکومت) دوٹوک انداز میں واضح اعلان کرے کہ یہ جرم پہلے کی طرح قابل دست اندازی پولیس ہے اور اس کے مرتکب کی سزا موت ہوگی ـ ـ ـ ـ ـ" (بیان چودھری رحمت الٰہی۔ روزنامہ جنگ لندن ۱۲ جولائی ۱۹۹۴ء)۔

پھر اعلان تھا "توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ بعض شرپسند اپنی سیاست کو چمکانے کی خاطر توہین رسالت کی سزا کو ایشو بنا رہے ہیں" (بیان حافظ محمد سلیم۔ روزنامہ مشرق لاہور ۷ مئی ۱۹۹۴ء ص ۴)۔ پھر ایک ملاں کی طرف سے بیان تھا "وزیر قانون توہین رسالت کے مرتکب ہوئے ہیں" یہ مولانا درخواستی کا اعلان تھا۔ پھر اعلان تھا مولانا محمد اجمل صاحب کا اور سید نفیس شاہ بے شمار نام ہیں ان کا خلاصہ یہی ہے کہ "اسلامی قوانین کو متنازع قرار دیا گیا تو تحریک چلائیں گے" (روزنامہ جنگ لندن۔ ۱۹ دسمبر ۱۹۹۳ء)

اقبال حیدر صاحب کے بیان پر رد عمل کے طور پر ملک میں ان کے سر کی قیمت لگ گئی اور چند لاکھ روپے میں وزیر قانون کا سر مارکیٹ میں بکنے لگا۔ پھر اعلان کیا "حکومت توہین رسالت کے قانون یا سزا میں تخفیف کا ارادہ رکھتی ہے اور نہ ایسا کرنے کا سوچ سکتی ہے" یہ وفاقی کابینہ کا بیان ہے پوری کیبنٹ بیٹھی ہے اور اس نے یہ اعلان کیا ہے اور خالد کھرل نے کہا کہ اقبال حیدر کی طرف جو بیان منسوب ہوا ہے من گھڑت ہے۔ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے اونچی سطح کی عدالتی تحقیقات کا حکم دے دیا (روزنامہ جنگ لندن۔ ۱۲ جولائی ۱۹۹۴ء)۔ کیا حکم تھا کہ میں نے یہ بیان دیا بھی تھا کہ نہیں اور میری طرف یہ بیان منسوب ہوا ہے تو کیوں ہوا ہے اس کا کیا مطلب تھا۔ عدالتی تحقیقات اگر ہونی تھی توان اخباری نمائندوں سے بھی تو پوچھا جاتا جن کے سامنے یہ بیان دیا گیا تھا وہ جو اصل تحقیق کا ایک حصہ بنتے ہیں، ایک پارٹی ہیں ان کا کہیں ذکر ہی نہیں چلتا۔ یہ تو انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس میں بیان ہونا چاہئے تھا کہ وہ تحقیق کرے کہ آئرلینڈ کے اخبارات سچے بیانات دیتے بھی ہیں یا وہ پاکستانی اخبارات کی طرح کے ہیں۔ پھر "دفعہ ۲۹۵۔سی میں موت کی سزا تبدیل نہیں کی گئی موجودہ حکومت آئین اور اس کے تحت بنائے گئے قوانین کے مطابق قادیانیوں کے بارے میں سابقہ پالیسی پر کاربند ہے" (روزنامہ جنگ لندن۔ ۱۲ جولائی ۱۹۹۴ء)۔ یہ اعلانات ہیں کیبنٹ کے اور حکومت کے۔ صدر صاحب فرماتے ہیں "توہین رسالت کا اصل قانون برقرار رہے گا اس قانون میں ترمیم کی ہے نہ ایسا کرنے کا ارادہ ہے" (روزنامہ جنگ لاہور۔ ۸ جولائی ۱۹۹۴ء)۔ سرکاری ترجمان کا مساوات میں بیان شائع ہوتا ہے "توہین رسالت کی سزا موت ہے۔ ترمیم ممکن نہیں۔ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو اور ان کی حکومت نبی کریم کی فضیلت اور احترام پر پختہ یقین رکھتی ہے اور اس قانون میں ترمیم کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔ توہین رسالت کے مرتکب افراد کو معاف کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں" (روزنامہ مساوات ۹ جولائی ۱۹۹۴ء)۔ وفاقی کابینہ نے کہا "توہین رسالت کی سزا کم ہوگی نہ قانون بدلے گا" (روزنامہ پاکستان لاہور۔ ۱۲ جولائی ۱۹۹۴ء)۔ پھر وفاقی کابینہ کا ایک بیان ہے کہ حکومت اس حد تک جانے کو تیار ہے یعنی ہمارا پیچھا چھوڑو خدا کے لئے۔ "حکومت اس حد تک جانے کو تیار ہے کہ توہین رسالت کے مرتکب کو تین مرتبہ پھانسی دی جائے" (روزنامہ نوائے وقت لاہور۔ ۱۲ جولائی ۱۹۹۴ء)۔ تین مرتبہ کہتے ہیں ہم پھانسی دیں گے خدا کے واسطے معاف کر دو ہمیں۔ توہین رسالت کے قانون میں تخفیف یا تبدیلی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور یہ اعلان جو ہے تین مرتبہ پھانسی کا، کابینہ کی طرف سے جاری ہوا ہے، وزیر اعظم بھٹو صاحبہ کی کیبنٹ اعلان کر رہی ہے کہ ہم اس پر بھی تیار ہیں ہمیں معاف کر دو۔

پھر کہتے ہیں کھلی ہی نہیں بلکہ "مخفی گستاخی" کرنے والا بھی پکڑا جائے گا یہ بڑا دلچسپ ہے محاورہ "مخفی گستاخی"۔ کیونکہ جہاں گستاخی دکھائی نہ دے وہاں مخفی گستاخی تو ہر جگہ بیان کی جا سکتی ہے۔ اور وہی قصہ ہے جو چل رہا ہے ملک میں۔ کہتے ہیں "توہین رسالت کے قانون میں تخفیف یا تبدیلی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا رسول اکرمؐ کی شان میں کھلی یا مخفی گستاخی کرنے والا سزائے موت کا حقدار ہے" (بیان اقبال حیدر وزیر قانون و انصاف روزنامہ خبریں۔ ۷ جولائی ۱۹۹۴ء۔ صفحہ ۸)۔ یہ اقبال حیدر صاحب کا بیان آگیا ہے کہتے ہیں "گستاخ رسول کے لئے موت سے بڑھ کر کوئی اور سزا ہوتی تو اس پر بھی عملدر آمد کرتے توہین رسالت کے مرتکب بدبختوں کے لئے اس ملک میں کوئی جگہ ہے نہ کوئی مقام ہم جیسے غلام مصطفٰے کے لئے ناموس رسالت سے بڑھ کر کوئی سعادت نہیں ہے" یہ وزیر اطلاعات صاحب فرما رہے ہیں (بیان خالد کھرل وزیر اطلاعات و نشریات۔ روزنامہ مساوات فیصل آباد۔ ۸ جولائی ۱۹۹۴ء)۔ گورنر پنجاب کہتے ہیں "گستاخ رسول واجب القتل ہے قانون میں ترمیم نہیں ہوگی" (روزنامہ خبریں۔ ۷ جولائی ۱۹۹۴ء)۔ "حکومت توہین رسالت کے بل میں ردو بدل نہیں کرے گی شاتم رسول کی سزا موت ہے" (گورنر پنجاب چودھری الطاف حسین۔ روزنامہ مساوات فیصل آباد۔ ۸ جولائی ۱۹۹۴ء)۔ سردار ظفر عباس صاحب آف رجوعہ ممبر قومی اسمبلی کہتے ہیں "حکومت توہین رسالت کے قانون میں تبدیلی کا سوچ بھی نہیں سکتی جنہیں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا اعزاز حاصل ہو وہ توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کیسے کر سکتے ہیں" (روزنامہ پاکستان لاہور۔ ۹ جولائی ۱۹۹۴ء)۔ یہ ہے جو ان کا توہین رسالت سے متعلق شور و غوغا اور فرضی قصے اور نورا کشتیاں اور وجوہات میں نے بیان کی ہیں اصل اس کا پس منظر کیا ہے۔

اب میں آپ کو یہ بتایا ہوں کہ اس قوم کا کردار دین سے لاعلمی کے نتیجے میں کس حد تک مسخ ہو چکا ہے۔ فیصلہ سیشن جج لودھراں مجریہ ۷ جون ۱۹۹۴ء کہتے ہیں:

"The Muslims are very sensitive regarding Finality of the Prophethood. Muslims can tolerate "Shirk" in Toheed but they cannot tolerate any shirk in Prophethood. Preaching of anything contrary to the finality of the Prophethood outrages religious feelings to the Muslims."

اس وقت اس قوم کی یہ حالت ہو چکی ہے کہ علماء ان کی جہالت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کو اس مقام تک لے گئے ہیں کہتے ہیں اللہ کا شرک کوئی ایسی بات نہیں ہے، ثانوی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن شرک فی رسالت برداشت نہیں ہو سکتا اور شرک فی الرسالت کیا چیز ہے اس کی تشریح کچھ ضروری ہے۔

پہلا تو اس کا حصہ ہے اللہ کا شرک برداشت ہو جائے گا رسول کا شرک برداشت نہیں کریں گے۔ اللہ اس بارے میں کیا کہتا ہے فرماتا ہے: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿۴۹﴾

(سورۃ النساء: ۴۹)

کہ اللہ تعالیٰ اپنا شریک بنانا کسی قیمت پر برداشت نہیں کر سکتا۔ خدا فرماتا ہے کہ جو میرا شرک کرے گا میں اسے معاف نہیں کروں گا۔ اس کے سوا جو بھی گناہ ہو میں وہ معاف کر سکتا ہوں اور میں بہت بخشنے والا اور مہربان ہوں۔ "ویغفر مادون ذلک لمن یشاء" بخشتا ہے اس کے سوا (یعنی اللہ کے شرک کے سوا) ہر چیز بخش سکتا ہے "لمن یشاء" جس کے لئے چاہے "وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا" اور جو اللہ کا شرک کرے وہ بہت ہی بڑا افتراء، بہت ہی کھلا کھلا افتراء کرنے والا ہے۔

M.A. AMINI TEXTILES

SPECIALISTS IN: FABRIC PRINTING, PRINTED CRIMPLENE, 90" PRINTED COTTON, QUILT COVERS, PRAYER MATS, BEDDINGS, BED SETTEE COVERS

PROVIDENCE MILL, 108 HARRIS STREET,
BRADFORD BD1 5JA
TEL: 0274 391 832 MOBILE: 0836 799 469

81/ 83 ROUNDHAY ROAD LEEDS, LS8 5AQ
TEL: 0532 481 888 - FAX NO. 0274 720 214

لیکن ان علماء نے پاکستان کے دماغ اور سوچ اور کردار کو اس حد تک ذلیل اور رسوا کر دیا ہے کہ خدا کے اس دعوے کے برعکس یہ اعلان کیا جارہا ہے اور عدالتوں میں اعلان کیا جارہا ہے کہ ہم رسالت کا شرک برداشت نہیں کریں گے۔ خدا کا شرک ہوتا ہے تو ہوتا پھرے اور کر ہی رہے ہیں سارے، ایک دوسرے کو خدا بنائے بیٹھے ہیں، قبروں کی پوجا ہو رہی ہے۔ کونسا شرک ہے جو وہاں جاری نہیں ہے اور جس کے خلاف کسی قسم کا کوئی احتجاج پایا جاتا ہو۔ مردہ پرستی تو اتنی عام ہوتی جارہی ہے کہ اس پر چادر چڑھانا یوں لگتا ہے کہ ہمیشہ ہمیش کے لئے خدا کی مغفرت کی چادر کی لپیٹ میں آگئے۔ کسی نے خوب کہا تھا کوئی غریب، فقیر ایک قبر کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو کوئی صاحب آئیں اور بہت بڑی چادر اس کو پہنائی۔ اس نے کہا مردوں کو پہنا رہی ہے یہ غریب ننگا بیٹھا ہوا ہے اس کو چادر نہیں پہناتیں۔ یہ اس قوم کا حال ہے عورتوں کے سروں سے چادریں اتر گئی ہیں۔ غریبوں کو تن ڈھانپنے کے لئے چار بالشت کپڑا میسر نہیں آتا اور قبروں پر بڑی بڑی چادریں پہنانے والے وزراء اعظم اور گورنر اور بڑے بڑے مشاہیر پہنچتے ہیں اور تصاویر کھچوا لیتے ہیں اور ان کی بخشش کے سامان ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کا مسلک یہ ہے کہ اللہ کے شرک کا

پاکستان میں جو کچھ ہو رہا ہے درحقیقت سیاست کی قلابازیاں ہیں اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ جو پاکستان میں نورا کشتی کھیلی جارہی ہے اس کا حقیقت میں مذہب سے کوئی بھی تعلق نہیں۔

تو کوئی حرج ہی نہیں ہے شرک فی رسالت برداشت نہیں ہوگا۔ اور شرک فی رسالت ہے کیا!؟ یہ بھی تو سمجھا جائے۔ لیکن اس سے پہلے میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا اپنا موقف بھی آپ کو بتادوں آپ اس موضوع پہ کیا کہتے تھے، آپ کا دل تو وہی تھا جو خدا کا دل تھا جو خدا کی باتیں تھیں وہی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے منہ کی باتیں بن جایا کرتی تھیں۔

جنگ احد کے موقع پر جب ابو سفیان بار بار نام پکار پکار کر غیرت دلا رہا تھا کہ ہو زندہ تو آؤ میدان میں نکلو۔ وہ چاہتا تھا کہ پتہ چلے مسلمان کہاں چھپے بیٹھے ہیں تو اس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے نام سے مسلمانوں کی غیرت کو للکارا اور کہا کہاں ہے محمد اگر وہ زندہ ہو تو سامنے آئے۔ اس پر صحابہؓ جواب دینے لگے مگر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے ہاتھ کے اشارے سے اور زور سے ان کو دبا دیا کہ نہیں کوئی جواب نہیں دینا۔ پھر یکے بعد دیگرے مختلف صحابہ کے انہوں نے نام لئے بیان کرنے والے کہتے ہیں ابو بکرؓ کا نام لیا عمرؓ کا نام لیا اور دوسروں کے نام لئے۔ ہر دفعہ جو غیرت میں کوئی صحابی اٹھتا تھا تو اس کو دبا دیا جاتا تھا کہ نہیں، کچھ نہیں کہنا۔ یہاں تک کہ اس نے اعلان کیا "اعل ھبل۔ اعل ھبل" کہ ھبل ذات کی جے ہو ھبل کا نعرہ لگاؤ وہ بلند ہو۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم یہ نعرہ سن کے بے چین ہوگئے اور فرمایا جواب کیوں نہیں دیتے، جواب کیوں نہیں دیتے۔ وہ خدا پر ھبل بت کی برتری کا اعلان کر رہا ہے اب کیوں جواب نہیں دیتے اب کیوں خاموش ہو۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم کیا کہیں؟ فرمایا کہو "اللہ اعلیٰ و اجل، اللہ اعلیٰ و اجل" اور احد کی وادی "اللہ اعلیٰ و اجل" کے نعروں سے گونج اٹھی (بخاری کتاب المغازی غزوۃ احد)۔ وہ چند صحابہ زخمی صحابہ تھے جو ایک غار کی پناہ میں بیٹھے ہوئے تھے مگر جب خدا کی غیرت کا سوال آیا جب شرک خداوندی کا سوال آیا تو نہ ناموس مصطفوی خاموش رہ سکتی تھی اس وقت نہ محمد رسول اللہ کی جان کی کوئی قیمت آپ کے اپنے نزدیک باقی رہی، نہ صحابہ کی عزتوں اور ان کی جانوں کی کوئی قیمت باقی رہی کیونکہ یہ سارے سلسلے اللہ ہی کی محبت اور اس کے عشق میں تھے اور اگر یہ نہ ہو تو رسالت کی حیثیت ہی کوئی نہیں۔ اگر توحید نہیں تو رسالت کی کوئی بھی حیثیت نہیں، کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ مگر اس قدر جاہل بنا دیا گیا ہے اس قوم کو کہ جیسا کہ میں نے وہ آیت پڑھی تھی کہ جب خدا تعالیٰ انسانوں پر شریعت کا بوجھ لادتا ہے اور وہ اس بوجھ کو اتار پھینکتے ہیں جیسا کہ قومیں اتار پھینکتی ہیں تو پھر وہ بوجھ گدھوں پر لاد دیا جاتا ہے۔ اور گدھے ان کے سردار بنا دیئے جاتے ہیں یہ صورت حال ہے جو بعینہ ہمارے پیارے وطن، بدنصیب پاکستان پر صادق آرہی ہے۔

جہاں تک اللہ کی توہین کا تعلق ہے وہ ایک الگ مسئلہ ہے۔ جہاں تک شرک خداوندی کا تعلق ہے یہ اور بات ہے لیکن شرک کا مطلب خدا کی توہین نہیں لیا گیا یہ جو مبحث کا اختلاط ہے اس کو اب میں کھول کر آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اس سے پہلے کہ میں یہ بات شروع کروں یہ میں سمجھانا چاہتا ہوں کہ یہ جب کہتے ہیں شرک فی الرسالت برداشت نہیں تو مراد یہ ہے کہ

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم اور آپ کی تفہیم توحید کا ایک عظیم جلوہ ہے کہ خدا نے آپ کو یہ تعلیم بخشی کہ جب تم لا الہ الا اللہ کہتے ہو تو خدا کا تو کوئی شریک نہیں لیکن نبی بہت ہوں گے اور ہر ایک کی تمہیں عزت کرنی ہوگی اور ہر ایک کو بعض پہلوؤں سے برابر دیکھنا ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے علاوہ کوئی اور نبی برداشت نہیں۔ اتنا جاہلانہ نعرہ ہے کہ وہ لوگ جن کو اسلام کی ادنیٰ بھی شدھ بدھ ہو وہ سمجھ سکتے ہیں کہ اس نعرے میں کوئی جان نہیں بالکل اسلام کے برعکس ہے۔ سارے عالم پر نگاہ دوڑا کر دیکھ لیجئے، تمام مذاہب کی کتب کا مطالعہ کیجئے ایک بھی ایسا نبی نہیں ہے جس نے کسی اور نبی کی تصدیق کو اپنے ایمان کی تصدیق میں شامل کیا ہو۔ بدھ اپنے کو منواتا ہے اور مطمئن ہو کر چلا جاتا ہے۔ کرشن آتا ہے اور اپنے آپ کو منوا کر مطمئن ہو کے چلا جاتا ہے۔ رام نازل ہوتا ہے اور اپنے آپ کو منوا کر چلا جاتا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام بھی اپنی منوا کر چلے گئے۔ اور موسیٰ نے بھی یہ شرط نہیں داخل کی اپنے ایمان میں کہ جب تک دوسرے انبیاء کو بھی نہ مانو مجھے تم تسلیم نہیں کر سکتے۔ ایک ہی وہ رسول تھا یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم اور آپؐ کی تفہیم توحید کا ایک عظیم جلوہ ہے کہ خدا نے آپ کو یہ تعلیم بخشی کہ جب تم کہتے ہو "لا الہ الا اللہ" تو خدا کا تو کوئی شریک نہیں لیکن نبی بہت ہوں گے اور ہر ایک کی تمہیں عزت کرنی ہوگی اور ہر ایک کو بعض پہلوؤں سے برابر دیکھنا ہوگا چنانچہ یہ اعلان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی طرف منسوب فرمایا گیا
اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ یہ رسول ان سب باتوں پر ایمان لے آیا ہے جو اللہ کی طرف سے اس رسول پر اتاری گئیں۔ (ان باتوں کی خبر ابھی پاکستان کو نہیں پہنچی)۔ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
اور سارے مومن جو محمد رسول اللہ کے مومن ہیں وہ ایمان لے آئے ہیں ان باتوں پر كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ایک رسول پر ایمان نہیں لائے۔ تمام کے تمام اللہ پر ایمان لے آئے ہیں فرشتوں پر ایمان لے آئے ہیں ایک کتاب نہیں تمام کتابوں پر ایمان لے آئے ہیں (شرک فی القرآن بھی اب اس کو آپ کہہ دیجئے)۔ "ورسلہ" اور اللہ کے تمام رسولوں پر ایمان لے آئے ہیں اور یہ اقرار کرتے ہیں "لانفرق بین احد من رسلہ" اور کہتے ہیں ہم عہد کرتے ہیں اے خدا کہ ہم تیرے بھیجے ہوؤں کے درمیان کوئی تفریق نہیں کریں گے اور ایک ہو یا لاکھ ہوں ہمارے نزدیک یہ شرک فی النبوۃ نہیں ہے، یہ توحید ہی کا کرشمہ ہے کہ اس توحید سے جتنے جلوے پھوٹیں گے وہ سارے سر آنکھوں پر، ان سب کے سامنے ہم سر تسلیم خم کریں گے۔ یہ ہے قرآن کا بیان۔ یہ ہے قرآن کی رو سے توحید فی الوہیت اور توحید فی الرسالت۔

پھر کہتے ہیں لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ اے خدا ہمارے لئے اس کے سوا اب رہا کیا ہے کہ سنیں اور اطاعت کریں اور وہ آواز جس رسول کی طرف سے آئے اگر وہ تیری آواز ہے اور تبدیل نہیں ہوئی تو ہر آواز سر تسلیم خم کرنے کے لائق ہے۔ چنانچہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو پرانے انبیاء کی باتیں بیان کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "فبھدھم اقتدہ" اے محمدؐ ان سب رسولوں کی ہدایت کے مطابق تو بھی پیروی کر۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ محمد رسول اللہ جو سب ہدایتوں سے بڑھ کر ہدایت لانے والے تھے ان کو حکم ہو کہ ان کی ہدایتوں کی پیروی کر۔ مراد وہی ہے جو میں بیان کر رہا ہوں کہ ان کی ہدایت کی کوئی بھی قیمت نہیں اگر وہ خدا کی طرف سے نہیں تھیں اور اگر خدا کی طرف سے تھیں تو کون ہے جو اس ہدایت کے سامنے سربلند کر سکے۔ یہ وہ توحید فی الرسالت ہے جس کی یہ باتیں کر رہے ہیں۔

SUPPLIERS OF FROZEN AND FRIED
MEAT SAMOSAS, VEGETABLE SAMOSAS,
CHICKEN SAMOSAS & LAMB BURGERS
PARTIES CATERED FOR
KHAYYAMS
280 HAYDONS ROAD, LONDON SW19 9TT
TEL: 081 543 5882 · MOBILE: 0860 418 252

اور پھر یہ خیال کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے پہلے سارے شریک منظور آپ کے وصال کے بعد شریک منظور نہیں تو اس بات کو تو ان کے عقیدے کھلم کھلا جھٹلا رہے ہیں۔ اس قدر دوغلاپن، اس قدر منافقت، اتنا جھوٹ۔ قوم کو بتاتے نہیں یہ دوسرے سانس میں کہ عیسیٰ ابن مریم نازل ہو گا اور نبی اللہ کے طور پر نازل ہو گا!۔ اور کیا ان کے فتوے شائع ہوئے نہیں ہیں کہ وہ امت میں آئے گا اور امت میں نبوت کرے گا اور جو اس کی نبوت سے انکار کرے گا وہ امت محمدیہ سے باہر نکل جائے گا۔ پکا کافر اور پکے سے پکا کافر ہو جائے گا!!۔ تو نبوت کے تو خود قائل ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بعد آنے والے کے قائل ہیں لیکن مشرکانہ نبوت کے یہ قائل ہیں، ہم نہیں۔ ہم جس نبوت کے قائل ہیں وہ یہ ہے کہ امت محمدیہ میں مسیح پیدا ہو گا آپ کے غلاموں میں سے اٹھے گا اور آپ کی غلامی میں ہر شرف پائے گا۔ یہ شریک کو بلاتے ہیں آج سب سے بڑی شریک مسلمانوں کی عیسائیت ہے اور عیسائیت کے رسول کو امت محمدیہ میں نازل کرتے ہیں اور کہتے ہیں شرک فی الرسالت برداشت نہیں کر سکتے۔ اور پھر شرک کیا ہوتا ہے!۔ اس کے سر پر سینگ ہوتے ہیں؟ یہ ایسے نبی کی رسالت اور نبوت کو تسلیم کریں گے، اس کے کہے میں چلیں گے، نبی اس کو کہا کریں گے اس کی نبوت کا کلمہ پڑھیں گے جس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے "ورسولاً الیٰ بنی اسرآئیل" یہ جو عیسیٰ تھا اس کو ہم نے بنی اسرائیل کا نبی بنا کے بھیجا تھا امت محمدیہ کا نبی کبھی نہیں بنایا۔ قرآن کہے گا بنی اسرائیل کا نبی۔ مولوی کہیں گے نہیں، بنی اسرائیل ہی کا منظور ہے کیونکہ ہم تو مرے جاتے تھے امت محمدیہ میں تو ناممکن تھا کہ کوئی پیدا ہو جائے اس لئے شکر کرو خدا کا۔ غیر قوموں سے ہی آیا تو سہی اور اس بے چارے نے دو ہزار سال قید تنہائی کاٹی ہے اب اس کا انکار کرو گے، ظلم نہ کرو، جیسا کیسا بھی ہے قبول کر لو، چاہے امت موسوی کا ہو اس سے کیا غرض ہے، نبی چاہئے تھا نبی آگیا۔ پر نبی چاہئے کیوں تھا؟ نبوت تو بند ہے۔ بند کیوں ہوئی اگر چاہئے تھا!؟ پہلے ان تضادات کو تو حل کر لو پھر یہ بڑکیاں مارو جو تم مارتے ہو اور کہو کہ شرک فی النبوۃ منظور نہیں، مشرک خود ہو، نبی کے قائل ہو، لیکن غیر نبی کے قائل ہو۔ اس نبی کے قائل ہو جس کی امت نے سب سے زیادہ اسلام کی رقابت کی ہے، اسلام کے خلاف حسد کیا ہے۔ اسے اپنا سردار ماننے کے لئے تیار بیٹھے ہو اور ابھی کہتے ہو شرک فی الرسالت کے ہم قائل نہیں۔ شرک فی اللہ کے تو قائل ہیں ہی وہ تو تم مان بیٹھے ہو اب شرک فی الرسالت والا قصہ بھی ساتھ ہو گیا۔ نہ وہ رہا نہ وہ رہا۔ تمہاری مثال تو اس بے وقوف تیل ڈلوانے والے کی سی بن گئی ہے جو چھوٹا برتن لے کر زیادہ تیل کے پیسے لے کے گھر سے نکلا اور برتن کے پیندے میں بھی تھوڑی سی جگہ بنی تھی کپ الٹا سا بنا ہوتا ہے اس نے جب تیل خریدا تو کچھ تیل چونکہ پیسے زیادہ دے بیٹھا تھا، بچ گیا تو اس نے اس کو الٹا دیا اور کہا باقی اس طرف ڈال دو۔ دکاندار نے کہا ہیں ہیں یہ کیا کرتے ہو وہ تو گر گیا۔ اس نے فوراً سیدھا کر دیا اور جو تھا وہ بھی گیا ان کی تو شرکوں کا یہ حال ہے وہ بڑا برتن تو

> **یہاں جلسہ ہو یا امریکہ ہو یا دنیا میں کہیں باہر سے آنے والے ہوں اگر کوئی احمدی جو مسافر ہے اور مسافری کا عذر رکھ کر قرض طلب کرتا ہے تو اس کو نظام جماعت کی طرف Refer کریں یعنی اس کی طرف اس کو توجہ دلائیں کہ نظام جماعت اگر مجھے کہے گا تو پھر میں تیار ہوں گا۔**

خداوالا خود الٹا بیٹھے۔ کہہ دیا یہ نہیں ہمیں اس کی پرواہ کوئی نہیں اللہ کا شرک کیا فرق پڑتا ہے اور وہ جو شرک رسالت تھا وہ بھی ہاتھ سے گیا، وہ معاملہ بھی ہاتھ سے گیا۔ ثابت کر بیٹھے ہیں اپنے عمل اور اپنے عقیدوں سے کہ شرک فی الرسول کے اگر قائل ہیں تو یہ قائل ہیں اور جماعت احمدیہ کا بلا استثناء بلا شک یہ عقیدہ ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بعد آپ کے غلاموں میں سے خدا کسی کو شرف بخشے تو بخشے غیر کی مجال نہیں ہے کہ امت محمدیہ میں دخل دے۔ پس شرک فی الرسالت کس کا ہے اور کس کا نہیں، کوئی تو عقل کرو مگر جب عقل رہے ہی نہ باقی تو پھر قرآن کے اس فتوے نے صادر ہونا ہی ہونا ہے کہ اپنا بوجھ تم اتار بیٹھے ہو اور گدھوں کی پیٹھوں پہ لاد دیا ہے جن کو کچھ پتہ نہیں کہ کیا لدا ہوا ہے۔

پھر امام مہدی کی باتیں کرتے ہیں۔ امام مہدی نے کرنا کیا ہے آکر۔ شریعت کامل ہو گئی قرآن غیر مبدل کتاب۔ حدیث میں صحاح ستہ ایسی ہیں جن پر بہت اعتبار کیا جا سکتا ہے۔ کسی نبوت کی تاریخ میں اتنی مستند کتابیں موجود نہیں جتنی صحاح ستہ ہیں۔ پھر تمہیں کیا چاہئے مہدی کے کیوں قائل ہو!۔ وہ بہتر فرقوں والی بات کیا ہوئی؟ بٹے کیوں اور بٹتے کیوں چلے جا رہے ہو!؟ عملاً ساری امت مشرک بنی بیٹھی ہے یہ سارے حالات سب برداشت ہیں لیکن اگر برداشت نہیں تو یہ عقیدہ برداشت نہیں کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی غلامی میں وہ امام جن کی آپ نے خبر دی ہے جب وہ آئیں تو ان کو ماننا فرض ہے۔ یہ عقیدہ ہے جو تکلیف دیتا ہے اس کے سوا کوئی تکلیف نہیں۔ پس یہ سب جھوٹے قصے ہیں، فرضی باتیں ہیں۔ ان لوگوں کو علم ہونا چاہئے۔ ان کے سیاستدان اتنے جاہل اور لاعلم ہیں ان کو پتہ ہی نہیں کہ آخر جھگڑا ہے کیا اور جج بیٹھے فیصلے دے رہے ہیں کہ دیکھو نا بات یہ ہے کہ اللہ کا شرک تو خیر کوئی بات نہیں وہ ہم برداشت کر لیں گے مگر رسالت کا شرک برداشت نہیں کر سکتے۔ جو جاہلوں نے قصے چلائے وہ چل پڑے۔ میں نے عدالتوں کے فیصلے دیکھے ہیں صاف نظر آرہا ہے کہ مولوی پہنچتے ہیں اپنے دستے اٹھا کے اور ججوں سے کچھ کہتے ہیں ان بے چاروں کو اپنے دین کا علم کوئی نہیں وہ کہتے ہیں اچھا جی پھر لکھ دو فیصلے ہمارے لئے۔ وہ مولویوں کی تحریریں صاف پہچانی جاتی ہیں۔ یہ تحریر پہچاننے کا فن تو کوئی مشکل نہیں ہے۔ ہزاروں سال کی پرانی کتابوں کے متعلق ماہر فن یہ بتا دیتے ہیں کہ یہ فلاں کی تحریر ہے یہ فلاں کی نہیں ہے اور یہ فلاں جگہ دخل اندازی ہوئی ہے۔ بائبل کے متعلق بھی اس طرح تحقیق ہے تو ان مولویوں کی تحریریں اور ججوں کی تحریریں ایک جیسی تو نہیں ہوتیں بڑا نمایاں فرق ہے اور وہ فرق ان کے فیصلوں میں صاف دکھائی دیتا ہے۔ جہاں مولوی کا فیصلہ شروع ہوا ہر احمدی کو سمجھ آجاتی ہے کہ اب کس کی بات شروع ہو گئی ہے۔ جہاں یہ چل رہا ہے وہاں شرک کیا اور گناہ کیا فسق و فجور کیا سب ایک تھیلی کے چٹے بٹے بن جاتے ہیں۔

اتنا گناہ بڑھ گیا ہے پاکستان میں کہ اس کا تصور بھی باہر نہیں کیا جا سکتا ایسے ایسے بھیانک جرائم روزانہ نظر کے سامنے آتے ہیں اور ہزاروں لاکھوں ایسے ہوں گے جو نظر کے سامنے نہیں آتے کیونکہ جہاں پولیس بے چاری مجبور اور بے اختیار ہو، پیسے کا انکار کرنا ان کے لئے ممکن نہ

> **جماعت احمدیہ کا بلا استثناء بلا شک یہ عقیدہ ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بعد آپ کے غلاموں میں سے خدا کسی کو شرف بخشے تو بخشے غیر کی مجال نہیں ہے کہ امت محمدیہ میں دخل دے۔**

رہے۔ اگر شرم ہے تو پیسے کی۔ بعض لوگوں کو پیسے کی بڑی شرم ہوتی ہے وہاں پیسے کی بڑی شرم ہے۔ باقی شرمیں اٹھ گئی ہیں یہ شرم ہے جو بڑی مضبوطی سے قائم ہے اور مولویوں میں بھی یہ بڑی شرم پائی جاتی ہے، پیسے کی بڑی شرم کرتے ہیں۔ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غالباً واقعہ ہے کہ ایک مولوی صاحب کے متعلق پتہ چلا کہ اس نے نکاح پہ نکاح پڑھا دیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کو اس پہ بڑا حسن ظن تھا انتظار کرتے رہے وہاں ملنے کے لئے آیا کرتا تھا تو ملنے آیا تو ان سے پوچھا مولوی صاحب میں تو بڑی آپ کی عزت کرتا تھا آپ تو بڑے متقی، بزرگ پرہیزگار انسان یہ میں مان نہیں سکتا کہ یہ واقعہ ہوا ہو میں آپ کے منہ سے سننا چاہتا ہوں کہ جھوٹ ہے۔ اس نے کہا جناب میری بات تو سن لیں یک طرفہ بات نہ کرتے چلے جائیں میری بات تو سنیں مجھے موقع تو دیں۔ انہوں نے کہا اچھا بتاؤ کیا بات

DISTRIBUTORS OF COMPUTER PARTS AND SPARES
DIRECT TO THE PUBLIC

4A RANELAGH ROAD, SOUTHALL,
MIDDLESEX, UB1 1DO
TELEPHONE 081 571 0859/9933
MOBILE 0831 093 120
FAX 081 571 9933

ہے اس نے کہا بات تو ٹھیک ہے میں نے نکاح پہ نکاح پڑھایا ہے مگر جس کا پڑھایا ہے جب اس نے چڑی جتنا روپیہ میرے ہاتھ پہ رکھ دیا تو میں کیا کر سکتا تھا۔ "چڑی جتنا" کہتا ہے روپیہ اتنا بڑا نظر آ رہا تھا مجھے۔ جو حرص کی آنکھ ہو وہ پھر بڑھا کے بھی دیکھ رہی ہوتی ہے۔ بہت بڑا اس کو روپیہ دکھائی دیا کہ جی میں کیا کر سکتا تھا تو وہاں پیسے کی بڑی شرم ہے۔ اب بے چاری پولیس کیا کرے کوئی پیش رفت نہیں جاتی جہاں پیسہ چل جائے وہاں ہر دوسرا جرم جائز ہے اس لئے سب مقدمے دب جاتے ہیں، سب گناہ نظر سے غائب ہو جاتے ہیں۔ وہاں نظر آتے ہیں جہاں پیسہ نہ دیا گیا ہو اور مرضی ہے چاہو تو اپنے خلاف شرعی عدالت میں کیس بھجوا دو، چاہو تو عام عدالت میں۔ قوم کو دو اختیار ہیں ایک طرف شریعت کی اتنی غیرت کہ مولوی کہتا ہے کہ شریعت نہ آئی تو ساری قوم سر کٹا دے گی دوسری طرف ہر مجرم اور ہر ایک ہی مجرم بنا ہوا ہے شرعی عدالت سے ایسا بھاگتا ہے جیسا کوا غلیلے سے بھاگتا ہے اور جاتے کیوں نہیں وہاں مقدمے، وہ عدالت مردار کی طرح کیوں بیٹھی ہوئی ہے دنیا کی ساری عدالتیں مقدموں سے بھری ہوئی ہیں اتنی بھری ہوئی ہیں کہ چھ چھ مہینے سال سال کئی کئی سال تک مجرموں کے فیصلے ہی نہیں ہو رہے۔ وجہ یہ ہے کہ شریعت سے ڈرتے ہیں لوگ اور پیسہ دے دیتے ہیں پولیس کو۔ پولیس کے اختیار میں ہے چاہے تو شریعت کی عدالت میں بھیجے چاہے تو ملکی قانون میں بھیج دے یہ تو شریعت کا احترام ہے۔

اور تقویٰ اور ہمدردی بنی نوع انسان کا یہ حال ہو گیا ہے کہ ایک سے زائد مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ مجھے بعض قیدیوں نے، حالانکہ مجھے جانتے بھی نہیں، ان احمدی قیدیوں سے تعارف حاصل کر کے جو اس جرم میں پکڑے گئے کہ وہ "لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کہا کرتے تھے انہوں نے بتایا کہ کچھ نیک آدمی یہاں ہمارے لوگوں میں بس کے گئے ہیں ان سے آپ کا پتہ چلا ہے سنا ہے آپ بھی خدا ترس ہیں۔ عمر قید کی سزا ختم ہو چکی ہے پچیس سال ہو گئے ہیں باہر نکلنے کے لئے پیسے نہیں۔ اتنی بے حیائی، ایسی سنگدلی، ہر شخص مردار خور بنا ہوا ہے۔ کہیں قتل ہو سہی پھر دیکھیں تھانے دار کس طرح لپک لپک کر جس طرح گدھیں اترتی ہیں اس طرح اپنی پولیس فورس لے کر قتلوں پہ اترتے ہیں اور پھر رائٹ اینڈ لیفٹ، دائیں اور بائیں جس جس کا نام آسکے

> **روانڈا کے مظلوم ہیں جو خصوصاً زائر میں انتہائی دردناک حالات میں زندگی گزار رہے ہیں۔ ان کے لئے میں اپنی طرف سے ایک ہزار پاؤنڈ کا معمولی نذرانہ پیش کر کے جماعت کو تحریک کرتا ہوں کہ توفیق کے مطابق دیں۔**

اس کا لکھتے چلے جاتے ہیں کہ تفتیش ہے اور پھر پیسے چلتے ہیں اور ایسے واقعات ایک نہیں بارہا ہوئے ہیں کہ زیادہ پیسے دے کر مجرم تو آزاد ہو گئے اور معصوم پکڑے گئے اور ابھی ایسے ہی تین معصوم بچوں کی ماں کا مجھے خط ملا اور ہماری تحقیق کے مطابق وہ بالکل سچی ہے۔ وہ کہتی ہے اس طرح قتل ہوا تھا ایک گاؤں میں پچیس سال کی بات ہے اور شریکے نے ہماری جائیدادوں پر قبضے کرنے تھے اس لئے جو قاتل تھے انہوں نے پولیس کو پیسے دیئے وہ آزاد دندناتے پھر رہے ہیں اور میرے تینوں بچے، تین ہی بیٹے تھے وہ اس وقت جیل میں پچیس سال عمر قید کاٹ رہے تھے۔ اس بے چاری کے کبھی کبھی دردناک خط آ رہے تھے کل پھر اسی مضمون کا خط ملا ہے کہ پچیس ہزار ایک بیٹے کو باہر نکلوانے کے لگ رہے ہیں جبکہ پچیس سال عمر گذر چکی ہے فیصلہ ہو گیا ہے کہ باہر نکل آؤ۔ مجھے مدد کریں تو ہو گا۔ جمات تو مدد کرتی ہے اپنوں کی بھی اور غیروں کی بھی اور جہاں تک توفیق ہے ہم کوشش کرتے ہیں کہ ظلم کے خلاف جہاد کریں لیکن جس قوم کا یہ حال ہو گیا ہو ایسی جرائم پیشہ قوم ان کی اندرونی نفسیاتی بیماری یہ ہے۔ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر توہین رسالت کے نام پر جس طرح مولوی کہتا ہے آنکھیں بند کر کے ایک جھوٹی غیرت دکھا دو گے تو سارے گناہ بخشے جائیں گے۔ اتنی ٹیڑھی سوچیں ہیں کہ ٹیڑھی سوچیں اور ٹیڑھے تصورات ساری قوم کی بدکرداریاں بن گئی ہیں اور یہ بدبخت ملاں اس کا ذمہ دار ہے جس نے ساری قوم کو پاگل بنا رکھا ہے اور قوم ذمہ دار ہے جو پوچھتی نہیں ان سے کہ بتاؤ تو سہی قرآن نے کہاں لکھا ہے توہین کا مضمون۔ کیا سزائیں دی گئی ہیں۔ ہم بھی تو دیکھیں ہم بھی تو پڑھیں۔ لیکن علم کا نہ شوق ہے نہ کوئی امکان ہے دور کا بھی کہ قرآن سے ذاتی تعلق پیدا کریں اس کے مضامین کو پڑھیں اور غور کریں۔ جو مولوی کہتا ہے اس کی وہ بات منظور ہے جو ان کو حکومت سے دستبردار ہونے پر مجبور نہ کرے وہ ساری باتیں منظور ہیں لیکن اگر سیاست کے اوپر مولوی حملہ کرنے لگے تو پھر دیکھیں کیسا ذلیل اور رسوا ہوتا ہے پچھلے انتخابات میں بھی کیا گیا آئندہ بھی ذلیل ہوتا رہے گا۔

تو یہ صرف تمہیدی بیان ہے جو میں آج کے خطبے میں ختم کر سکا ہوں انشاء اللہ اگلا حصہ میں جمعے میں جو اس جلسہ سالانہ کے دوران آئے گا شروع کروں گا اور چونکہ ختم نہیں ہو سکتا اس لئے میرا خیال ہے کہ افتتاحی تقریر کا مضمون بھی یہی رکھ لوں اور اسی مضمون کو آگے چلا دوں باقی جو دو دن کی تقریریں ہیں وہ تو الگ خاص موضوع ہے اس میں تو اس کو داخل نہیں کیا جاسکتا۔

جہاں تک جلسے کی ہدایات کا تعلق ہے ایک ہدایت میں اب خصوصیت سے دینا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ بہت سے باہر سے آنے والے یہاں آئیں یا دوسرے جلسوں میں جائیں بعض دفعہ قرض مانگتے ہیں اپنے میزبانوں سے یا دوستوں سے اور ظاہر یہ کرتے ہیں کہ بہت مشکل میں پڑ گئے ہیں اور بعد میں پھر مجھے مصیبت پڑتی ہے۔ سب ان کے شکوے ہمارے اوپر اور یہ آئے تھے اور لے گئے اور وہ آئے تھے اور کھا گئے اور پیسے نہیں مل رہے تو اس لئے میں نے پہلے بھی بارہا اعلان کیا ہے میں پھر کرتا ہوں یہاں جلسہ ہو یا امریکہ ہو یا دنیا میں کہیں باہر سے آنے والے ہوں اگر کوئی احمدی جو مسافر ہے اور مسافری کا عذر رکھ کر قرض طلب کرتا ہے تو اس کو نظام جماعت کی طرف Refer کریں یعنی اس کی طرف اس کو توجہ دلائیں کہ یہاں جاؤ اور نظام جماعت اگر مجھے کہے گا تو پھر میں تیار ہوں گا ورنہ براہ راست مجھے اجازت نہیں ہے۔ جن کے ذاتی معاملات اور تعلقات ایسے ہیں کہ وہ اگر قرض دے دیں اور کھایا بھی جائے تو پرواہ نہ ہو ان کا معاملہ الگ ہے وہ بے شک شوق سے کریں ان کا اپنا روپیہ ہے۔ چاہے تو جہنم میں پھینک دیں مجھے کیا اس سے غرض ہے، ہاں یہ تکلیف ہو گی کہ جہنم کی بجائے جنت میں بھی پھینک سکتے تھے، سلسلے کو چندہ دے سکتے تھے بجائے اس کے کہ ایک کھانے والے کے سپرد کر دیا۔ مگر بہر حال وہ پھر مجھے کچھ کہہ نہیں سکیں گے۔ لیکن اگر باہر آنے والے پیسے مانگتے ہیں اور پھر آپ دیدیتے ہیں اور تحقیق نہیں کرتے یا جماعت سے نہیں پوچھتے اور پھر وہ آپ کو گزند پہنچاتا ہے تو آپ ذمہ دار ہیں آج بھی، کل بھی، پرسوں بھی ذمہ دار رہیں گے میں کئی دفعہ یاد دہانیاں کرا کے تھک چکا ہوں آپ لوگ مانتے نہیں ہیں لیکن اچھی طرح اس بات کو ذہن نشین کر لیں۔

دوسرے سیکیورٹی کے نظام میں ہر احمدی سیکیورٹی افسر ہے اور یہ بات دنیا کے کسی اور نظام کو حاصل نہیں۔ بیدار مغزی کے ساتھ اپنے دائیں بائیں بیٹھے ہوؤں کو دیکھیں، پہچانیں، نہیں جانتے تو مستعد رہیں، ہوشیار رہیں گویا آپ اس کی ہر حرکت کے ذمہ دار بن گئے ہیں۔ یہ سیکیورٹی کا نظام ہے لیکن حسن خلق کے ساتھ نظم و ضبط کے ساتھ۔

جہاں تک روانڈا کا تعلق ہے میں بارہا جماعت کو نیک تحریکات کرتا ہوں اور بارہا توقعات سے بڑھ بڑھ کے جماعت خدمت دین کرتی ہے، لبیک کہتی ہے اور میں پھر بھی نہیں تھکتا، پھر بھی آپ کو بلاتا رہتا ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ہمارا کردار ہے اور کردار کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ کسی جگہ بھی ظلم کے زخم لگے ہوں کسی جگہ بھی لوگ فلاکت زدہ ہوں اور مصیبتوں میں مبتلا ہوں تو مومن کا کردار یہ ہے کہ ایسے موقع پر جو کچھ بھی اس کے بس میں ہو ضرور کرتا ہے۔ اور کافر کا یہ کردار ہے کہ اسے کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ کیا ہو رہا ہے۔ قرآن کریم اس مضمون کو یوں بیان فرماتا ہے

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿۱۲﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿۱۳﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿۱۴﴾
اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ﴿۱۵﴾ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿۱۶﴾ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿۱۷﴾

(سورۃ البلد: ۱۲ تا ۱۷)

کہ اصل دین تو وہ ہے جو جفاکشی کی طرف بلانے والا ہو بلند چوٹیوں کی طرف چڑھنے کی دعوت دیتا ہو گھاٹیوں سے اوپر آنے کی طرف اشارے کر رہا ہو اور یہ ہے کیا!۔ گھاٹیوں سے بلندی پر چڑھنا کس کو کہتے ہیں۔ اس میں ایک بات یہ بیان فرمائی کہ جب بھوک عام ہو جائے اور بظاہر تمہارے بس میں نہ ہو اس کو نپٹانا پھر بھی جو تم میں طاقت ہے تم وہ لے کر آگے بڑھ جاتے ہو اور جو یہ نہیں کرتے وہ مومن نہیں ہیں ان کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔ پس میں جانتا ہوں کہ ہمارا آٹے میں نمک کے برابر بھی حصہ نہیں ہو گا ہمیں جو توفیق ہے سارے کام دوسرے بھی

SELF SERVICE/
COIN OPERATED
LAUNDERETTE AND DRY
CLEANING FACILITIES
J & L LAUNDERETTE
159 PARK ROAD
KINGSTON UPON THAMES

1 HOUR
PHOTO PRINTS
SET A PRINT
246, WIMBLEDON PARK
ROAD, SOUTHFIELDS,
LONDON SW18
PHONE 081 780 0081

جاری ہیں مگر یہ اطمینان تو ہو گا کہ ہم نے تمام بوجھوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کی اس دائمی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے لبیک کہا ہے اور روانڈا کے مظلوم ہیں جو خصوصاً زائر میں انتہائی دردناک حالات میں زندگی گزار رہے ہیں۔ Cholera پھیلا ہوا ہے مصیبتوں میں مبتلا ہیں ان کے لئے میں اپنی طرف سے ایک ہزار پاؤنڈ کا معمولی نذرانہ پیش کر کے جماعت کو تحریک کرتا ہوں کہ توفیق کے مطابق دیں دوسرے جو لازمی دائمی چندے ہیں ان پر اثر نہیں ڈالنا وہ اپنی اپنی اہم ضروریات ہیں لیکن وعدوں کا انتظار نہیں کر سکتے جہاں تک جماعت زائر کا تعلق ہے ان کو میں نصیحت کرتا ہوں جیسے میں نے پہلے کہا تھا وہ ہیضے کی وبا جس میں اور ذرائع میسر نہ ہوں جیسے کہ وہاں اس وقت نہیں ہیں بہت ہی موثر علاج ہے۔ "سلفر_۲۰۰" اور مفت میں کثرت کے ساتھ بنائی جا سکتی ہے آپ کی ٹیمیں وہاں پہنچیں اور ان کو روزانہ صبح شام "سلفر"_۲۰۰ میں کھلائیں۔ چند گولیاں میٹھی اور مٹھاس تو ویسے ہی ان بے چاروں کو ضرورت ہے وہ تو ایک دانہ بھی میٹھا منہ میں پہنچ جائے تو اس کو غنیمت سمجھیں گے اور اس کے علاوہ Campher ہے۔ اگر ہیضہ ہو چکا ہو آغاز میں "کیمفر_۳۰" دیا جائے تو اس سے ہیضہ بڑھنے سے رک جاتا ہے پھر میں تفصیل سے پہلے بھی بتا چکا ہوں Cuprum ہے اگر پاؤں میں تشنج زیادہ ہو ہاتھ پاؤں مڑتے ہوں۔ اگر کھلے اسہال ہوں تو اس پر Varatrum Album دوا ہے تو اس طرح میں دواؤں کے متعلق ہیضے کے متعلق خصوصیت سے پہلے روشنی ڈال چکا ہوں اور وہاں کے مبلغ وہ ریکارڈ بھی کرتے ہوں گے۔ فوری طور پر اگر خود نہیں کر سکتے اتنی توفیق نہیں تو دوسری تنظیموں کو بتائیں اور ان کو کہیں کہ ہم آپ کو دوائیاں تیار کر دیتے ہیں۔ ہماری سرداری میں تم ٹیمیں تیار کرو اور فوری طور پر کثرت سے ان جگہوں میں پہنچ کر ان کے علاج کی کوشش کرو ان کو اس دردناک عذاب سے بچانے کی کوشش کرو۔ ایک بھوک اور اوپر سے ہیضہ تو بہت ہی تکلیف دہ بیماری ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اور ہماری ادنیٰ اور بہت ہی حقیر کوششوں کو قبول فرماتے ہوئے آسمان سے ان پر رحم نازل فرمائے۔

ضروری تصحیح

الفضل انٹرنیشنل کے ۱۲ اگست کے شمارہ میں صفحہ ۴ کالم نمبر ۴ کی چھٹی سطر میں ایک آیت غلط شائع ہو گئی ہے۔ اصل الفاظ یہ ہیں۔ قُلْ يَآاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (الاعراف:۱۵۹)
ادارہ اس فروگذاشت پر معذرت خواہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری بھول چوک اور تمام خطائیں معاف فرمائے۔ (ادارہ)

بفضل خدا جماعت احمدیہ فتوحات و برکات کے حیرت انگیز دور میں داخل ہو چکی ہے

mta- Muslim Television Ahmadiyya

Al Shirkatul Islamiyyah, 16 Gressenhall Road, London SW18 5QL
Tel : +44 (0)81 870 0922 Fax : +44 (0)81 870 0684

Satellite	EUTELSAT II F3	STATSIONAR 21	STATSIONAR 4	GALAXY 2
Area	Europe, North Africa	Asian, Middle East, Eastern Europe, East Africa Regions	South America, Africa and European Regions	North America, Canada
Position	16° East	103° East	14° West	74° West
Transponder	37	7 (C-Band)	7 (C-Band)	11
Frequency	11.575 GHz	3725 MHz	3725 MHz	36 MHz
Polarity	Vertical	Right Hand circular	Right Hand circular	Horizontal
Format	625 Lines PAL Colour	625 Lines PAL Colour	625 Lines PAL Colour	NTSC
Audio Sub-Carriers				
Urdu	6.5 MHz	6.5 MHz	6.5 MHz	6.2 MHz
English	7.02 MHz	7.02 MHz	7.02 MHz	-
Arabic	7.20 MHz	7.20 MHz	7.20 MHz	-
Bosnian*	7.38 MHz	7.38 MHz	7.38 MHz	-
Russian*	7.56 MHz	7.56 MHz	7.56 MHz	-
German*	7.74 MHz	7.74 MHz	7.74 MHz	-
French	7.92 MHz	7.92 MHz	7.92 MHz	-
Turkish*	8.10 MHz	8.10 MHz	8.10 MHz	-
London Time	13.00 - 16.00 (Daily)	07.00 - 19.00 (Fridays Only)	13.30 - 14.30 (Fridays Only)	13.30 - 14.30 (Fridays Only)

* On special occasions only

Radio = Short Wave Band Radio, 25 Meter Band, Digital Frequency 11695
Timings: 13.30 - 14.30 London Time (Fridays Only). For Asian Countries only.
From 1 April '94: 16 Meter Band, Digital Frequency 17765

All timings and frequencies are subject to change without notice.

تیز ہے آندھی، فساد تیرگی بھی کم نہیں
چونک اٹھے رستے کہ اپنی بےخودی بھی کم نہیں

رہ گیا اس کشمکش میں عمر کا دامن تہی
عجز بھی پہلو میں ہے اور خود سری بھی کم نہیں

سرخرو آنکھیں ہوئیں اک ذات کے اثبات سے
ورنہ دل کے آئینے میں خیرگی بھی کم نہیں

اس گلی میں ایسے روئے حشر برپا کردیا
کم نما ہے وہ تو اپنی بےکلی بھی کم نہیں

سو جنم قربان کردیں ہم رضائے یار پر
وہ میسر ہو تو پل کی زندگی بھی کم نہیں

کون سے نام و نسب کی بات لے بیٹھے ہو تم
شہر نا پرساں ہے یہ اس میں کوئی بھی کم نہیں

اک مسیحا کی بصیرت سے کھلا ہم پر جمیل
موسوی پیراہنوں میں سامری بھی کم نہیں

(جلیل الرحمٰن جمیل)

نماز جنازہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۶ جولائی ۱۹۹۴ء کو مسجد فضل لندن میں قبل از نماز مغرب مکرمہ صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی مرحوم، لندن کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ اس کے ساتھ حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(۱) مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب ریٹائرڈ زراعت ماسٹر ـــــ ربوہ۔
(۲) مکرم چوہدری بشیر احمد خان صاحب نائب افسر جلسہ سالانہ ـــــ ربوہ۔
(۳) مکرمہ زمانی بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک عبدالرحمان صاحب خادم مرحوم "خالد احمدیت"۔
(۴) مکرم محمد عبداللہ چیمہ صاحب سابق کارکن وقف جدید ـــــ ربوہ۔
(۵) مکرمہ امتہ النصیر صاحبہ اہلیہ مکرم رانا ریاض احمد صاحب شہید ـــــ پاکستان۔
(۶) مکرمہ Iungkoyang صاحبہ ہمشیرہ مکرم عدنان اسماعیل صاحب، امیر جماعت احمدیہ ملائشیا۔
(۷) مکرمہ ریشم بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد انور صاحب بٹ مرحوم ـــــ سیالکوٹ۔
(۸) مکرم مبارک احمد صاحب ـــــ کراچی۔
(۹) مکرم چوہدری محمد سعید صاحب ابن مکرم ڈاکٹر محمد انور خان صاحب مرحوم۔
(۱۰) مکرم محمد شفیع صاحب، زعیم انصار اللہ ـــــ چک سکندر۔
(۱۱) مکرم سید ظہیر الدین محمود احمد صاحب ـــــ بریلی انڈیا۔
(۱۲) مکرم منصور احمد صاحب ولد مکرم مبارک احمد صاحب ڈوگر۔
(۱۳) مکرمہ امتہ السلام قریشی صاحبہ اہلیہ مکرم یونس احمد صاحب اسلم درویش ـــــ قادیان۔
(۱۴) مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری شرف دین صاحب چیمہ ـــــ ربوہ۔
(۱۵) مکرم نعمت اللہ خان صاحب ـــــ کینیا۔
(۱۶) مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر اللہ دتہ صاحب ـــــ ربوہ۔
(۱۷) مکرمہ چراغ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم منشی محمد ابراہیم صاحب۔
(۱۸) مکرم حاجی عبدالرشید صاحب ـــــ جرمنی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۶ اگست ۱۹۹۴ء کو مسجد فضل لندن میں قبل از نماز ظہر حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

(۱) مکرمہ امتہ الحفیظ شاہ صاحبہ
(۲) مکرمہ محمود اختر صاحبہ اہلیہ مکرم رفیع احمد صاحب میر مرحوم (بریڈفورڈ)

اس کے ساتھ حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(۱) مکرم بریگیڈیر ریٹائرڈ ڈاکٹر سید ضیاء الحسن صاحب ـــــ راولپنڈی۔
(۲) مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب موضع بکھو بھٹی ـــــ ضلع سیالکوٹ۔
(۳) عزیزہ راشدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد اکرم صاحب۔
(۴) مکرم محمد یامین صاحب ابن محمد اسماعیل صاحب ـــــ ربوہ۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

بقیہ جلسہ سالانہ از صفحہ ۲

بات بنا نہیں سکتا (ان کا زمانہ ۱۷۹۳ء تا ۱۸۲۵ء ہے) یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے آپ وفات پا چکے تھے۔ وہ کہتے ہیں ؎

در سن غاشی ہجری دو قران خواہد بود
از پئے مہدی و دجال نشان خواہد بود

جب چودھویں صدی میں سے گیارہ برس گزریں گے تو آسمان پر خسوف کسوف چاند اور سورج کا ہو گا اور وہ مہدی اور دجال کے ظاہر ہونے کا نشان ہو گا۔ (حروف ابجد کے اعداد کے مطابق "غاشی" کے ۱۳۱۱ھ عدد بنتے ہیں یعنی ۱۸۹۴ء کا سال)۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب "تحفہ گولڑویہ" میں اس کا ذکر کیا ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں:

"سب سے آخر مولوی محمد لکھو کے والے اس زمانہ میں اسی گرہن کی نسبت اپنی کتاب احوال الآخرۃ میں ایک شعر لکھ گئے ہیں جس میں مہدی موعود کا وقت بتایا گیا ہے اور وہ یہ ہے ؎

تیرھویں چند ستھویں سورج گرہن ہوسی اس سالے
اندر ماہ رمضانے لکھیا ہک روائت والے

(حقیقتہ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۲۰۵)

حضور نے فرمایا کہ مولوی محمد صاحب کی وفات جولائی ۱۸۹۳ء کی ہے گویا اس پیش گوئی کے ظہور سے قریباً ایک سال پہلے آپ وصال پا چکے تھے۔ آپ کا استنباط خالصتہً اس فہم پر مبنی تھا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی تھی۔ حضور نے فرمایا کہ اس میں مولوی صاحب نے سورج گرہن کے متعلق غلطی سے ۲۷ویں تاریخ لکھی ہے جبکہ حدیث میں سورج کے گرہن کا اس کے دنوں میں سے درمیانی دن کا ذکر ہے جو ۲۸ تاریخ بنتی ہے لیکن چونکہ آپ نے "لکھیا ہک روایت والے" کے الفاظ میں روایت کی طرف اشارہ کر دیا ہے اس لئے غلطی آسانی سے پکڑی جا سکتی ہے۔ مگر بنیادی بات یہ ہے کہ استنباط ان کا قطعی طور پر یہ تھا کہ مہینہ کے پہلے دن اور مہینہ کے درمیانی دن کی بات نہیں ہو رہی بلکہ گرہن کے دنوں میں سے پہلے دن اور درمیانی دن کی بات ہو رہی ہے۔ اس لئے علماء نے جب بعد میں مطالبہ کیا کہ پہلی رات کے چاند کو گرہن دکھاتے تو ہم مانتے تو حضور علیہ السلام نے یہ حوالہ دیا کہ پہلے بزرگوں نے بھی یہی استنباط کیا تھا کہ جب قمر کی پہلی رات فرمایا تو گرہن کے دنوں میں سے پہلا دن مراد تھا اور اسی طرح سورج کے گرہن کے دنوں میں سے درمیانی دن مراد تھا۔

پھر حضور نے علامہ ابن خلدون کے حوالہ سے حضرت شیخ محی الدین ابن عربی کے ایک حوالہ کا ذکر فرمایا جس میں انہوں نے مہدیؑ کے ظہور کے زمانہ کی تعیین فرمائی ہے۔

حضور نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اس عظیم الشان پیش گوئی کو بزرگان امت اپنی کتابوں میں پیش کرتے آئے ہیں۔ چند کتب کے نام یہ ہیں:

"حجج الکرامہ فی آثار القیامۃ" مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب مطبوعہ ۱۲۷۱ھ۔

"اقتراب الساعۃ" مصنفہ نواب نور الحسن خان صاحب مطبوعہ ۱۳۰۱ھ۔

"قیامت نامہ" فارسی مصنفہ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب دھلوی مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی۔

حضرت شاہ نعمت اللہ ولی صاحب نے، جو آٹھویں صدی ہجری میں گزرے ہیں، اپنے قصیدہ میں اس کا ذکر کیا ہے۔

محدث العصر حضرت امام ابن حجر نے اپنی مشہور تصنیف "الفتاوی الحدیثیہ" میں اس کا ذکر کیا ہے۔

امام عبدالوہاب الشعرانی نے کتاب "مختصر تذکرہ القرطبی" میں ذکر کیا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جو حدیثیں ان کتب میں درج ہیں۔ ان میں روایتوں میں کچھ نہ کچھ اختلاف پایا جاتا ہے مگر قدر مشترک یہ ہے کہ سب نے چاند سورج گرہن کو امام مہدی کے نشان کے طور پر قبول کیا اور اسے صحیح سمجھتے ہوئے اپنی کتابوں میں درج کیا۔

شیعہ اصحاب کی معتبر کتابوں میں سے "بحار الانوار" اور "اکمال الدین" میں اس آسمانی نشان کا ذکر ملتا ہے جو امام مہدیؑ کے حق میں ظاہر ہونا تھا۔

حضور نے فرمایا کہ حدیث میں ذکر ہے کہ جب سے زمین و آسمان بنے ہیں کبھی یہ نشان اس طرح ظاہر نہیں ہوئے۔ لیکن جب یہ نشان ظاہر ہوئے تو علماء نے مختلف بہانے تراشے اور مولویوں نے کہا کہ گرہن لگنا تو کوئی بات نہیں یہ تو لگتا رہتا ہے اس میں کونسی خاص بات ہے اور رمضان کے مہینے میں بھی گرہن لگتے رہے ہیں۔ یہ روز مرہ کی بات ہے، حضور نے فرمایا کہ حالانکہ یہ روز مرہ کی بات ہرگز نہیں۔ ہمارے ایک ماہر فلکیات ہیں ان سے میں نے کہا کہ چاند کی ۱۳ تاریخ اور سورج کی ۲۸ تاریخ کو گرہن اس طرح رمضان میں حساب کی رو سے کتنی دفعہ لگا ہو گا تو انہوں نے لمبے حساب کتاب کے بعد بتایا کہ ان تاریخوں میں گرہن چھ سو سال سے کم عرصہ میں نہیں لگ سکتا۔ حضور نے فرمایا کہ لیکن اصل بات یہ ہے کہ حدیث میں "لم یکونا" کے الفاظ نہیں ہیں بلکہ "لم تکونا" فرمایا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ گرہن کسی مہدی کے دعویدار کی صداقت کے نشان کے طور پر اس سے پہلے کبھی نہیں لگے۔

حضور نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ۱۸۹۴ء کے بعد آج ۱۹۹۴ء کا سال بہت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ ہمارے لئے غیر معمولی خوش خبریاں لایا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہم اس نشان کے تمام پہلوؤں کو اچھی طرح سمجھنے کے بعد تمام دنیا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی منادی کریں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماموریت کا پہلا الہام مارچ ۱۸۸۲ء میں ہوا جس کے بعد آپ نے اشتہاروں وغیرہ کے ذریعہ تمام دنیا میں اپنے دعویٰ مجددیت کا اعلان فرمایا۔ اللہ سے حکم پا کر مارچ ۱۸۸۹ء میں بیعت لی اور جماعت کا آغاز ہوا۔ ۱۸۹۰ء کے آخر پر اللہ تعالیٰ نے آپؑ پر الہاماً ظاہر کیا کہ:

"مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔ و کان وعد اللہ مفعولا"۔ (تذکرہ ص ۱۸۶)

آپؑ نے اعلان فرمایا کہ:

"واللہ انی انا المسیح الموعود"

کہ اللہ کی قسم میں مسیح موعود ہوں اور پھر مسیح موعود کے دعویٰ کے ساتھ مہدویت کا بھی دعویٰ فرمایا اور فرمایا:

"انی انا المہدی الذی ھو المسیح المنتظر الموعود"

میں یقیناً وہی مہدی ہوں جو مسیح موعود، مسیح منتظر بھی ہے۔

آپؑ نے جب یہ دعاوی پیش فرمائے تو مخالفت کا شور اٹھ کھڑا ہوا اور علماء نے سورج چاند گرہن کے نشان کا مطالبہ کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام علماء کے اس مطالبے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"پھر احادیث میں پڑھتے تھے کہ مہدی کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں کسوف و خسوف ہو گا اور جب تک یہ نشان پورا نہیں ہوا تھا اس وقت تک شور مچاتے تھے کہ یہ نشان پورا نہیں ہوا۔" (ملفوظات جلد سوم ص ۱۳۔ ۱۴)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ:

"سورج چاند کو رمضان میں مقررہ تاریخوں پر پیش گوئی کے موافق گرہن لگا۔ یہ مولوی جب تک یہ واقع نہ ہوا تھا۔ مہدی کی علامتوں میں بڑے زور شور سے ممبروں پر چڑھ چڑھ کر اس کو بیان کرتے تھے۔ لیکن اب جبکہ خدا تعالیٰ نے اپنے وقت پر اس نشان کو ظاہر کر دیا تو میری مخالفت کے لئے یہ خدا تعالیٰ کے اس جلیل الشان نشان کی بے حرمتی کرتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک پیش گوئی کی توہین کرتے ہوئے حدیثوں کو جھوٹا قرار دیتے ہیں!!!"

(ملفوظات جلد ۳ ص ۲۵۵، ۲۵۶)

حضور نے فرمایا کہ کوئی مولوی کہہ سکتا ہے کہ ان مطالبات کے حوالے دیں لیکن جب علماء انکار میں بے حد جوش پر تھے اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ اعلان کرنا کہ کل تک تم مطالبہ کیا کرتے تھے اور کسی ایک شخص کا بھی اس بات کو نہ جھٹلانا ثابت کرتا ہے کہ یہ اعلان تمام علماء نے تسلیم کر لیا ورنہ یہ ناممکن تھا کہ اس قدر شور و غوغا کے زمانہ میں مولویوں کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک بے بنیاد بات منسوب کرتے اور مولوی خاموش رہتے اور ایک بھی اس کا انکار نہ کرتا۔

جب علماء کا شور بڑھ گیا کہ اگر آپ سچے مہدی ہیں تو یہ نشان دکھائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دل ان مطالبات کی وجہ سے سخت غمگین ہوتا تھا اور بے اختیاری و بے بسی کا عالم تھا۔ آخر فروری ۱۸۹۴ء میں آپؑ نے بارگاہ الٰہی میں اس طرح فریاد کی:

"اے خدا کیا میں تیری طرف سے نہیں؟ اس وقت لعنت و تکفیر کی کثرت ہو گئی فافتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔"

فروری ۱۸۹۴ء میں آپؑ نے یہ دعا کی تھی اور مارچ میں خسوف و کسوف کے وہ عظیم الشان نشان ظاہر ہو گئے جو جب سے عالم پیدا ہوئے ہیں کبھی کسی دعویدار کے لئے ظاہر نہیں ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانے میں اپنے غم کی کیفیات کا اظہار اس دردناک شعر میں کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں ؎

کون روتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا
مہر و ماہ کی آنکھ غم سے ہو گئی تاریک و تار

یہ نشان مشرق و مغرب کے افق پر ظاہر ہوا۔ مشرق میں:

SUPPLIERS OF ALL
CROCKERY, CUTLERY AND
DISPOSABLE CROCKERY FOR
WEDDINGS, PARTIES AND
OTHER SOCIAL FUNCTIONS
ABBA
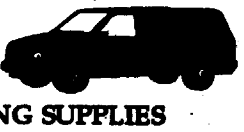
CATERING SUPPLIES
081 574 8275 / 843 9797
1A Greenford Avenue,
Southall, Middx UB1 2AA

ASIAN JEWELLERY AT
DISCOUNTED PRICES
LATEST DESIGNS IN STOCK
UK DELIVERY ARRANGED
CUSTOMER DESIGNS WELCOME
REPAIRS AND ALTERATIONS
DULHAN JEWELLERS
126 MILTON STREET
PALFREY, WALSALL
WEST MIDLAND WS1 4LN
PHONE 0922 33229

چاند گرہن ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ مطابق ۲۱ مارچ ۱۸۹۴ء بروز چہار شنبہ (بدھ) بوقت ۷ تا ۹ بجے شام ہوا۔

اور سورج گرہن ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ مطابق ۶ اپریل ۱۸۹۴ء بروز جمعہ بوقت ۹ تا ۱۱ بجے دن ظاہر ہوا۔

اور چونکہ یہ عالمی نشان تھا اور چونکہ مشرق و مغرب کے خدا رسیدہ لوگ مدتوں پہلے بعض ہزاروں سال پہلے یہ پیش گوئی کر چکے تھے کہ ایک ایسا عظیم الشان نشان آئندہ آنے والے موعود کے حق میں ظاہر ہونے والا ہے اس لئے خدا تعالیٰ کی شان دیکھیں کہ وہ جو کبھی نہیں ہوا تھا یکے بعد دیگرے پہلے سال رونما ہوا تو مشرقی افق پر اور دوسرے سال رونما ہوا تو مغربی افق پر۔ یہ بتانے کے لئے کہ اب مشرق و مغرب محمد مصطفیٰؐ کے غلام بنائے جائیں گے۔ اور یہ بتانے کے لئے کہ یوم الفصل آ پہنچا ہے اور یہ بتانے کے لئے کہ "لیظھرہ علی الدین کلہ" کا وہ زمانہ جس کا وعدہ کیا گیا تھا وہ یہی زمانہ ہے چنانچہ وہ عظیم نشان جو پہلے کبھی کسی کے حق میں نشان کے طور پر ظاہر نہیں ہوئے تھے وہ مشرقی افق پر پہلے ظاہر ہوئے جہاں سے مسیح موعود نے دعویٰ فرمایا تھا اور ترتیب بھی دیکھیں کس شان کی ترتیب ہے اور پھر دوسرے ہی سال مغربی افق پر بعینہ اسی طرح انہی تاریخوں میں ظاہر ہوگئے۔

حضور نے فرمایا کہ قادیان میں یہ گرہن کس طرح دیکھے گئے۔ وہ کیا واقعات تھے کیا جذبات تھے۔ ان کا نہایت ہی دلنشیں ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ چاند گرہن کے ظاہر ہونے کے بعد کئی لوگ دور دور سے قادیان کی طرف روانہ ہوئے تاکہ حضور علیہ السلام کی معیت میں سورج گرہن کا نظارہ کریں۔ خود حضور علیہ السلام کو بھی اس کا انتظار تھا چنانچہ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپؑ نے مسجد مبارک قادیان کی چھت پر اس دن کے لئے پورا اہتمام فرمایا کہ نماز کسوف و خسوف بھی ادا کی جائے گی اور سورج گرہن کا نظارہ بھی کیا جائے گا۔ آپؑ اپنے اصحاب کے ساتھ محو انتظار تھے کہ ایک دوست نے سورج گرہن لگنے کی خبر دی اور ٹھیک ۹ بجے آپ کی صداقت کے نشان کے طور پر سورج بھی گہنایا گیا۔

حضور نے فرمایا کہ اس وقت ان کی کیا کیفیات تھیں؟ کیسے ان کے جذبات میں ایک ہیجان بپا ہوا ہوگا؟ کس طرح وہ خدا کے حضور سجدہ ریز ہوئے ہوں گے؟ میرے الفاظ میں تو طاقت نہیں ہے کہ میں اس نقشے کو کھینچ سکوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک عربی قصیدہ میں خود ان باتوں کو بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور کی ہدایت پر اس موقعہ پر بعض فلسطینی خدام نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قصیدہ کے بعض منتخب اشعار سنائے۔ ہر شعر سنائے جانے سے قبل مکرم نصیر احمد صاحب قمر اس شعر کا اردو ترجمہ پڑھ کر سناتے اور پھر وہ شعر پڑھا جاتا اور جب اردو ترجمہ مکمل ہوا تو پھر فلسطینی خدام نے اپنی مخصوص طرز پر اس قصیدہ کو نہایت خوش الحانی سے دہرایا۔ اس قصیدہ کا پہلا شعر یہ ہے۔

بشریٰ لکم یا معشر الاخوان

طوبیٰ لکم یا مجمع الخلان

حضور نے اس قصیدہ کے پڑھے جانے کے بعد اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اس نشان کی ایک خاص بات مکرم ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب نے بیان فرمائی ہے۔ آپ عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد بھارت میں علم ہیئت کے مشہور پروفیسر رہے ہیں اور ہندوستان کا ایک بہت بڑا ایوارڈ بھی پا چکے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ چاند کو جب گرہن لگتا ہے تو زمین کے نصف کرہ سے زیادہ حصہ سے دیکھا جاسکتا ہے لیکن سورج گرہن کم علاقہ سے دیکھا جاتا ہے۔ کئی دفعہ ایسے مقامات پر سورج گرہن ہوتا ہے جہاں سمندر ہوتا ہے یا آبادی کم ہوتی ہے۔ ۱۸۹۴ء کا سورج گرہن ایشیا کے کئی مقامات سے دیکھا جاسکتا تھا جس میں ہندوستان بھی شامل ہے جہاں پیش گوئی کے مقصود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام موجود تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں کہ اس میں بھی حق کے طالبوں کے لئے نشان ہے کہ گرہن ہندوستان سے دیکھا جاسکتا تھا۔ فرمایا:

"اے بندگان خدا فکر کرو اور سوچو کیا تمہارے نزدیک جائز ہے کہ مہدی تو بلاد عرب اور شام میں پیدا ہو اور اس کا نشان ہمارے ملک میں ظاہر ہو اور تم جانتے ہو کہ حکمت الٰہیہ نشان کو اس کے اہل سے جدا نہیں کرتی۔ پس کیونکر ممکن ہے کہ مہدی تو مغرب میں ہو اور اس کا نشان مشرق میں ظاہر ہو اور تمہارے لئے اس قدر کافی ہے اگر تم طالب حق ہو۔" (نور الحق حصہ دوم روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۲۱۵،۲۱۶)

حضور نے فرمایا کہ اس پیش گوئی کے پانچ پہلو ہیں جو خاص طور پر آپ سب کو یاد رکھنے چاہئیں:

۱۔ یعنی چاند گرہن اس کی مقررہ راتوں میں سے پہلی رات میں ہونا۔

۲۔ سورج کا گرہن اس کے مقررہ دنوں میں سے درمیانی دن میں ہونا۔

۳۔ تیسرے یہ کہ رمضان کا مہینہ ہونا۔

۴۔ مدعی کا موجود ہونا۔

۵۔ مدعی کا اپنے دعویٰ کی تصدیق کے لئے نشان قرار دینا۔

ان نشانات کے یہ وہ پانچ پہلو ہیں جو جب سے دنیا بنی ہے کبھی اس سے پہلے ظاہر نہیں ہوئے۔ یہ ایسی قطعی حقیقت ہے کہ بلا خوف تردید آپ تمام دنیا میں ڈنکے کی چوٹ بیان کر سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس لئے کہ آپ سب کو اب منادی بننا ہے اس لئے ان باتوں کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کریں اور دنیا میں پھیل جائیں اور دنیا کو بتائیں کہ سو سال ہوگئے امام مہدی ظاہر ہو چکے ہیں کب تک انکار کی حالت میں بیٹھے رہو گے۔

حضور نے فرمایا کہ اس سے پہلے اسلامی تاریخ میں بہت سے دعویداران مہدویت کا ذکر ملتا ہے لیکن وہ کہاں گئے؟ کوئی ایک بھی ان میں سے ایسا ہو تو دکھائیں جس کے حق میں چاند سورج نے گواہی دی ہو اور اس کو علم ہو اور اس نے ذکر کیا ہو یا اس کے مریدوں ہی نے ذکر کیا ہو کہ دیکھو یہ سچا مہدی ہے اور محمدؐ رسول اللہ کا مہدی ہے کیونکہ اس کے حق میں چاند اور سورج گواہ بن گئے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ساری تاریخ کھنگال کر دیکھ لیں اشارۃً بھی کسی مہدویت کے دعویدار نے ان نشانات کا ذکر تک نہیں کیا۔ حضور نے فرمایا کہ تاریخ کے صفحات میں اس مہدی کا منہ دکھاؤ تو سہی جس نے اس شان کے ساتھ مہدویت کا دعویٰ کیا ہو اور جس کی تائید میں آسمان کے سورج چاند گواہ بن گئے ہوں۔ ہر مخالفت کے بعد وہ زیادہ قوت اور زیادہ شان کے ساتھ اپنے دعووں کا اعادہ کرتا چلا جائے اور کوئی اس کا بال بھی بیکا نہ کر سکے۔

حضور نے فرمایا کہ ایک اور عجیب بات یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جہاں مہدی کا ذکر فرمایا وہاں اس کے وقت کو آمد مسیح کے ساتھ بھی باندھ دیا اور یہ ایک عظیم بات ہے جس کے بعد کسی شک و شبہ کی گنجائش ہی باقی نہیں رہتی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا کسی پر یہ پیش گوئیاں صادق نہیں آتیں۔ وجہ یہ ہے کہ پرانے زمانوں میں امت میں اکثر لوگوں کا یہ خیال تھا کہ مسیح زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں اس لئے جو مہدی کا دعویٰ کرتا تھا اس بے چارے کی مجال نہیں تھی کہ مسیح کو اتار لائے اسلئے خالی دعویٰ مہدویت کر کے دنیا سے رخصت ہو گیا۔ مسیح کو آسمان پر بٹھا رکھا تھا وہ لاتا کس طرح۔ وہ ایک مہدی کا دعویدار تھا جس کو خدا نے توفیق بخشی کہ اس فرضی مسیح کے صعود کو جھوٹا ثابت کرے اسے مار کر زمین میں دفن کرے اور اعلان کرے کہ اس کے رنگ میں وعدہ کے مطابق مسیح بن کر میں آیا ہوں۔

حضور نے ابن ماجہ میں درج حدیث "لا المھدی الا عیسیٰ بن مریم" کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ اس میں یہ پیغام تھا کہ کسی اور مسیح ابن مریم کی انتظار نہ کرنا، کسی اور مہدی کی جدا انتظار نہ کرنا۔ ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ ابن مریم کے سوا کوئی اور مہدی نہیں ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اس طرف پہلے بھی علماء کی توجہ بعض دوسرے مہدویت کے دعویداروں کے تعلق میں مبذول ہوئی ہے۔ اس ضمن میں حضور نے تفسیر حقانی کے مشہور مصنف اور مشہور فقیہ و متکلم مولانا عبدالحق حقانی دہلوی کا ایک حوالہ پیش فرمایا۔ وہ لکھتے ہیں کہ

"اکبر کے عہد میں سید محمد جونپوری نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا جن کے مرید اب تک دکن میں موجود ہیں۔ ان کا مہدی بھی وہ مہدی نہیں کیونکہ جس قدر علامات امام مہدی کے ہیں ان میں سے کوئی بھی محمد جونپوری میں نہ پائی گئی۔ نہ ان کے عہد میں دجال موجود تھا نہ نصاریٰ سے مقابلہ ہوا نہ اشاعت دین ہوئی نہ اس مہینے دوبار کسوف و خسوف ہوا۔"

(حقانی عقائد اسلام مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاہور)

حضور نے بتایا کہ جب یہ نشان ظاہر ہو گیا تو مخالفین نے ظلم اور حق پوشی کی راہ سے اس بارہ میں عذرات پیش کئے۔ پہلا عذر یہ تھا کہ بعض راوی اس حدیث کے ثقاۃ میں سے نہیں ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

"یہ کہنا کہ اس حدیث میں بعض راویوں پر محدثین نے جرح کیا ہے۔ یہ قول سراسر حماقت ہے کیونکہ یہ حدیث ایک پیش گوئی پر مشتمل تھی، جو اپنے وقت پر پوری ہو گئی، پس جبکہ حدیث نے اپنی سچائی کو آپ ظاہر کر دیا، اس کی صحت میں کیا کلام۔"

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۲۹۳)

حضور نے فرمایا کہ یہ بہت قوی دلیل ہے اگر کسی انسان میں حیا ہو اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے سچی عقیدت ہو تو اس پیش گوئی کو جو تیرہ سو سال کے بعد بڑی شان کے ساتھ آسمان پر ظاہر ہوئی ہے اسے محمد رسول اللہ کی طرف منسوب کرے، کسی اور کی طرف منسوب نہ کرے۔

حضور نے ایک نقشہ کی مدد سے چاند اور سورج کے گرہن کے متعلق بتایا کہ زمین اور سورج چاند کی گردش کے اعتبار سے چاند کو صرف ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کو اور سورج کو صرف ۲۷، ۲۸ اور ۲۹ تاریخوں کو گرہن لگ سکتا ہے۔ اس کے سوا گرہن ممکن نہیں۔ لیکن مولویوں کا مطالبہ ہے کہ چاند کو ۱۳ تاریخ کی بجائے پہلی رات کو گرہن دکھایا جائے اور سورج کو ۱۵ تاریخ کو گرہن دکھایا جائے اور یہ بھی شرط ہے کہ وہ مہینہ ۲۹ دن کا ہو

Kenssy
Fried Chicken
TELEPHONE 539 3773
589 HIGH ROAD,
LEYTONESTONE,
LONDON E11 4PB
PROPRIETOR: MASOOD HAYAT

SPECIALISTS IN
22 & 24 CARAT GOLD
JEWELLERY
khalid JEWELLERS
10 Progress Building,
491 Cheetham Hill Road,
Cheetham Hill,
MANCHESTER M8 7HY
PHONE & FAX
061 795 1170

ورنہ تیس کا مہینہ ہوتا تو تب بھی نشان نہ بنتا یعنی ان کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی کائنات ساری ٹیڑھی ہو جاتی۔ فرمایا یہ ٹیڑھی سوچ والے مولوی کی شان ہے اس کے سوا ممکن نہیں۔ دنیا کے پردے پر تلاش کرلیں ایسی گدھوں والی سوچ آپ کو ان مولویوں کے سوا کہیں دکھائی نہیں دے گی۔ مولوی کہتے ہیں کہ قدرت خداوندی کو مانتے ہو یا نہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ مانتے ہیں اور تم سے زیادہ مانتے ہیں لیکن جس طرح تم کہتے ہو چاند کو یکم کو گرہن لگتا تو چاند کو ۱۵ دن کا سفر ایک دن میں طے کرنا پڑتا۔ چاند کی رفتار اتنی بڑھ جاتی کہ وہ اپنے محور سے باہر نکل جاتا اور ایک قیامت آ جاتی پھر نشان کو کون دیکھتا!۔

حضور نے فرمایا کہ مولویوں کا یہ مطالبہ کہ پہلی رات کے چاند کو گرہن دکھایا جائے سراسر ناجائز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو افصح العرب تھے آپ نے "قمر" کا لفظ بولا ہے۔ جبکہ پہلی رات کے چاند کو "ہلال" کہتے ہیں۔ اگر پہلی رات کے چاند کو گرہن مقصود ہوتا تو آپ "ینکسف الهلال لاول لیلة" فرماتے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا الفاظ کا چناؤ الٰہی تقدیر کے مطابق تھا۔

حضور نے فرمایا کہ پہلی رات کا چاند تو مولوی کمیٹیاں بنا بنا کر دیکھتے ہیں پھر بھی نہیں مانتے۔ اس چاند بےچارے کا کیا رہے گا جو پہلی رات کا ہو اور اوپر سے اس پر گرہن کی مہر لگ جائے۔ اور اگر فرض کریں کوئی مہدویت کا دعویدار ایسی صورت میں پیدا ہو کہ پہلی رات کے چاند کو گرہن لگے تو امام مہدی بےچارہ کہے گا دیکھو نشان پورا ہو گیا۔ مولوی کہیں گے نشان کہاں۔ چاند نکلا ہی نہیں! تو جس نشان کے متعلق اتنا انتظار تھا کہ جب سے زمین و آسمان بنے ہیں کبھی ظاہر نہیں ہوا۔ ہوا تو اس شان کے ساتھ ظاہر ہوا کہ انسان کی طاقت ہی میں نہیں کہ وہ اس نشان کو دیکھ سکے!! حضور نے فرمایا کہ یہ اس اپنی حماقت کو محمدؐ رسول اللہ کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ یہ نشان اس شان کے ساتھ ظاہر ہو چکے ہیں کہ اگر فطرتوں میں، طبیعت میں کجی نہ ہو اور اگر دماغ کا کچھ حصہ بھی صالح ہو تو انسان اس بارہ میں کوئی شک نہیں کر سکتا۔ یہ نشانات بڑی شان کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں آپؑ کے دعوے کے بعد پورے ہو چکے اور اس میں ادنیٰ بھی تردد اور شک کی گنجائش باقی نہیں رہی۔

حضور نے فرمایا کہ پھر مولویوں نے یہاں تک ہرزہ سرائی کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا کہ بعض کتابوں میں یہی حدیث کچھ ترمیم کے ساتھ آئی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ مہدی بعد میں آئے گا نشان پہلے ہوگا۔ حضور نے فرمایا کہ اس کا ایک جواب تو پنجابی محاورہ میں یہ ہے کہ "ماں جمی نئیں تے پت کوٹھے تے"۔ کہ ماں تو پیدا نہیں ہوئی تو بیٹا کہاں سے کوٹھے پر چڑھ گیا۔ امام مہدی آیا نہیں اس کا گواہ پہلے کہاں سے آ گیا۔ اور اگر امام مہدی آیا نہیں گواہ پہلے آ گیا تو پھر جس کی مرضی ہے مہدویت کا دعویٰ کر بیٹھے۔ پھر کس طرح تلاش کرو گے۔ تو وہ نشان جس کا انتظار تھا پھر وہ نشان گہنایا گیا۔

حضور نے فرمایا کہ انکار انکی فطرت پر چھپ چکا ہے۔ مسخ شدہ دماغ ہیں، مسخ شدہ دل ہیں، انکار کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ یہ فیصلہ کر چکے ہیں کہ "انهم لا یومنون" کہ کسی قیمت پر ایمان نہیں لائیں گے۔ اس فیصلہ کے بعد ہزار چاند گہنائے جائیں۔ لاکھ سورج گہنائے جائیں وہ مولوی جن کی آنکھیں گہنائی جا چکی ہیں، جن کی عقلیں گہنائی جا چکی ہیں وہ ان نشانات کو کبھی دیکھ نہیں سکتے۔

حضور نے فرمایا میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس مہدی نے آنا تھا وہ آ چکا ہے اور آسمان کے چاند ستاروں نے اس کے حق میں گواہی دے دی ہے۔ یہ مولوی مریں گے اور انکی نسلیں مرتی چلی جائیں گی لیکن کبھی وہ مہدی دوبارہ ظاہر نہیں ہوگا جس کے حق میں آسمان کے چاند اور سورج اس طرح گواہی دیں۔

حضور نے فرمایا کہ ایک اعتراض مولوی یہ کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہلے پتہ لگ گیا تھا کہ چاند اور سورج کو کب گرہن ہونے والا ہے اس لئے انہوں نے پہلے دعویٰ کر دیا۔ حضور نے فرمایا کہ گرہن کے بارہ میں تو تب پتہ لگ سکتا ہے کہ چاند کب نکلا اور اس بات کا تو ایک مہینہ پہلے بھی قطعی علم نہیں ہوتا کہ چاند کس وقت نکلے گا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۰ء میں دعویٰ فرمایا ہے اور ۱۸۹۴ء میں یہ نشان ظاہر ہوا ہے اور مولویوں کا مسلک یہ بنتا ہے کہ نشان تو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہوا ہے مگر ایک جھوٹے کو پہلے پتہ چل گیا اور اس نے اس علم کی بنا پر دعویٰ کر دیا کہ جب یہ نشان ظاہر ہونے والا ہے تو میں کیوں نہ پہلے دعویٰ کر دوں۔ حضور نے فرمایا کہ اس وقت وہ سچا کہاں تھا اسے کیوں پتہ نہیں چلا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت ایک ہی دعویدار تھا۔ مسیح موعود و مہدی معہود کے سوا اور کوئی دعویدار تھا ہی نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ مولویوں کی منطق یہ ہے کہ جھوٹے کو پتہ چل گیا تھا اس لئے اس نے گویا چاند سورج کو مل لیا۔ وہ پہلے قبضہ کر بیٹھا تھا تو خدا سچے کو کیسے بھیج دیتا۔

حضور نے فرمایا کہ تم لوگ کمیٹیاں بنا کر رویت ہلال کمیٹیاں بنا کر ایک رات پہلے چاند دیکھنے کے لئے بیٹھتے ہو اور پھر بھی پتہ نہیں چلتا۔ مسیح موعود کو کیسے پتہ چل گیا جب تک آسمان کا عالم الغیب خدا آپ کو نہ بتاتا ناممکن تھا کہ آپ کو پتہ چل جاتا۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"سورج اور چاند کو گرہن لگنا کیا یہ میری طاقت میں تھا کہ میں اپنے وقت میں کر لیتا اور جس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سچے مہدی کا نشان قرار دیا تھا اور خدا تعالیٰ نے اس نشان کو میرے دعویٰ کے وقت پورا کر دیا۔ اگر میں اس کی طرف سے نہیں تھا تو کیا خدا تعالیٰ نے خود دنیا کو گمراہ کیا؟ اس کا سوچ کر جواب دینا چاہئے کہ میرے انکار کا اثر کہاں تک پڑا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب اور پھر خدا تعالیٰ کی تکذیب لازم آتی ہے۔" (ملفوظات جلد ۳ ص ۱۵)

حضور نے معاند مولویوں کی فتنہ انگیزیوں اور جھوٹ اور افتراء اور دلازاریوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے باوجود ان کے لئے بددعائیں کی جبکہ میں اپنے دل کو کہتا ہوں کہ انکا خیال رکھ کہ آخر میرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت کا دعویٰ تو کرتے ہیں اور انکا یہ حال ہے کہ ایک احمدی جب حضرت اقدس محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے تو ان کو آگیں لگ جاتی ہیں۔ بھڑک اٹھتے ہیں سینے کھولنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں خدا کے رسول کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں انکو قتل کرو۔ حضور نے فرمایا کہ ان حالات میں انکی مخالفت کی وجہ سے جہاں تک امت مسلمہ کا تعلق ہے میرا ہمیشہ سے یہی فیصلہ ہے اور آخری دم تک انشاء اللہ یہی رہے گا کہ حضرت اقدس محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والی امت خواہ وہ کس قدر برائیوں میں مبتلا ہو چکی ہے اس کے حق میں بددعائیں کرنی ہمیشہ دعا دینی ہے۔ لیکن بعض دفعہ ان لوگوں کے بہکانے والے سردار خود بددعائیں مانگتے ہیں اور خدا بددعا کی اجازت دیتا ہے۔ پس جب ایسا وقت آئے تو پھر مجبوری ہے پھر خدا کی رضا کے حضور سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اس طرف میرا ذہن اس وجہ سے منتقل ہوا کہ میں نے خیال کیا کہ ۱۸۹۴ء کے سو سال کے بعد یہ مبارک سال چڑھا ہے جس میں ۱۸۹۴ء کی تاریخ اس پہلو سے دہرائی جائے گی اور وہ ساری برکتیں جو ۱۸۹۴ء کا سال لے کر آیا تھا میری امید تھی اپنے رب سے کہ آج خدا تعالیٰ ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم بھی ان برکتوں کا نظارہ از سرنو کریں۔

حضور نے فرمایا کہ اس خیال سے جب ۱۸۹۴ء کے الہامات کا مطالعہ کیا اور میں سمجھا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ وہ بددعا لازماً کریں جو خدا چاہتا ہے کہ ہم کریں اور وہ ان علماء سوء کے متعلق ہے جو سارے نشانات دیکھ کر ان نشانات کو جو آسمان سے ظاہر ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر گواہ بن کر پھر انکا انکار کر رہے ہیں۔

حضور نے پھر وہ الہامات پڑھ کر سنائے جن میں سے بعض یہ تھے:

رَبِّ اِنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ فَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيقًا.

اے میرے رب العزت! میں مغلوب ہوں میرا انتقام دشمنوں سے لے اور انکو اچھی طرح پیس ڈال۔ (تذکرہ ص ۶۵۵)

رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارًا.

اے میرے رب العزت! زمین پر کافروں میں سے کوئی باشندہ نہ چھوڑ۔ (تذکرہ ص ۶۷)

يَا رَبِّ فَاسْمَعْ دُعَائِي وَمَزِّقْ اَعْدَائَكَ وَاَعْدَائِي وَاَنْجِزْ وَعْدَكَ وَانْصُرْ عَبْدَكَ وَاَرِنَا اَيَّامَكَ وَشَهِّرْ لَنَا حُسَامَكَ وَلَا تَذَرْ مِنَ الْكَافِرِيْنَ شَرِيْرًا.

اے میرے رب العزت! میری دعا سن اور اپنے دشمنوں اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر اور اپنا وعدہ پورا کر اور اپنے بندے کی مدد کر اور ہم کو اپنے عذاب کے دن دکھا اور اپنی تلوار ہمارے لئے سونت کر دکھا اور نہ چھوڑ کافروں میں سے کوئی شریر۔ (تذکرہ ص ۵۱۲)

حضور نے فرمایا کہ ان بددعاؤں کا نشانہ محض شریروں پر پڑنا چاہئے اور شریروں میں سے بھی احتیاطاً شریروں کے سرداروں کو پیش نظر رکھ کر یہ دعا کریں۔

حضور نے فرمایا کہ یہ وہ دعائیں ہیں جنکی طرف میں جماعت کو بلاتا ہوں اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جو تبدیلیاں دنیا میں رونما ہونی ہیں وہ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے غلاموں کی دعاؤں کے نتیجہ میں رونما ہونی ہیں۔ ان کے ذریعہ رونما ہونی ہیں جن کو انتہائی تکلیفوں میں خدا نے صبر کی توفیق بخشی اور جب اس صبر کو دعاؤں میں تبدیل کرنے کے دن آئے ہیں تو اللہ نے الہاماً بتایا کہ کیا دعائیں کرنی چاہئیں۔ پس آپ یہ دعائیں کریں اور صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ زمین و آسمان کے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا کے منہ کی باتیں ہیں جو کبھی تبدیل نہیں ہوں گی۔

حضور نے فرمایا کہ یقین جانیں کہ اللہ تعالیٰ ان بگڑے ہوئے دنوں کو ضرور جماعت کے حق میں تبدیل فرمائے گا اور وہ تبدیلیاں پہلے ہی آپ دیکھ چکے ہیں۔ آج سے دو سال پہلے کیا آپ میں سے کسی ایک کے خواب و خیال میں بھی تھا کہ ایک دن ایسا طلوع ہونے والا ہے جبکہ تمام دنیا سے چار لاکھ سے زائد احمدی ایک لحہ میں ایک وقت میں ایک ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو رہے ہونگے۔

حضور نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک کشف کا بھی ذکر فرمایا اور فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات ہوں یا حضرت مصلح موعودؓ کے کشوف ہوں ان سب میں انگلیاں اسی سال اور اسی دور کی طرف اشارہ کر رہی ہیں۔ حضور نے فرمایا آپ خوش نصیب ہیں اور تاریخ میں کم کم قومیں

ASIAN AND ENGLISH
JEWELLERY
BEST DISCOUNTS
MEDINA
JEWELLERS
VAT REGISTERED
1 CALARENDEN ROAD
WHALLY RANGE
MANCHESTER M16 8LB
061 232 0526

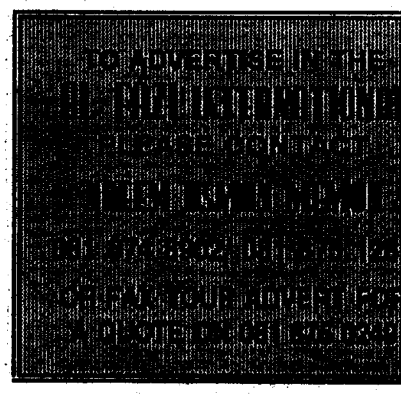

اتنی خوش نصیب ہوا کرتی ہیں جو ایسے زندہ نشانات کے دور میں پیدا کی جائیں اور ایسے زندہ نشانات کی چلانے والی ہواؤں کے رخ پر قدم آگے بڑھائیں اور اپنا سب کچھ خدمت دین کے لئے اس طرح جھونک دیں جس طرح آج آپ جھونک رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا میں خدا کو گواہ ٹھہرا کر کہتا ہوں کہ میں نے جتنی بار آپ کو نیک کاموں کی طرف بلایا ہر بار آپ لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھے۔ اپنا سب کچھ اس راہ میں فنا کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ یہ نہیں دیکھا کہ اس راہ میں کتنے خطرات ہیں۔ کبھی آج تک مجھے آپ سے کوئی شکوہ نہیں پیدا ہوا اور آسمان کا خدا گواہ ہے کہ آپ نے ہمیشہ پوری طرح خلافت احمدیہ سے وفا کی ہے اور خدا آپ سے وفا کرے۔ خدا آپ کی نسلوں سے وفا کرے آپ کبھی غم نہ دیکھیں۔ آپ کے سارے غم خوشیوں میں تبدیل کر دیئے جائیں اور وہ سارے وعدے آپ کے حق میں پورے ہوں جن کا پرانی پیش گوئیوں سے تعلق ہے۔

آخر پر حضور نے ان اسیران راہ مولا کا ذکر فرمایا جنہوں نے لمبا عرصہ بہت تکلیف اٹھائی اور خدا نے پھر انکی رہائی کی خوشی دی۔ ان میں سے چار اسیران یہاں موجود تھے۔ حضور نے فرمایا کہ میں تمام عالمگیر جماعت کی طرف سے آج ان کو آپ کی آنکھوں کے سامنے سینے سے لگاؤں گا۔ اور پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باری باری ان اسیران راہ مولا کو نہایت محبت اور پیار کے ساتھ شرف معانقہ عطا فرمایا اور اپنے سینے سے لگایا۔

حضور نے فرمایا کہ میں نے ان اسیران راہ مولا کو اپنے سینے سے لگایا ہے۔ آپ سب کے سینوں کی نمائندگی میں۔ انکی نمائندگی میں بھی جو یہاں موجود ہیں اور انکی نمائندگی میں بھی جو یہاں موجود نہیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جس طرح انکو سینے سے لگا کر میرا سینہ ٹھنڈا ہوا ہے خدا آپ سب کے سینے ٹھنڈے کرے گا۔ اللہ کرے کہ ہم ان پر رحمتوں کی بارشوں کا نزول دیکھیں۔ حضور نے ان اسیران راہ مولا کے لئے بھی دعا کی تحریک فرمائی جو شدید گرمی اور کال کوٹھڑیوں میں اپنے زندگی و موت کے فیصلوں کا انتظار کر رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ان پر جو نحوست کی تلوار ان لوگوں نے لٹکانے کی کوشش کی ہے وہ سب سے بد بخت نحوست

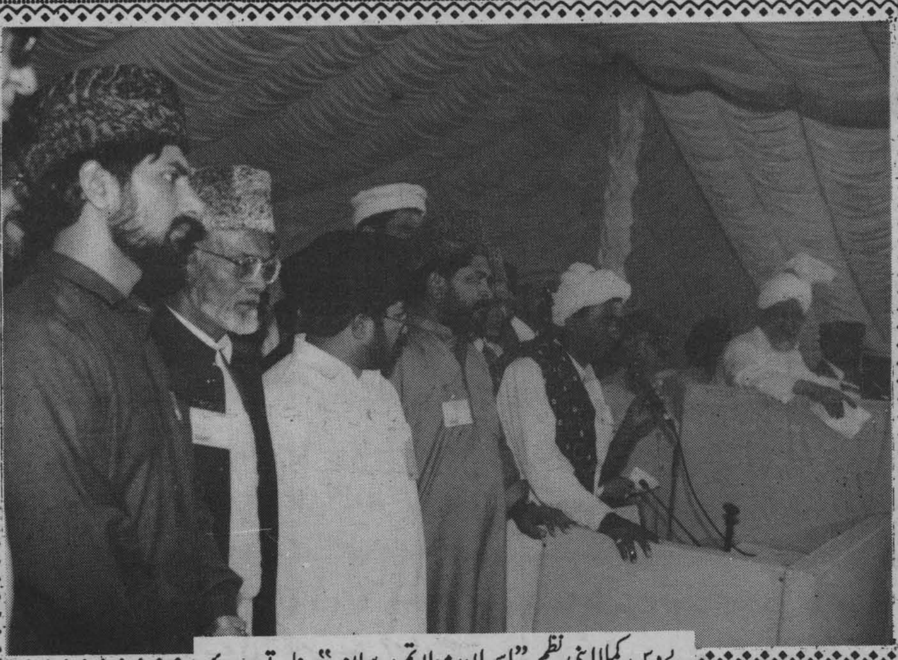

بے دس کملا اپنی نظم "اسیران مولا تم پر سلام" سناتے ہوئے۔

کی تلوار ہے۔ یعنی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شان میں گستاخی کے مرتکب ہیں۔ مگر اللہ جانتا ہے اور خدا کی ساری کائنات گواہ ہے کہ وہ وہ لوگ ہیں جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے عشق میں سرتاپا ڈوبے ہوئے آپ کے خدام ہیں اور ان پر یہ ناپاک اور جھوٹا الزام، یہ گندی تہمت لگائی گئی ہے اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں اور جس رنگ میں یہ تہمت لگائی گئی ہے وہ تہمت گواہ ہے کہ یہ بدبخت لوگ جھوٹے ہیں کیونکہ ان کو جھوٹ میں بھی یہ توفیق نہیں ملی کہ یہ کہہ سکیں کہ انہوں نے نعوذ باللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی مخالفت میں کوئی بات کی تھی۔ کچھ کہہ سکے تو اتنا کہہ سکے کہ یہ پکڑے گئے جب "لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ" کا اعلان کر رہے تھے۔ یہ ایسی حالت میں پکڑے گئے جب ان کے قبضہ سے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" دستیاب ہوئی۔ جب انکے گھروں کی تلاشی لی گئی تو ان کے گھروں سے قرآن کریم کے نسخے برآمد ہوئے اس لئے یہ لوگ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے گستاخ ہیں۔ پس الزام میں اس الزام کے جھوٹا ہونے کا ثبوت شامل ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جو مظلوم ہیں اور مغلوب ہیں جو کم تعداد میں ہیں انہیں بہرحال اپنی تعداد کو بڑھانا ہے اور انکی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کرنا ہے۔ اے مسیح موعود کے شیرو اٹھو اور یہ کر کے دکھادو۔ خدا کی تائید تمہارے ساتھ ہے۔ آج نہیں تو کل یہ ضرور ہوگا۔ یہ تو آسمان کی تحریریں ہیں جو تبدیل نہیں کی جاسکتیں۔

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پرسوز اختتامی دعا کروائی۔

دعا کے بعد یہ علم ہونے پر کہ ابھی سیٹلائیٹ ٹرانسمشن کا کچھ وقت باقی ہے حضور نے مختلف ممالک میں مختلف شہروں میں ان احمدیوں کا ذکر فرمایا جو ٹی۔ وی پر یہ پروگرام براہ راست دیکھ اور سن رہے تھے۔ حضور نے بعض شہروں کا بعض احباب کا نام بھی لیا اور فرمایا کہ یہ سارے یاد رہتے ہیں۔ جس طرح شمع حقیقت کی لو گھومتی ہے اس طرح تصور میں ان لوگوں کی یادیں گھومتی رہتی ہیں۔ یہ تذکرہ جاری تھا کہ مختلف ممالک سے ایم۔ ٹی۔ اے کے فون پر پیغامات آنے لگے کہ ہم بھی اس پروگرام میں شامل ہیں اور حضور کی خدمت میں اور تمام جماعت کو سلام بھجواتے ہیں۔ یہ منظر نہایت ہی ایمان افروز تھا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ ساری دنیا کی جماعتیں سمٹ کر اسلام آباد میں آبسی ہیں۔ عالمی اتحاد اور خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے ساتھ افراد جماعت کی سچی اور کامل وابستگی اور عشق و محبت اور عالمی اخوت کا یہ عجیب روح پرور نظارہ تھا جسے الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ جس جس ملک یا جماعت کی طرف سے فون پر اطلاع آتی اس جماعت کا نعرہ بلند کیا جاتا۔ اس دوران بستی رنداں کے ایک شاعر "بے دس کملا" نے "اسیران مولا تم پر سلام" کے عنوان سے اپنی ایک نظم حضور کے ارشاد پر بڑے پرسوز اور پراثر انداز میں سنائی۔ اور قریباً آٹھ بجے یہ نہایت ہی بابرکت اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔

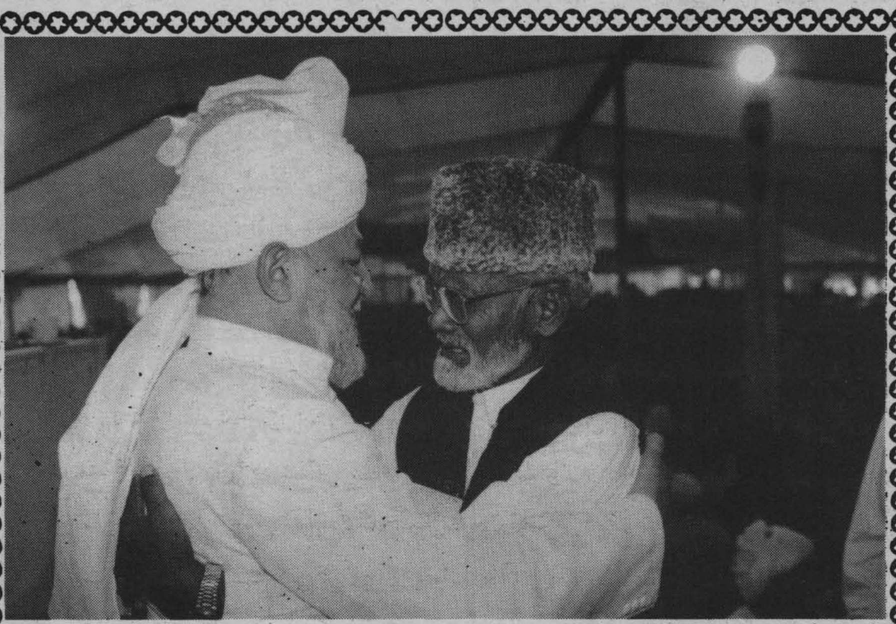

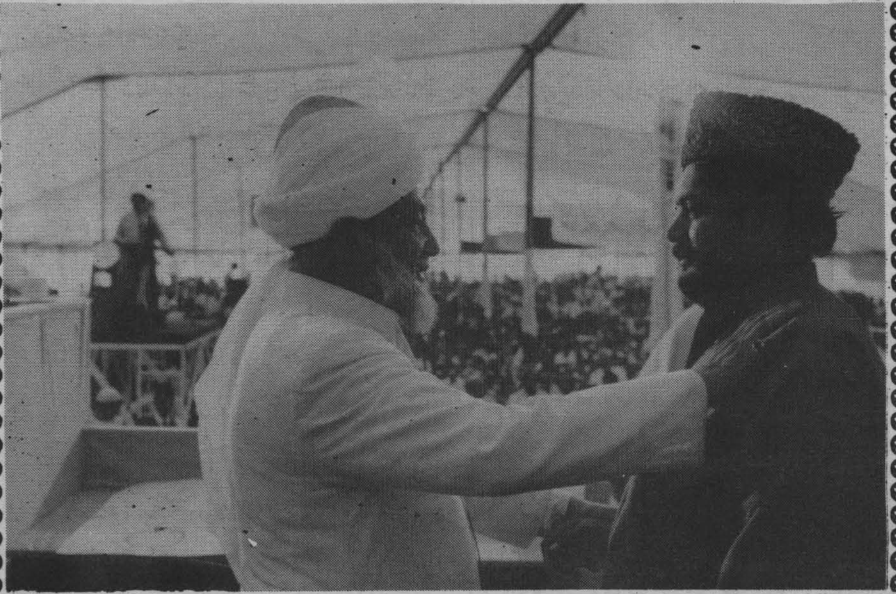

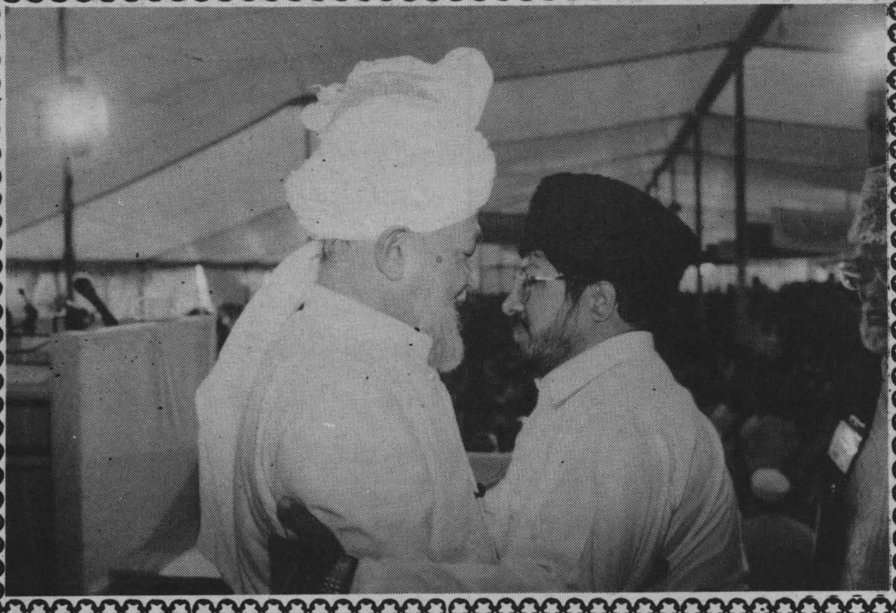

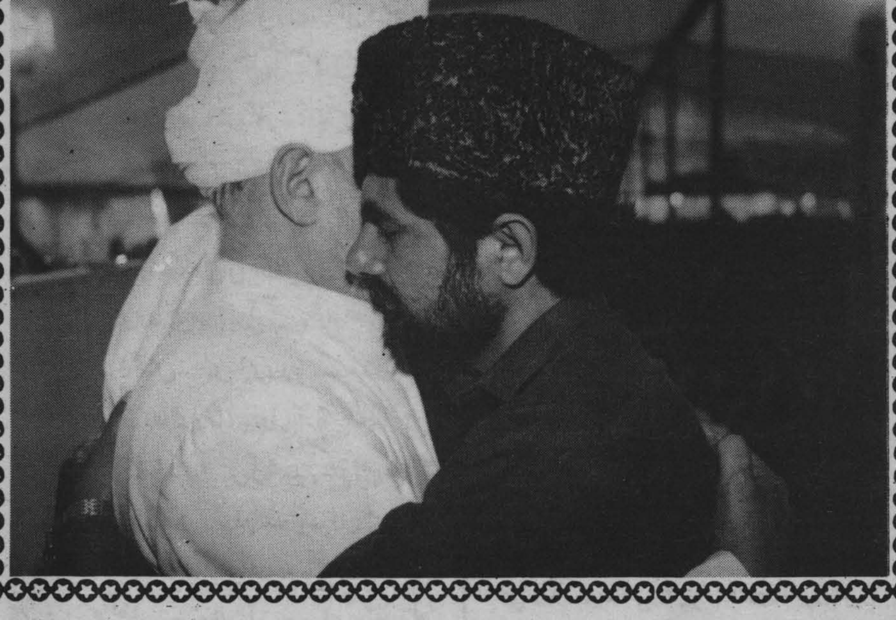

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ چار اسیران راہ مولا مکرم رانا نعیم الدین صاحب، مکرم محمد حاذق رفیق طاہر صاحب، مکرم عبدالقدیر صاحب اور مکرم نثار احمد صاحب کو شرف معانقہ عطا فرما رہے ہیں۔

Al Fazl International Weekly, London
16 Gressen Hall Road, London SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
TELEPHONE NO. 081-870 8517
FAX NO. 081-870 1095

بقیہ عالمی بیعت از صفحہ ۱

بقیہ عالمی بیعت از صفحہ ۱

جاتا۔ سودا بندے نہیں کرتے، اللہ کرتا ہے۔ ہاں اس کی نمائندگی بندے کرتے ہیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپکے غلام کی نمائندگی اس عاجز کو عطا ہونا لوگوں کی نظر میں شاید میرے لئے فخر کا موجب ہو مگر میرے دل کے لحاظ سے انتہائی انکساری اور شرمندگی کا موجب ہے۔ مگر میں مجبور ہوں کہ خدا نے مجھے اس منصب پر مامور فرمایا ہے۔ اللہ میری غفلتوں سے درگذر فرمائے۔ میری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرمائے۔ ان کو دور کرے تاکہ میرے ساتھ ساتھ آپ سب کے ساتھ بھی یہی سلوک ہو۔ آپ سے بھی خدا مغفرت کا سلوک کرے۔ آپ کی کمزوریوں کی بھی پردہ پوشی کرے اور ایسے پردے ڈالے جن کے نیچے کمزوریاں دور ہو رہی ہوں اور بدیاں نیکیوں میں تبدیل ہو رہی ہوں۔ یہ وہ سلسلہ ہے جو بیعت کے بعد ضرور جاری ہوتا ہے اگر بیعت سچی ہو۔ یہ وہ سلسلہ ہے جس کا وعدہ قرآن نے کھلے لفظوں میں ہمارے سامنے پیش فرمایا ہے۔

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا (ال عمران: ۱۹۴)

یہ اقرار میں آپ کو یاد دلاتا ہوں جب خدا کے بندے دین حق میں شامل ہوتے ہیں۔ ایک منادی کی آواز سنتے ہیں۔ وہ رب کے حضور کیا عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم نے منادی کی ندا سنی۔ وہ کہتا تھا کہ میں تمہیں اپنے رب کی طرف بلاتا ہوں۔ ہم اس کی بات پر ایمان لے آئے اسے سنا اور اس کی بات کو قبول کرلیا۔ اس کے نتیجہ میں ہم بھی تجھ پر ایک حق رکھتے ہیں کہ اے پیارے رب ہم بہت سے گناہوں کے بوجھ کے ساتھ اسلام میں داخل تو ہو رہے ہیں۔ اب جو ہوچکا سو ہوچکا تو ہم سے یہ سلوک فرما کہ جو کچھ ہم سے پہلے غلطیاں ہوچکیں سب معاف کردے۔ ایک صاف تختی کے ساتھ ہم تیرے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ مگر تیری بخششوں کے باوجود ہماری کمزوریاں تو کچھ دیر ساتھ چلیں گی۔ جنہیں دور کرنا ہمارے بس میں نہیں "فاغفرلنا"۔ تو ہی ہے جو ہماری کمزوریوں کو دور فرما کر ہمیں ایمان سے پوری طرح مستفید فرما سکتا ہے۔ پورے فائدے پہنچا سکتا ہے۔ "و توفنا مع الابرار" اور یہ سلسلہ ہماری اصلاح کا ہماری موت تک جاری رہے۔ اور اے خدا موت تیرے بس میں ہے۔ پس اے خدا ہمیں مرنے نہ دینا جب تک ہم نیکوں میں شمار نہ ہوجائیں۔ یہ ہے بیعت کرتے وقت کی دعا جس کے متعلق قرآن نے سکھایا کہ جو لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کیا کرتے تھے یہ ان کے دل کی صدائیں تھیں یہ ان کی تمنائیں تھیں جو دعا بن جایا کرتی تھیں خواہ لفظوں میں ڈھلیں یا نہ ڈھلیں۔ پس اس دعا کے ساتھ اس آرزو کے ساتھ دعا میں شامل ہوں کہ ہم گناہگار ہیں جو پہلے ہوگیا ہم خدا سے بخشش کی امید رکھتے ہیں۔ التجا کرتے ہیں ہم جانتے ہیں کہ اچانک ایک دن میں ایسی کایا نہیں پلٹا کرتی کہ ناپاک پاک ہوجائیں۔ پاکبازی بھی خدا کے فضل سے عطا ہوتی ہے۔ اس سے توقع ہے کہ وہ ہماری کمزوریوں کے دور کرنے میں ہماری مدد فرمائے گا۔ ہمیں مرنے نہیں دے گا جب تک خدا کے رجسٹر میں ہم نیکوں میں شمار نہ ہو جائیں۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ آیئے ہم بیعت کرتے ہیں۔"

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا: "یہ کوٹ جو آج میں نے پہنا ہوا ہے یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوٹ ہے۔ چند دن ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات نظر کے سامنے آئے جن میں اس دور کا ذکر ہے اس میں تھا کہ دیکھو کیا کہتی ہے تصویر تمہاری۔ اور پھر فرمایا کہ جو کوٹ میں نے کشفی نظارہ میں پہنا ہوا ہے وہ سبز رنگ کا ہے۔ اس سے پہلے مجھے کبھی خیال نہیں آیا تھا کہ یہ سبز رنگ کا ہے۔ اب دیکھا تو یہ واقعی سبز رنگ کا ہے۔ ہاں امتداد زمانہ سے رنگ مٹ سا گیا ہے لیکن ہے سبز رنگ کا ہی۔ تو بعینہ اس کشف کے مطابق آج میں جو مسیح موعود نہیں ہوں مگر مسیح موعودؑ کا ادنیٰ غلام اور نمائندہ ہوں اس حیثیت سے آپکی بیعت لیتا ہوں کہ مسیح موعودؑ کی نمائندگی میں جو اس زمانہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمائندگی میں اس زمانہ کے امام بنائے گئے تھے۔ آج آپ سے عہد بیعت لیتا ہوں۔"

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عہد بیعت کے الفاظ اردو زبان میں دہرائے اور آپ کی اتباع میں تمام اردو بولنے والوں نے یہ الفاظ بلند آواز میں اردو میں دہرائے۔ اس کے بعد اردو کے علاوہ دنیا کی ۲۵ زبانوں میں عہد بیعت کے الفاظ دہرائے گئے۔ ان سب زبانوں کے نمائندے بھی جلسہ گاہ میں موجود تھے۔ ان زبانوں میں سے سات زبانوں عربی، فرانسیسی، سپینش، جرمن، انگریزی، روسی اور بنگالی کے تراجم ساری دنیا میں سیٹلائیٹ کے ذریعہ نشر ہو رہے تھے۔ جبکہ باقی زبانوں میں تراجم کی ملی جلی بابرکت آوازیں ایک گونج کی صورت میں جلسہ گاہ میں بلند ہو رہی تھیں۔ اور بیک وقت تمام دنیا میں بھی یہ الفاظ دہرائے جا رہے تھے۔ بیعت کے الفاظ دہراتے ہوئے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز حمد باری تعالیٰ سے اس قدر بھرا گئی کہ الفاظ دہرانے مشکل ہو رہے تھے اور ایسا ہی دلگداز منظر اجتماعی دعا میں بھی کل عالم میں وقوع پذیر ہوا۔

پانچ براعظموں کے نمائندگان کے طور پر جن سعادت مند لوگوں کا انتخاب امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا وہ یہ تھے۔

۱۔ مکرم معراج الدین صاحب مبلغ انڈونیشیا
۲۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب۔ امریکہ
۳۔ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب۔ امیر جرمنی
۴۔ مکرم خلیل احمد صاحب مبشر۔ امیر سیرالیون
۵۔ مکرم شکیل احمد صاحب منیر۔ ساؤتھ پیسفک

ان نمائندگان کے پیچھے جو دو ترچھی لائنیں تھیں ان میں درج ذیل افراد تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بائیں طرف ۱۔ مکرم چودھری احمد مختار صاحب امیر کراچی۔ ۲۔ مکرم ہادی علی چودھری صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ ۳۔ مکرم ابراہیم بن یعقوب صاحب امیر جماعت احمدیہ ٹرینیڈاڈ۔ ۴۔ مکرم عبداللطیف صاحب نمائندہ تحریک جدید۔ ۵۔ مکرم عبدالہادی صاحب صدر خدام الاحمدیہ بنگلہ دیش۔ ۶۔ مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ۔ ۷۔ مکرم اللہ بخش صادق صاحب ناظم وقف جدید۔ ۸۔ مکرم حمید کوثر صاحب مبلغ فلسطین۔ ۹۔ مکرم نصیر احمد صاحب قمر پرائیویٹ سیکرٹری خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ۔ ۱۰۔ مکرم محمد ادریس صاحب شاہد مبلغ بورکینا فاسو۔ ۱۱۔ ممبر آف پارلیمینٹ بورکینا فاسو۔ ۱۲۔ ممبر آف پارلیمینٹ بورکینا فاسو۔ ۱۳۔ مکرم میجر محمود احمد صاحب چیف سیکورٹی افسر۔ ۱۴۔ مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغ انگلستان۔ ۱۵۔ مکرم عبدالماجد طاہر صاحب وکالت تبشیر لندن۔ ۱۶۔ مکرم ہبۃ النور فرحانن صاحب امیر ہالینڈ۔ ۱۷۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب امریکہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دائیں ہاتھ لائن میں ۱۔ مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر برطانیہ۔ ۲۔ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مشنری انچارج برطانیہ۔ ۳۔ مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج غانا۔ ۴۔ مکرم عبدالرشید اغبولہ صاحب امیر و مشنری انچارج نائیجیریا۔ ۵۔ مکرم داؤد احمد حنیف صاحب امیر و مشنری انچارج گیمبیا۔ ۶۔ مکرم منیر احمد صاحب جاوید کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔ ۷۔ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کینیڈا (نمائندہ عرب)۔ ۸۔ مکرم طہ قزق صاحب اردن۔ ۹۔ مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب مشنری انچارج جرمنی۔ ۱۰۔ مکرم عبدالرشید انور صاحب مشنری انچارج آئیوری کوسٹ۔ ۱۱۔ مکرم الحاجی عبداللہ کولی بالی امیر آئیوری کوسٹ۔ ۱۲۔ مکرم چودھری علیم الدین صاحب امیر اسلام آباد پاکستان۔ ۱۳۔ مکرم اخلاق احمد انجم صاحب کارکن دفتر وکالت تبشیر لندن۔ ۱۴۔ مکرم مولانا محمد عثمان چو صاحب انچارج چائنیز ڈیسک۔ ۱۵۔ مکرم صفدر حسین عباسی صاحب ایڈیشنل وکیل التصنیف۔

یہ وہ خوش نصیب افراد تھے جن کو پہلی عالمی بیعت میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر بیعت کرنے والوں کے درمیان رابطہ بنتے ہوئے بیعت کی توفیق ملی۔ (مرتبہ اخلاق احمد انجم)

شذرات

(م۔ا۔ح)

ہمارے قارئین نے سکھا شاہی کا نام سنا ہو گا اور شاید اپنے بزرگوں سے اس دور کی داستانیں بھی سنی ہوں گی۔ وہ تو ماضی بعید کا زمانہ تھا، آج کل کی سکھا شاہی کا نمونہ دیکھئے۔ راولپنڈی کے حوالہ سے خبر ہے:

"قادیانی کمپلکس روکنے کے لئے کفن پوش دستے۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت" (روزنامہ جنگ لندن ۳۰ جولائی ۱۹۹۴ء)

باخبر قارئین جانتے ہیں کہ اس خبر کا تعلق احمدیوں کی اس مسجد سے ہے جو وہ راولپنڈی کے نواح میں اپنی خرید کردہ اراضی پر تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔ اس زمین کی باقاعدہ رجسٹری ہو چکی ہے اور مسجد ملحقہ ریڈنگ روم اور رہائشی حصہ کا نقشہ شہر کے ترقیاتی ادارہ نے منظور کیا ہے۔ لیکن عمارتی کام کے شروع ہوتے ہی ختم نبوت کے شرپسند عناصر اپنے غنڈوں کو ساتھ لے کر فساد کرنے کے لئے وہاں آن دھمکے اور تعمیر میں مزاحم ہوئے۔ چونکہ یہ جگہ ایک پرائیویٹ پراپرٹی ہے اس لئے زبردستی ہنگامہ کو ناکام ہوتا دیکھ کر انہوں نے ایک طرف تو آر۔ڈی۔اے (راولپنڈی ڈیویلپمنٹ اتھارٹی) سے مطالبہ کیا کہ جو کچھ تعمیر ہو چکی ہے اسے گرایا جائے اور دوسری طرف مقامی عدالت میں نہ صرف مزید تعمیر رکوانے کی درخواست کی بلکہ یہ مضحکہ خیز مانگ کی کہ چونکہ احمدیوں کو مسجد بنانے کا کوئی حق نہیں اس لئے یہ جگہ ان ملاؤں کے حوالے کی جائے تاکہ یہ وہاں اپنی شرانگیز کاروائیوں کا اڈہ بنا سکیں۔ اس ساری کہانی میں کئی عجیب اور غیر معقول موقف اختیار کئے گئے ہیں مثلاً کسی "مولانا چراغ دین" نے کہا ہے کہ "آر۔ڈی۔اے کی انتظامیہ نے تحریری یقین دہانی کے باوجود کمپلکس کو گرانے میں جان بوجھ کر مجرمانہ غفلت سے کام لیا ہے اور قادیانیوں کو ایک منظم سازش کے تحت قانونی پناہ حاصل کرنے کا موقع دیا۔" یعنی اگر احمدی اپنے حقوق کی بحالی یا حفاظت کے لئے عدالت سے انصاف حاصل کرنا چاہیں تو انہیں ایسی قانونی پناہ کا موقع دینا "منظم سازش" اور مجرمانہ غفلت" ہے۔ کیوں آر۔ڈی۔اے نے راتوں رات مسماری مکمل نہیں کی تاکہ نہ دن چڑھتا اور نہ احمدی عدالت تک پہنچ سکتے۔

اس سے سوا بوالعجمی اور ظلم کا مظہر ان کی عدالتی درخواست کا یہ فقرہ ہے: "قادیانی بغیر کسی وجہ کے اس جگہ کو ہمارے حوالے کرنے سے انکار کر رہے ہیں"۔ جگہ احمدیوں کی ملکیت، عمارت کا مجوزہ نقشہ منظور، روپیہ احمدیوں کا خرچ ہو رہا ہے اور یہ حوالے کردی جائے ان ظالموں کے ورنہ یہ خود کفن پوش دستے لے کر فساد اور ہنگامہ کرنے کے لئے وہاں پہنچ جائیں گے۔ اور بھولپن ملاحظہ ہو۔ احمدی کس قدر خراب ہیں کہ بغیر کسی وجہ کے یہ جگہ ان معصوموں کو دینے سے انکار پر انکار کر رہے ہیں۔

اب عملاً یہ ہو گا کہ ان شرپسندوں کے خوف سے عدالت تاریخ پر تاریخ ڈالتی رہے گی۔ برسوں گزر جائیں گے۔ التوا کا حکم نافذ رہے گا اور اس زمین پر خدائے واحد کی پرستش کے لئے ایک چھوٹی سی جماعت کی ایک چھوٹی سی مسجد نہ بن سکے گی۔ کہاں ہیں بنیادی انسانی حقوق؟۔ شہریوں کے اسلامی حقوق اور پاکستان میں آئینی حقوق؟

یہاں تک لکھا جا چکا تھا کہ خبر آئی ہے:

"سول جج و مجسٹریٹ سیکشن ۳۰ علی دستگیر سید نے راولپنڈی میں تعمیر کئے جانے والے قادیانی کمپلکس کی تعمیر کو فوری طور پر بند کرنے کا حکم دیا اور کہا ہے کہ جب تک عدالت اس مقدمہ کا فیصلہ نہیں سناتی یہ تعمیر بند رہے گی"۔ (روزنامہ جنگ لندن ۲ اگست ۹۴ء)

سو ہمارے خدشات درست نکلے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔